یا اللہ مدد

"نجات شیعہ" پر دلچسپ تحریری مناظرہ بنام

سچا مذہب کیا ہے؟

معہ

سُنّی مذہب سچّا ہے

مذہب حق اہل سنت کی صداقت پر روشن بُرہان

تالیف

مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی

ناشر

مکتبہ عثمانیہ (بن حافظ جی) ضلع میانوالی

Www.Ahlehaq.Com

یا اللہ مدد

إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ

"نجات شیعہ" پر دلچسپ تحریری مناظرہ بنام

سچا مذہب کیا ہے؟

مع

سنی مذہب سچا ہے

مؤلفہ: حافظ مہر محمد میانوالوی

اس میں فریقین کے ۵-۵ خطوط کے بعد رسالہ "انگور کھٹے ہیں" کا مکمل و مدلل جواب دیا گیا ہے، جس نے مخالف کے دانت کھٹے کر دیئے

مذہب حق اہل سنت کی صداقت پر روشن برہان

ناشر مکتبہ عثمانیہ بن حافظ جی ضلع میانوالی

ستمبر ۲۰۰۴ء   تعداد ایک ہزار   صفحات ۱۴۴   ہدیہ ۷۰

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
سنی سائل کا پہلا خط	۷	توحید سے مذاق۔	۴۱
پہلے خط کا شیعی جواب	۸	رسالت سے مذاق۔	۴۲
سنی سائل کا دوسرا خط	۱۰	قرآن سے مذاق۔	۴۴
دوسرے خط کا شیعی جواب	۱۵	آئمہ شیعہ سے دنیا کو کیا ہدایت ملی۔	۴۶
سنی سائل کا تیسرا خط	۱۸	ایک شبہ کا ازالہ	۴۸
مسلمہ فریقین شرائط مناظرہ	۲۱	آخری گزارش شیعہ دوست سے	۴۹
تیسرے خط کا شیعی جواب	۲۵	چوتھے خط کا شیعی جواب	۵۰
سنی سائل کا چوتھا خط جس میں نجات شیعہ پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔	۲۸	سنی سائل کا پانچواں خط۔ مشتاق کی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" پر تنقید و تبصرہ	۵۱
صحابہؓ پر مطاعن کا تشفی بخش جواب (قرآن سے)	۲۹	کتب شیعہ سے سنی مسلمانوں کے	۵۳
منافقوں کا انجام	۳۲	کلمہ کا ثبوت۔	
نام اہل سنت والجماعۃ کا قرآن سے ثبوت۔	۳۴	خلافت راشدہ کی صداقت	۵۷
مذہب شیعہ کی اخلاقی تصویر۔	۳۵	شیعہ کے لیے قابل توجہ تین موضوع	۵۸
آئمہ اہل بیتؓ سے۔	۳۶	شیعہ مؤلف کی بطور نمونہ خیانتیں	۵۹
شیعہ عوام سے۔	۳۷	پانچویں خط کا شیعی جواب	۶۱
سیاسی حاکموں سے۔	۳۹	جس میں ناکامی اور لاجوابی کا اقرار ہے	
مذہب شیعہ ضامن نجات نہیں۔	۴۰		۶۳

فہرست سُنی مذہب سچا ہے

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تمہید	۶۳	سُنی سائل کے چوتھے خط کا جواب الجواب	۱۰۱
سُنی سائل کا چھٹا خط	//	جھوٹے مذہب کے ۱۲ جھوٹے الزامات	۱۰۳
جواب الجواب کا نقطہ آغاز	۶۶	اہل بیتؓ کے سوا پورے دین کا انکار	۱۰۴
غیر اخلاقی تحریر کا مجموعہ	۶۸	مطاعن کی آڑ میں قرآن کا انکار	۱۰۵
کس کے انگور کھٹے ہیں ؟	۷۱	صحابہؓ سے محبت مان لی	۱۰۸
نعرہ تکبیر، ختم نبوت وحق چار یار	۷۴	ذکاالاذہان کا تعارف	۱۱۰
یا فلاں مدد کا نعرہ مشرکین کی ایجاد ہے۔	۷۶	(دجل وتحریف کے نمونے)	
گزارش احوال واقعی پر تبصرہ کا جواب	۷۷	منافقوں کی فہرست	۱۱۳
مسلمانوں کی سائنسی خدمات	۷۸	اخلاقی تصویر کی تائید مزید	۱۱۴
خاتم المعصومین، اثبات خلافت	۷۹،۸۰	جانبداری کیوں ؟	۱۱۹
مسلمانوں کی کثرت خدا کا انعام ہے	۸۱	کیا مذہب شیعہ ضامن نجات ہے؟	۱۲۰
نفاذ فقہ جعفریہ اور انقلاب ایران	۸۲	شیعہ کی توحید دشمنی	۱۲۰
تقیہ کے الزام سے فتح کا دعویٰ	۸۴	ختم نبوت کا انکار	۱۲۳
باغی مومن ہیں	۸۶	حق وباطل کا معیار	۱۲۴
ذاتی کوائف شائع کرنے پر شکایت کا ازالہ	۸۷	نجات شیعہ کی چند روایات پر ایک نظر	۱۲۷
بارہ ہزار صحابہؓ کو مومن مان لیا	۸۹	ناجی مسلمان بننے کے لیے سنی عقائد کا اقرار کیا	۱۲۹
تیسرے خط کے جواب اور ضمیمہ پر گزارش	۹۱	اہل سنت کے نام اور صداقت پر بلیس احادیث	۱۳۱
تضاد بیانی کا ازالہ	۹۲		
عقل سلیم قرآن وسنت کے تابع ہوگی	۹۴	مذہب شیعہ کے غیر ناجی ہونے پر ۱۴ دلائل	۱۳۴
[illegible]	۹۵	الوداعی [illegible]	[illegible]

گذارش احوالِ واقعی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اسلام اس دینِ فطرت اور اقوامِ عالم کی دارین میں فلاح و بہبود کا نام ہے جسے اللہ کے بھیجے پیغمبروں نے پھیلا پڑھا کر دنیا کو فرعونوں نمرودوں اور ان کے مظالم سے پاک کیا۔ جناب فخرِ رسل خاتم النبیین والمعصومین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی تاقیامت سب نسلِ انسانی کے لیے ہادی اور رسول بن کر آئے۔ وہ اپنے پیغمبرانہ اور فاتحانہ مشن میں کامیاب ہو کر رخصت ہوئے۔ کتابِ خدا اپنی سنت اور اپنی جماعت صحابہؓ مومنین کے ذریعے نہ صرف عرب کو کفر و شرک سے پاک کیا بلکہ قیصر و کسریٰ جیسی سوپر ظالم طاقتوں کا نام و نشان مٹایا اپنا خلیفہ کتاب و سنت کو بنایا تو اختلاف و فرقہ بندی کے دور کے لیے یہ وصیت فرما گئے: "تم پر لازم ہے کہ میری سنت و طریقے پر چلو اور ہدایت یافتہ "خلفاء راشدین" کے طریقے پر چلو اسے داڑھوں سے مضبوط تھامو اور بدعتیں (شریعت میں نئے طریقے) نکالنے سے بچو کیونکہ ہر ایسی بدعت گمراہی ہے (ابوداؤد و مشکوٰۃ) اسلام محمدی کے دشمن تو بہت ہوئے جو ہر دور میں کھلے سامنے آکر مٹتے رہے۔ چنداں اسلام کو نقصان نہ ہوا مگر یہود و مجوس اور نصاریٰ کی ملی بھگت سے اسلام کا لباس اوڑھ کر منافقین کا جو ٹولہ مارِ آستین اور دامِ ہمرنگ زمین کی صورت میں سامنے آیا وہ سب سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوا۔

یہ لوگ مومن کہلاتے خدا رسول اور قرآن کا نام لیتے ہیں مگر درحقیقت کسی بھی چیز کو تعلیم محمدی کے مطابق نہیں مانتے۔ توحید اور خدائی کے تمام حقوق و صفات "علی مشکل کشا اور یا علی مدد" کہہ کر آنجناب کو دیتے ہیں۔ ہادیٔ اعظم رسولﷺ کے سوا لاکھ صحابہؓ و شاگردان کو معاذ اللہ مرتد منافق اور بے ایمان کہتے ہیں۔ آپؐ کے ہاتھ پر دس آدمیوں کو

Www.Ahlehaq.Com

بھی مومن و ہدایت یافتہ نہ مان کر مکتب رسالت کی ناکامی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ اس میں پائے قرآن کو ناقص بدلا ہوا اور غیر واجب الاتباع مانتے ہیں اور اصلی ہادی قرآن کو امام مہدی کے پاس غار میں گم شدہ مانتے ہیں۔ بظاہر اتباع اہل بیتؓ کا نام لیتے ہیں مگر ان کا رشتہ ایمان و ہدایت بلا واسطہ نبوت خدا سے جوڑ کر تعلیم نبوت سے برأت و بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ بایں ہمہ کسی دور میں ان کو اہل بیت کی اتباع نصیب نہیں ہوتی بلکہ تعلیم آئمہ کے خلاف اپنے مجتہدوں کا شریعت مداروں اور سیاسی شعبدہ بازوں کی اتباع ہر دور میں فرض جانتے ہیں۔ جیسے ایران حالیہ خونیں انقلاب اور پاکستان میں "نفاذ فقہ جعفریہ" کا ایجی ٹیشن شاہد عدل ہے۔ حالانکہ "غیبت کبریٰ" کے دور میں تعلیم جعفری کے مطابق ان کو تقیہ سے اور سنی مسلمانوں سے مل کر رہنا فرض قطعی ہے۔ اپنی تاریخ کے مطابق ہر دور میں "کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" پڑھنے والی امت محمدیہ سے برسرپیکار اور اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ رہے ہیں مثلاً خمینی حکومت نے امریکہ و روس کا ایک آدمی نہیں مارا مگر یہود و نصاریٰ کے دشمن کرد و بلوچ سنیوں کے دس ہزار مسلمان تقریباً سیاسی مذہبی اختلاف کی آڑ میں بھون دیئے۔ ہندو مسلم فسادات میں انڈیا کی تائید کی ہے اور تہران ریڈیو پاکستان کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ اسی پر بس نہیں اب تو تمام انبیاء بشمول حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ناکامی کا خمینی جیسے ذمہ دار اعلان کر رہے ہیں مثلاً ۲۹ جون ۸۰ء کے تہران ٹائمز میں امام مہدی کے حق میں انٹرویو دیا ہے کہ "وہ سماجی اور انصاف کا پیغام لائیں گے

یہ ایک ایسا کام ہے جس کو حاصل کرنے کے لیئے محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم بھی مکمل طور پر کامیاب نہ ہوتے تھے" (معاذ اللّٰہ) کویت کے روزنامہ الرأی العام میں خمینی تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے جس کی تردید ابھی تک نہیں ہوتی ہے "اب تک سارے رسول جن میں حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں دنیا میں عدل و انصاف کے اصولوں کی تعلیم کے لیے آئے لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے حتیٰ کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جوانسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آتے تھے اپنی زندگی میں نہ کر سکے۔ الخ۔ معاذ اللہ (بحوالہ بیّنات، کراچی و تعمیر حیات لکھنؤ۔)

میرے مسلمان سنی بھائیو! ان کے عقائد و عزائم آپ کے سامنے ہیں وہ جیسے کچھ ہیں مگر اپنے غیر قرآنی و نبوی غیر سنی امامی و شیعی مذہب پر پکے ہیں ان کا ہر فرد اپنی تبلیغ سیاسی پاور اور جداگانہ تشخص منوانے پر تلا ہوا ہے اگر آپ کو باعزت قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے تو بیدار ہو کر اپنے تحفظ و بقا کا فریضہ ادا کیجیے۔ ورنہ زمانہ اور آئندہ نسل آپ کو معاف نہیں کرے گی۔ آپ ان کو ان کی خواہش پر کلمہ معصوم پیشوا کتاب قانون اور ملت جعفریہ میں قادیانیوں کی طرح علیحدہ حقوق دے کر ان سے مذہبی و معاشرتی مکمل بائیکاٹ کریں اور آپس کے بریلوی وہابی اختلافات و مقابلے ختم کر کے ٹھیک اہل سنت والجماعت مسلمان بن جائیں کیونکہ آپ شیعہ کے مقابل فرقہ نہیں بلکہ اسلام و سنت کے ترجمان سنی سواد اعظم ہیں۔

یہ رسالہ آپ کو سنی شعور اور سچے دلائل فراہم کرنے کی ایک کڑی ہے ہم نے شیعہ کے مشہور رائٹر و مولف عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل سے رابطہ قائم کیا تاکہ ان سے متعارف ہو کر ہدایت کا پیغام گوش گزار کر سکیں ان کو "نجات شیعہ" پر ناز تھا ہم نے یہ موضوع قبول کر کے شرائط لکھ دیں۔ پھر وہ موضوع سے کترانے لگے مگر ہم نے اصرار کیا کہ وہ اپنے مایہ ناز موضوع پر دلائل دیں۔ جب وہ عاجز آگئے تو چوتھے خط میں ہم نے مجبوراً منفی دلائل دیتے۔ جن کا جواب مدت تک نہ ملا۔ پھر ہم نے ان کی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" جو اپنی تردید آپ ہے پر مختصر تبصرہ پانچویں خط میں کر کے یاد دہانی کرائی تو ایک مختصر خط میں گویا یہ فیصلہ دیا "اسے آپ میری جہالت اور اپنی علمی ذکاوت کا طبعی ٹکراؤ خیال فرما سکتے ہیں"۔ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں جب یہ خطوط شائع ہوئے تو موصوف مشتعل ہو گئے لومڑی کی تصویر دے کر بنام "انگور کھٹے ہیں" بازاری لہجہ میں رسالہ لکھ مارا۔ طبع دوم میں "سُنی مذہب سچا ہے" کے نام سے انکے لومڑی کردار رسالہ کا پورا جواب دے دیا ہے قارئین خطوط اور جواب الجواب پڑھیں اور حق و باطل کا فیصلہ خود فرما کر ہمیں اطلاع دیں۔ واضح رہے کہ یہ خطوط راقم نے مصلحتاً ایک دوست شیخ نام اور ہدف سے لکھے ہیں تاکہ حریف مافی الضمیر چھپا نہ سکے۔ والسلام مہر محمد گوجرانوالہ ۲۵/۶/۸۱

سنی سائل کا پہلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب عبدالکریم مشتاق صاحب! سلام مسنون

عرض حال یہ ہے کہ آپ کا رسالہ "اصول دین" میں کیوں شیعہ ہوا مع سُنیہ پر ایک سوسوال نظر سے گزرا۔ غور سے پڑھا۔ اہل سُنّت کی آپ نے خوب خبر لی مگر ایک چیز کھٹکتی ہے اور اس کا تسلی بخش جواب نہیں ہے وہ یہ ہے کہ کیا واقعی آپ پہلے سنی تھے رسالہ سے اس کا جواب نہیں ملتا۔ براہ کرم آپ اولین فرصت میں خط کے جواب میں تحریر فرمائیں کہ :۔

۱۔ آپ کا اصل وطن اور سنی خاندان کیا تھا۔ مسلک کیا تھا

۲۔ کب سے آپ کو سنی مذہب سے نفرت ہوئی اور کتنا عرصہ اضطراب رہا۔

۳۔ کن علماء اہل سُنّت سے آپ نے رجوع کر کے اپنے شبہات و سوالات دور کرانے کی کوشش کی

۴۔ اس عرصہ میں اہل سُنّت کے علماء نے آپ سے کیا تعاون کیا۔ علماء شیعہ نے کیسے آپ کو خوش آمدید کہی۔

۵۔ اب آپ کا فہم کیا کہتا ہے کہ آیا آپ نے دریافت و تحقیق کے ساتھ سُنی مذہب کو چھوڑ کر شیعت کو قبول کیا یا حالات کی ستم ظریفی اور اپنوں کی بیگانگی اس کا سبب بنی۔ اگر آپ کو سوال کا تحقیقی اور تسلی بخش جواب مل جائے تو کیا دنیوی مفادات سے قطع نظر محض اخروی نجات کی خاطر دوبارہ مذہب اہل سُنّت میں آسکتے ہیں امید ہے کہ ان پانچ سوالوں کے جواب تقیہ سے صرف نظر کرتے ہوئے آپ ٹھیک لکھیں گے اور اپنے ایک مضطرب قاری کو مطمئن کریں گے شاید اس میں بہتوں کا بھلا ہو۔ والسلام :۔

آپ کا مخلص ..... بشیر الابراہیمی نور باوا نمبر ۲ گوجرانوالہ

پہلے خط کا شیعی جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وکفیٰ باللہ وکیلا

گرامی قدر قاری بشیر صاحب دام اقبالکٗ

ہدیہ سلام مسنون اور پرسش احوال خیریت و عافیت کے بعد معروض ہوں[1] کہ آپ کا نوازش نامہ مرقومہ ۷۹-۸-۲ آج ۷۹-۸-۱۵ کو بمقام لاہور موصول ہوا۔ چونکہ کمترین ۷۹-۷-۱۰ سے لاہور میں ایک نجی کام کے سلسلے میں مقیم ہے لہٰذا خط کے جواب میں تاخیر ہوئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ عید الفطر سے قبل انشاء اللہ واپس کراچی چلا جاؤں گا اور آپ کا جواب مستطاب غریب خانہ پر ہی مطالعہ کرنے کا شرف حاصل کروں گا تاہم مسئولہ امور کے جوابات حسب ذیل ہیں

۱۔ میں مسلمان پاکستانی شہری صوبہ پنجاب کے شہر لاہور سے متعلق ہوں۔ آبائی مذہب اہل سنت و الجماعت تھا اور بریلوی مکتب فکر سے منسلک تھا والد محترم بفضل خدا حیات ہیں جو تادم تحریر اپنے مذہب ”سُنی“ پر قائم ہیں۔

۲۔ سُنی مذہب سے نفرت کا ہونا امر بعید ہے کہ ابھی سارا کنبہ سُنی ہے۔ البتہ آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس مذہب میں وہ کونسی کمزوری یا خامی تھی جس کے باعث میں نے اسے باعث نجات تسلیم نہ کیا۔

دراصل بچپن ہی سے مجھے دینی تعلیم سے طبعی لگاؤ تھا۔ اکثر مذہبی کتابوں اور کہانیوں میں دلچسپی لیتا تھا۔ کیونکہ گھریلو ماحول بڑا سادہ عقیدت مند اور خدا خوفی والا میسّر تھا تاہم نمازیں، اذانیں میلادؐ تراویح وغیرہ ہی مشاغل ہوتے تھے۔ جب ۱۹۵۷ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تو کتب، احادیث کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ بخاری شریف میں حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حضرات شیخین

---

[1] گرائمر کے لحاظ سے یہاں ”ہوں“ کے بجائے ”ہے“ درست ہوتا۔

پر ناراضگی اور تادم وفات قطع کلامی نے قدرتاً ایسا اثر کیا کہ بس شیعہ بننے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا اور تقریباً پانچ برس اپنی استطاعت کے مطابق کتب بینی اور وعظ و مباحثات کے نذر کیئے اور بالآخر ۱۹۶۷ء میں مصمّم ارادہ کے ساتھ عالم شباب میں مذہب شیعہ قبول کر لیا۔ اس کی مفصّل وضاحت میں نے اپنی کتاب "فروع دین" مع مذہب سنیہ پر ہزار سوال میں کرنے کی کوشش کی ہے۔
مطالعہ فرمایئے۔ بہتر ہے کہ میری تمام کتابوں کا مطالعہ کریں

۳۔ جو صاحب علم بھی مجھے ملتا رہا میں ان سے اپنی الجھن بیان کرتا رہا مگر فیصلہ اپنی ذاتی تحقیق کی روشنی میں کرتا رہا۔ لہٰذا کسی کا نام لینا ضروری نہیں ہے البتہ تمام علماء کرام نے فراخدلی اور کشادہ ذہنی سے تعاون کیا

۴۔ میرا شمار نہ ہی شیعہ علماء میں ہے اور نہ ہی میں کوئی سُنی مولوی تھا بلکہ عام طالب علم کی حیثیّت سے میں نے محض محققانہ انداز فکر میں اپنی نجات کا وسیلہ تلاش کرنے کی سعی کی ہے۔ میں پیشہ ور مولوی نہیں ہوں بلکہ بابو ٹائپ نو شیعہ طالب علم ہوں۔ اللّٰہ کے فضل و کرم سے کھاتے پیتے گھر سے تعلق رکھتا ہوں اور خود بھی اعلیٰ منصب اور خوبصورت مشاہرہ پاتا ہوں تصنیف و تالیف تنویۃً اور تبلیغاً نہ کہ معاشاً و کسباً۔

۵۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میرے اہل خاندان نے میری مذہبی تبدیلی میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی ہے اور مجھے کسی قسم کا کوئی نقصان اس سلسلہ میں اٹھانا نہیں پڑا ہے تعلقات حسب معمول قائم رہے ہیں

۶۔ اگر میرے سو سوالات کا تسلّی بخش جواب دے دیا جائے تو عین ممکن ہے کہ میں دوبارہ اپنے ماں باپ کے مذہب میں شامل ہو جاؤں مگر یہ امر محال ہے کیونکہ مذہب کو انسان صرف اپنی اخروی نجات یا مادی فلاح کے لیے اپناتا ہے اور شیعہ مذہب چاہے کیسا بھی ہو بہر حال نجات کی ضمانت مہیّا کرتا ہے۔ اور میں نے اپنی حالیہ کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" بجواب "سُنی مذہب حق ہے" میں یہی مقدمہ بارگاہ ایزدی میں تصوراتی انداز میں پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ کوئی ممکنہ صورت ایسی باقی نہیں رہتی ہے کہ شیعہ کی نجات یقینی نہ ہو۔ شیعہ مذہب صحیح ہو یا غلط ہر حالت میں شیعہ کا روز محشر مغفور ہونا یقینی ہے

Www.Ahlehaq.Com

شرطیہ ہے اور نجات ہی کے لیے مذہب ضروری ہوتا ہے

آپ کے سوالات کا جواب پورا ہوا۔ مزید خدمت کے لیے بندہ ہر وقت حاضر ہے۔ یاد آوری

کا بہت بہت شکریہ ۔ والسلام

مخلص۔ عبدالکریم مشتاق

لاہور کا پتہ!

Abdul Karim Mushtaq c/o
Jawa Paper store,
69- Alamgir Market Lahore.

نوٹ:۔ خط کا جواب کراچی تحریر کیجئے۔

سُنّی سائل کا دوسرا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھو المستعان

ترجمہ (یا اللہ مدد)

محترم جناب مشتاق صاحب! دام اقبالکم فی الدنیا

ہدیہ سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ آپ کا خط ملا۔ جواباً یاد آوری کا شکریہ! بحالت اعتکاف میں جواب لکھنے کی اذکار و تلاوت کی وجہ سے فرصت تو نہ تھی تاہم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کے قائل بھائی سے اس کی اخروی نجات کی خاطر بطور افہام و تفہیم ابتغاء لوجہ اللہ

کے جذبے سے جو بات کی جائے وہ کارِ ثواب ہی ہے۔ لہٰذا آج جمعۃ الوداع، ۳۰ رمضان المبارک کو جواب لکھنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

محترم وقت ہر ایک کا قیمتی ہے To The point,

یہ طرفین کو عمل کرنے کی دعوت دیتے ہوئے آپ سے اُمید کرتا ہوں پھر مکرّر گزارش بھی کرتا ہوں کہ آزاد ذہن ہو کر اور جانب داری سے پرہیز کر کے میری معروضات پر غور فرمائیں" جس طریقہ تحقیق کی آپ نے فروعِ دین صـ۱۳۲ میں محترم ناظرین سے اپیل کی ہے میں اسی پر آپ کو کاربند دیکھنا چاہتا ہوں انشاءاللہ" غلط و صحیح۔ مہمل و مکمل اور حق و باطل میں شناخت "تائید ربانی سے کر سکیں گے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا[1] پ۲۱ ع۲ آپ کے جوابی خط کے متعلق میرے تاثرات یہ ہیں۔

۱۔ آپ نے محض سرسری نگاہ سے دیکھ کر جوابات نامکمل دیتے ہیں پہلے اور دوسرے سوال کے جواب میں آپ کو بتانا چاہیئے تھا کہ بخاری شریف میں سیّدہ بتول رضؓ کی ناراضگی کی روایت پڑھنے سے قبل آپ کس اضطراب اور ذہنی کشمکش میں رہے۔ آخر شیعہ علماء ذاکرین کی صحبت، مجالس عزا میں شرکت، ان کی مناظرانہ کتابوں کا مطالعہ ضرور کیا ہوگا اور یہ واقعہ آپ کے ذہن میں ڈالا گیا ہوگا تبھی تو اسے دیکھتے ہی آپ پر ایسا اثر ہوا کہ بس شیعہ بننے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا" معلوم ہوا ذہن شیعہ ہو چکا تھا صرف تصدیق قلبی اصل حوالہ دیکھنے سے ہو گئی۔ اگر آپ صحیح سُنّی ہوتے یا شیعہ پروپیگنڈہ سے خالی الذہن ہوتے۔ آپ یہ روایت دیکھ کر شیعہ نہ ہوتے! اسے راوی کا گمان فاسد بتاتے دیگر روایات کے معارض کہتے یا اس کی مناسب توجیہ کرتے۔ اور بضعہ رسول بتول مقبول رضؓ کے متعلق یہ تصور بھی نہ کر سکتے کہ وہ اپنے اس نانا سے جو کفار اشرار سے اس وقت حضور علیہ السلام کا دفاع کرتا اور أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ[2] کہہ کر مار کھاتا تھا۔ جب سیّدہ آپ کی پیٹھ سے اوجھڑی اٹھا کر پھینکتیں جو کفار نے ڈالی ہوتی۔ یہ ارشاد پدر سن کر کہ ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے ہمارا سب مال صدقہ ہوتا ہے۔ ناراض ہو جائیں اور چند روزہ متاعِ دنیا نہ ملنے سے تا وفات قطع کلامی کر لیں۔ جس کی تین دن بعد شرعًا اجازت نہیں ہے اور ہوالکاظمین الغیظ والعافین عن الناس[3]

---

[1] جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً ان کو اپنے راستوں پر چلائیں گے پ۲۱ ع۳

[2] کیا تم اس آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے "میرا رب اللہ ہے"

[3] (مومن) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔

سے متصف نہ ہوں اور یار غار پدر سے دل میں (بقول شیعہ) بغض لے کر جائیں۔ جو شرعاً حرام ہے۔ بلکہ آپ سُنی ذہن سے حضرت فاطمہؓ کو ان تمام اخلاقی عیوب سے بچاتے ہوئے علماً اہل سُنّت کی طرف رجوع کرتے رضا والی روایات پڑھ کر مطمئن ہو جاتے۔

۲۔ فروع دین ابھی منگا کر دیکھی ، ۳ سوال تک پڑھی جو فی نفسہٖ تین اعتراض ہیں۔ اور اصول دین میں آپ نے کیے تھے نمبر لگا کر بات بڑھاتے جانا تعلّی اور دعاوی کرتے جانا نصوص صریحہ قطعیہ کی صاف مخالفت کرنا اپنے مذہب و عقائد کے بھی خلاف کرنا اہل علم و دین کا شیوہ نہیں ہے۔

۳۔ اگر آپ اپنے فراخ دل اور کشادہ ذہن :: علماء اہل سُنّت کا کچھ نام و پتہ بتاتے تاکہ ہم کو بھی ان کے علمی مقام سے خصوصی سُنی و شیعہ مباحث میں مہارت سے آگاہی ہوتی یا اپنے سنی والدین کا نام و پتہ تحریر کرتے تو بہتر تھا۔ میں وضاحت چاہتا ہوں کہ آپ اپنے والد ماجد اور سنی و شیعہ علماء کے نام ، ان کی پڑھی گئی خاص خاص کتابیں ضرور لکھیں تاکہ سوال اول و دوم کا مقصد واضح ہو ورنہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یہ معیار تحقیق بہت ہی جذباتی و سطحی ہے باقاعدہ صحیح علم دین پڑھے اور مستند علماء سے فیض پائے بغیر ایک نظریہ بنا لینا اسے ہی ناقابل رد تحقیق اور معیار نجات بنا لینا۔ کسی بزرگ کی کوئی بات نہ ماننا۔ گو وہ قرآن و سُنّت اور ادلہ عقلیہ سے مبرہن ہو۔ اپنے سابق و لاحق مذہب کو دھوکہ دینے اور نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

۴۔ جب آپ نہ سُنی مولوی ہیں نہ شیعہ عالم۔ طالب علم کی حیثیّت سے محققانہ انداز فکر میں نجات کا وسیلہ تلاش کرنا نہ آپ کا کام ہے نہ بس کا روگ۔ یہ تضاد بیانی اور خود رائی بالکل ایسی ہے جیسے طب و ڈاکٹری کی کتابیں پڑھ کر کوئی شخص ہسپتال کھول لے یا قدرے مطالعہ کر کے اور بلڈنگیں دیکھ کر انجینئر بن جائے۔ چند اردو کتابیں پڑھ کر مفتی محقق مصنّف اور صرف اپنے افکار و تحقیقات کو باعث نجات سمجھے اور اس کی دعوت دے۔ اختلاف کرنے والوں کو گمراہ اور غیر ناجی و بے ایمان بتائے تو محترم ہر فن میں استاد بنانا بڑوں پر اعتماد کرنا ، فن کے اصول و ضوابط کی پابندی کرنا یا انصاف و دیانت کا لحاظ رکھنا شرط اوّل ہے گستاخی معاف اب مجھے آپ کے خط

اور مولفات سے یہ باتیں عنقا نظر آتیں لہٰذا کسی مسئلہ پر بحث کرنے سے پہلے ان بین الاقوامی مسلّمہ اصولوں کی پابندی کا میں آپ سے عہد لینے کے لیے مندرجہ ذیل چند باتوں کا واقعی جواب پوچھتا ہوں۔ آپ خوب سمجھ کر تقیہ و اخفاء سے گریز کرتے ہوئے ان پر روشنی ڈالیں پھر ان کی پوری پابندی کریں تاکہ جہاں دو چار ملاقاتوں میں فیصلہ کن نتیجہ سامنے آئے اور میرا۔ آپ کا اور بہت سے حضرات کا بھلا ہو وہاں میں آپ کی طرح دنیا میں تصوّراتی انداز میں دربارِ الٰہی میں نہیں بلکہ واقعاتی حقائق میں مالک یوم الدین احکم الحاکمین کے دربار قیامت میں یہ کہہ سکوں کہ بارِ خدایا تیرا ایک بندہ صرف اپنے افکار کی پیروی کر کے تیرے رسول معصوم خاتم النبیّین آخری تاجدار شریعت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا باغی ہو کر اس کی سُنّت قائمہ متوارثہ سے اس کی جماعت مومنین مہاجرین و انصارؓ کے طریقہ سے منحرف ہو کر اس گروہ میں شامل ہو گیا جو امّتِ رسول کے عین مدمقابل اور اپوزیشن شیعہ علی کہلاتا تھا اس نے اپنے اعتقاد میں اپنے آئمہ اہل بیت کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ قتل سے بھی گریز نہ کیا نیز وہ اپنے عقیدہ، عمل اور سعی و فکر کی روشنی میں قرآن، توحید، مقام ہادیت رسول، قرآنی انقلاب ہدایت کا اعلانیہ دشمن تھا یعنی توحید، رسالت، قرآن کی دشمنی اس کی بنیادوں میں بھری گئی تھی۔

قابل جواب چند امور مسئولہ یہ ہیں۔

۱۔ کیا آپ نے سنی مذہب کی مبادی کتب، تعلیم الاسلام، رکن دین، بہشتی زیور، بہار شریعت، کوئی سیرت نبویؐ اور تاریخ اسلام پر مستند کتاب خلافت راشدہ کی تاریخ وغیرہ باقاعدہ سُنی زمانہ میں سُنی ذہن سے پڑھی تھی یا پہلی میں داخلہ لینے کی بجائے دسویں ہی میں داخلہ لیا اور بخاری اردو فرفر پڑھ ڈالی۔

۲۔ مروّجہ درس نظامی میں عربی، فارسی، صرف و نحو، فقہ ادب اصول، تفسیر حدیث، وغیرہ باقاعدہ علوم ۸-۱۰ سال میں نہ پڑھ سکے تو کیا چار سال ہی صرف کئے اور عربی اور فارسی سے براہ راست مطالعہ کی استعداد اور علمی مباحث و اصطلاحات، جاننے کی اہلیت پیدا ہوئی اور کس اُستاد سے باقاعدہ ترجمہ قرآن پڑھا؟۔

۳۔ مذہب شیعہ کی عام کتب مناظرہ اور معائب صحابہ کے مطالعہ کے علاوہ آپ نے مذہب شیعہ کی مقدس اور قرآن سے بھی محفوظ تر کتاب نہج البلاغہ اردو یا عربی کا باقاعدہ مطالعہ غور سے کیا۔ کیا حضرت علیؓ کے قول و فعل کو آپ مبنی برحق جانتے ہیں اور اس کے مخالف کو دشمن اسلام، بے ایمان، غیر ناجی اور جہنمی جانتے ہیں۔ ہر بات کا دو لفظی جواب نفی و اثبات میں لکھ دیں۔

۴۔ کیا آپ نے مذہب شیعہ کی سب سے معتبر کتاب کافی۔ جس کی عربی میں ایرانی مطبوعہ ۸ جلدیں ہیں کا اردو یا عربی میں باقاعدہ مطالعہ کیا۔ کیا اس کے تمام ابواب اور مندرجہ احادیث سے اتفاق رکھتے ہیں حضرت باقر و جعفرؒ کی کسی حدیث کو جو شخص نہ مانے یا اس کے مفہوم کا انکار کر دے اس پر کیا فتویٰ لگے گا کیا وہ مذہب شیعہ سے خارج ہوگا اور غیر ناجی ہوگا یا نہ دو ٹوک جواب دیجیے؟

۵۔ کیا علم حدیث، تاریخ سیرت نویسی میں علامہ باقر علی مجلسی ایرانی اصفہانی کو آپ تمام شیعہ کے اتفاق کے مطابق انتہائی معتبر اور خاتم المحدثین مانتے ہیں اگر وہ حیات القلوب و جلاء العیون حق الیقین وغیرہ میں کوئی روایت و واقعہ بسند معتبر کہہ کر آئمہ معصومین سے روایت کریں تو کیا وہ آپ کے لیے حجت ہے اور اس کی مخالفت کرنے والا غیر ناجی ہوگا یا نہ۔؟

۶۔ کیا آپ موجودہ قرآن شریف کو از الحمد تا والناس صحیح مرتب کم و بیشی سے پاک سب سے بڑا واجب الاتباع ماخذ دین مانتے ہیں؟ تو جو شخص اسے صحیح نہ مانے، کسی آیت سے اعراض و انکار کرے یا اصل قرآن کچھ اور مانتا ہو جو امام غائب کے پاس مستور ہو ایسے آدمی کے متعلق کیا رائے ہے؟

۷۔ حضرت علی رضؓ اپنی زندگی میں اور عہد خلافت میں جو علانیہ مذہب رکھتے تھے یا مدینہ میں مقیم حضرت حسنین رضؓ زین العابدین باقر و جعفر رحمہم اللہ جو دین رکھتے اور پڑھاتے تھے اور کتب اہل سنت میں ہزاروں احادیث ان سے مروی ہیں جیسے مسند اہل بیت مطبوعہ لاہور بازار سے دستیاب ہے کیا سنی ذہن و زمانہ میں آپ اسے قبول کر سکتے تھے یا آج بھی صرف اہل بیت رسولؐ سے وہ دین اسلام حاصل کر سکتے ہیں جو خیالی نہیں واقعی و عملی ہے ہر دور میں کروڑوں اہل اسلام کا معمول بہ ہے اور گالی بدزبانی، بداخلاقی اور جھوٹ و فریب سے بحمد اللہ مبرا ہے

محترم کوئی بات ناگوار گزرے تو میں معافی چاہتے ہوئے عرض گزار ہوں کہ آپ پہلی ملاقات میں ان سات باتوں کا واقعی مکمل جواب دیں بے فائدہ طوالت اور غیر متعلق گفتگو سے گریز کریں تاکہ اصول موضوع طے ہو چکنے کے بعد صحت مندانہ طرز پر "شیعہ کی نجات" پر تحقیق کی جا سکے۔ والسلام آپ کا مخلص ․․․․
․․․․ بشیر الابراہیمی ایم اے نور باد نمبر ۲ گوجرانوالہ ۴ ۲ اگست مطابق ۳۰ رمضان جمعۃ الوداع ۱۳۹۹ھ

دوسرے خط کا شیعی جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وکفی باللہ وکیلا

گرامی قدر بشیر الابراہیمی صاحب! گذشتہ عید مبارک!

سلام مسنون۔ حالت اعتکاف میں قلم بند کردہ نوازش نامہ موصول ہوا نیک نیتی اور اخلاص پر مبنی یہ جواب مستطاب لائق ہدیہ تشکر ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دینی تحقیقات میں عقل سلیم کے علاوہ کسی شئے کی پابندی قبول نہ کروں گا۔ باقی انسان سے سہو و خطا کا سرزد ہو جانا فطری امر ہے۔ میں نے گزشتہ خط میں آپ کو مختصر جوابات دیئے مگر جناب کی نگاہ عالیہ میں وہ نامکمل ہیں۔ لہٰذا دوبارہ بالوضاحت عرض کر دیتا ہوں۔ چونکہ آپ نے مجھ سے ذہنی کشمکش اور اضطراب کے بارے میں کوئی استفسار نہ فرمایا تھا اس لیے اس کا کوئی ذکر نہ کیا گیا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ مجھے سیدہ کی ناراضگی والی روایت کا بخاری شریف میں نشان ایک شیعہ دوست ہی نے بتایا تھا۔ لیکن اس سے پہلے میرا جھکاؤ شیعیت کی طرف ہرگز نہ تھا بلکہ میں یہ بات تو تصور میں بھی نہ لا سکتا تھا کہ ایسا واقعہ رونما ہو سکتا ہے البتہ صحیحین میں مذکور یہ متفق علیہ واقعہ جب بچشم خود پڑھا تو پاؤں اکھڑنے شروع ہو گئے پھر چل سو چل سر پر پیر رکھ کر دوڑنا پڑا

اب آپ اسے شیعہ ذہنی کا نام دے لیں تو آپ کو اختیار ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک شیعہ واعظین کی تقاریر اور شیعہ مولّفین کی کتب کا سامع و قاری ذہنی اعتبار سے شیعہ ہو جاتا ہے حالانکہ میرے نزدیک یہ کلیہ درست نہیں ہے جو توضیحات علماء اہلِ سنت اس روایت کے ذیل میں وکالتِ صفائی کی خاطر بیان کرتے ہیں میرے ذاتی اطمینان اور روایتی و درایتی اصولوں کے معیار پر پوری نہیں اترتی ہیں۔ اور عقیدت یا رسول ؐ سے رشتہ داری معقول دلیل نہیں ہے۔ اگر ابولہب حقیقی چچا ہو کر بھتیجے کا خیرخواہ نہیں ہو سکتا پھر کیا ضروری ہے کہ سوتیلا نانا غیر حقیقی نواسی کا خیر اندیش ہو۔ حدیث لانورث کی وضعیّت پر میں نے الگ سے ایک کتاب "وہی مجرم وہی منصف" لکھی ہے جس میں مقدمہ فدک کے سیر حاصل بحث کر کے اس لاوارث حدیث کو موضوع ثابت کیا ہے۔ سُنی علماء کی طرف رجوع کر کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ صحابہ رضؓ پر تنقید کرنا بہت بڑا جرم خیال کرتے ہیں۔ اور ان تنازعوں کو مشاجرات یا اجتہاد کے پردوں میں ڈھانپ لینے میں بہتری خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا وہاں سوائے زبان بندی کے اور کچھ نہ مل سکا۔ کیوں "کلہم عدول" تھے۔ مگر یہ غیر معقول پابندی مجھے پسند نہ آئی۔ کہ غیر معصوم بھی ہو، گناہ کا ارتکاب بھی ثابت ہو مگر پھر بھی تنقید سے بالا ہو۔ "فروعِ دین" میں ایک ہزار سوالات ایک سائل کی حیثیّت سے پوچھے گئے ہیں اور سائل علم کی خاطر غلط و صحیح سب کچھ پوچھنے کا حق محفوظ رکھتا ہے اس لیے وہ کسی شیوہ کا پابند نہیں ہے الّا یہ کہ اپنے ذہنی شبہات کے ازالہ کے لیے مناسب تسلّی کا طلب گار ہو۔

سُنی علماء کے نام یا اپنے والد کا نام و پتہ پوچھنے کا مقصد کیا ہے مجھے علم نہیں۔ اس پر اصرار کیوں ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ تاہم چند حضرات کے اسماء گرامی تحریر ہیں۔ مولوی غلام مرشد صاحب، مولوی قاری محمد یوسف، مولوی فیروز دین صاحب، قاری بشارت علی صاحب، مولوی محمد عمر اچھروی صاحب وغیرہم۔ میرے والد صاحب کا نام میاں جلال الدین ہے جو مذہبیات سے کوئی خاص واقفیّت نہیں رکھتے۔ سیدھے سادے مسلمان ہیں میری مطالعہ شدہ کتابوں کی فہرست کے لیے میری کتاب "صرف ایک راستہ" ملاحظہ فرمالیں۔ آپ کا مدعا پورا ہو جائے گا اور یہ ضروری

نہیں ہے کہ "علم دین" کے لیے بقاعدہ کسی دینی مدرسہ ہی میں درس لیا جائے۔ علم خداوند علیم کا عطیہ "خاص ہے۔ اس میں کسب کا حصہ "قلیل ہے اور فضل کا وافر۔ اگر ہم قرآن و سنت اور عقل سے روشنی حاصل نہ کرتا تو پھر کبھی اندھی تقلید سے چھٹکارا نہ پاتا۔ واضح ہو کہ علم کسی کی میراث نہیں کہ اسے صرف سنی مولوی یا شیعہ عالم کے لیے وقف قرار دیا جائے۔ ہر شخص قدرتی صلاحیتوں سے مستفید ہو سکتا ہے۔ باقی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ حسبنا کتاب اللہ کے قائل کتاب کو ناکافی قرار دیے رہتے ہیں اور معلم کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ یہ مختار بھی مذہب سنیہ کی بیخ کنی کی اعانت کرتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میری گزارشات میں آپ کو انصاف و دیانت دکھائی نہ دیں شاید اس لیے کہ آپ "عدل" کی اصل سے ناآشنا یا لاتعلق ہیں۔ آپ جن بین الاقوامی مسلمہ اصولوں کی پابندی کا عہد حقیر سے لینا چاہتے ہیں ان کا اظہار فرمائیں۔ انشاء اللہ بندہ کو معتمد پائیں گے۔ بھلا بھلائی کون نہیں چاہتا۔ بسم اللہ کیجیے۔ اللہ آپ کو اجر نیک عطا کرتے۔ بہر کیف خیر اندیش اپنے مقام پر مطمئن ہے اسے یقین محکم حاصل ہے کہ وہ بمطابق اتباع خدا اور رسول شیعہ علی بن کر نجات یافتہ ہے۔ مہاجروں اور انصاروں سے نہ ہی اسے کوئی ذاتی عداوت ہے اور نہ ہی انہوں نے اسے کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچایا ہے کہ دشمنی یا نفرت ہوتی۔ وہ اگر کسی سے تولا رکھتا ہے تو صرف اس لیے کہ اللہ و رسول سے اس نے تولا رکھا اور اگر کسی سے بیزاری اختیار کرتا ہے تو صرف اس لیے کہ اسے موذی رسول سمجھتا ہے۔ اور یہ بغاوت صرف تخیلات یا افکار کا نتیجہ نہیں بلکہ تاریخ حقائق سے روایتاً اور درایتاً جنم لیتی ہے۔ حقیقتوں کا انکار صرف عقیدت یا شخصی اقتدار کے بل بوتے پر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پس دربار قیامت میں جب یہ سوال کیا جائے گا تو اس کا جواب بالکل آسان ہوگا۔ کہ جو شخص دشمن رسول سمجھا اسے چھوڑ دیا۔ گواہیاں ان ہی کے دوستوں کی کافی ہونگی۔ اگر بے زبان بتوں کو محض اس لیے توڑا جا سکتا ہے کہ ان کو لوگوں نے معبود سمجھ لیا تو پھر ایسے انسانوں کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ چھوڑ کر تخت کے پیچھے چلے گئے۔ توحید و رسالت و قرآنی تعلیم و ہدایت کا کسی غیر معصوم سے اختلاف رکھنے سے ہی کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی ربط لہٰذا ایسے لوگوں سے دوستی

رکھتا جن پر اللہ کا غضب ہوا حکم خدا کی سرتابی ہے۔ اور میں جسے دوست نہیں رکھتا یقیناً یہ سمجھ کر نہیں رکھتا کہ وہ مغضوب علیہم میں سے ہے۔ اب امورِ مسئولہ کی طرف آیئے

۱۔ ناظرہ قرآن شریف محلہ کی مسجد میں پڑھا۔ اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں میٹرک تک تعلیم پائی۔ کورس میں انجمن حمایت اسلام کی شائع کردہ دینیات لازمی پڑھائی جاتی تھی۔ اسی سکول میں قاری بشارت علی صاحب سے ترجمہ پڑھا نیز حافظ کفایت اللہ صاحب کی تعلیم الاسلام کا سبق بھی لیا۔ بہشتی زیور اشرف علی تھانوی صاحب کا مطالعہ بھی کیا اور سیرت ابنِ ہشام، سیرت النبی شبلی و سلیمان ندوی وغیرہ کا مطالعہ بعد میں کیا۔ اسی طرح صحاح ستہ کا باقاعدہ مطالعہ بعد میں کیا تاہم سرسری طور پر بخاری شریف کو پہلے دیکھا

۲۔ علمی بے بضاعتی و بے مائیگی کا اعتراف پہلے ہی کر چکا ہوں اور درس نظامی میں شمولیت سے محروم رہا ہوں۔ آتا جاتا کچھ نہیں ہے نہ پڑھا نہ لکھا نام محمد فاضل ہوں اتفاقاً ادیب فاضل کا امتحان پاس کر لیا تھا

۳۔ نہج البلاغہ کے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے مگر شیعہ کے نزدیک وہ قرآن سے محفوظ تر نہیں ہے یہ جناب کا زعم ہے۔ میں حضرت علیؑ کو معصوم امام اور رسولؐ کا خلیفہ بلافصل اعتقاد کرتا ہوں اور حضرت علیؑ کے دشمن کو ذاتی طور پر غیر مسلم سمجھتا ہوں۔

۴۔ شیعہ چودہ معصومین کے علاوہ کسی کو یہ مرتبہ نہیں دیتے کہ اس سے سہو و خطا ممکن نہیں۔ اس لیے میں شیعہ ہونے کی حیثیت سے علامہ مجلسی سے غلطی کا ارتکاب ممکن تجویز کرتا ہوں علامہ مجلسی کوئی خطا سے محفوظ ہستی نہ تھے۔ ان سے بھی سہو ہوتے ہیں اور وہ تنقید سے بالا نہیں ہیں

۵۔ شیعہ کے لیے قرآن ثقل اوّل ہے اور ماخذ ہدایت ہے تاہم اس کی ترتیب موجودہ نزولی نہیں ہے۔ امام مہدی کے پاس وہ قرآن ہے جو خود حضورؐ نے تحریر کروایا تھا اور اس کے علاوہ باقی تمام قرآن کے نسخے نقلی ہیں۔ قرآن پر ایمان نہ لانے والا غیر مسلم ہے۔ اور جب مسلمان ہی نہیں تو پھر شیعہ کیسے ہو سکتا ہے۔ باقی باتوں کا جواب میری کتاب "سفید نقاب سیاہ چہرے" کو مانتے ہیں۔

میں ملاحظہ فرمائیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ پہلے میری تمام کتابیں پڑھیں پھر اتمام حجت کا فریضہ ادا فرمائیں۔ شکریہ والسلام۔

مخلص

عبدالکریم مشتاق۔

سُنّی سائل کا تیسرا خط

(شرائط مناظرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(وایاہ نستعین)

محترم جناب مشتاق صاحب۔ دام فضلکم

ہدیہ سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ آپ کا دوسرا خط ۳ ستمبر کا مکتوب ۱۲ کو وصول ہوا بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے پھر یاد فرمایا ہم والہانہ استقبال میں کہتے ہیں

اے کہ آئی وبصد ناز آئی — بے حجابانہ سوئے محفل ما آئی

مجھے تعجب ہے اور آپ کے قلم خوش نویس کو بھی داد دیتا ہوں کہ آپ علمی بے بضاعتی کا منکسرانہ اعتراف بھی کرتے ہیں اور اصرار کے بجائے اسرار اور باقاعدہ کی بجائے بقائدہ لفظ کا استعمال اس کی غمازی بھی کرتا ہے۔ مگر درجن سے زائد رسائل کے مؤلف بھی ہو گئے "سفید نقاب سیاہ چہرے" اور "وہی مجرم وہی منصف" جیسی ناول وافسانہ نما کتابیں خالص مذہبی و علمی موضوع پر آپ نے لکھ دی ہیں گویا ناول وافسانہ خواں قسم کے اوباش طبقہ میں شیعیت کی تبلیغ کرنا اور اہل سنت کے خلاف زہر بھرنا آپ کو خوب آتا ہے آپ کا رہبر شیعہ دوست بھی خوب ہوشیار نکلا کہ اس نے اہل سنت پر تنقید اور تجسس عیوب کے لیے صحاح ستہ کا مطالعہ

Www.Ahlehaq.Com

آپ سے کروا ڈالا اور اپنے زعم کے مطابق اہل سنّت کے عیوب دکھانے میں آپ نے مذہبی واخلاقی قدروں کو پامال کر ڈالا مگر اپنی صحاح اربعہ خصوصاً کافی یا شیعہ تاریخ کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ورنہ میرے سوال نمبر چار اور پانچ میں ضرور آپ ذکر کرتے۔ اگر آپ مذہب شیعہ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے تو اہل سنّت پر طعن و الزام تراشی یوں نہ ہوتی جیسے آپ نے کی ہے۔ اور میں دیانتہً کہتا ہوں کہ آپ کے کہنے پر آپ کی چند کتب کا مطالعہ کر کے آپ کی شخصیت اور بارعب نام سے بدظن ہو گیا ہوں کہ مغالطہ دہی بار بار تکرار اور حوالہ جات میں کتر و بیونت اور جذباتیت کا مظاہرہ دکھانے کے سوا کچھ نہیں۔ اس لیے آپ مجھے مجبور نہ کریں کہ مزید آپ کی مولفات کا مطالعہ کروں اس سے اور کئی بحثیں چھڑ سکتی ہیں جو مستقل کتابوں کا موضوع ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ خط و کتابت میں سنجیدہ طرز سے نجات شیعہ پر گفتگو کی جائے اور طرفین کے یقینی دلائل سامنے آجائیں۔ میں مناظرہ بازی یا علمیت جتانے کے لیے یہ کاوش نہیں کر رہا بلکہ ثواب اور آپکی ہدایت مطلوب ہے۔ آج تہجد کے بعد بھی یہی دعا کی ہے کہ اے اللہ مشتاق صاحب کا کوئی حسن عمل اگر آپ کو پسند ہے تو ان کو دوبارہ ہدایت و توفیق دے دے کہ وہ سُنی و محمدی اسلام کی طرف پھر آئیں اور اصحابِ نبیؐ، اُمہات المومنین و اہل بیت ازواج نبی اور تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے خلفائے اسلام راشدینؓ کا بغض ان کے دل سے نکال دے تاکہ دنیا اور آخرت میں ان کو راحت نصیب ہو۔ آپ کے والد کا پتہ بھی اسی لیے پوچھا مگر آپ کنی کترا گئے۔ کہ کچھ باتیں ان کے ذریعے آپ تک پہنچاؤں اور باپ بیٹے میں وہاں علیحدگی نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ آپ کی خیر خواہی چاہتا ہوں اور آپ کے والد مجھ سے اور آپ کے شیعہ رہبر سے زیادہ آپ کے خیر خواہ ہوں گے۔ کاش کہ اس نکتہ پر آپ غور کرتے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ زمانہ اضطراب میں آپ کی تسلی کسی نے نہ کی۔ خط میں مکتوب علماء کرام میں سے صرف مولوی محمد عمر اچھروی یہ کام کر سکتے تھے مگر ان کو وہابی بریلوی کی مباحث اور تکفیر بازی سے فرصت نہ ملی نہ انہوں نے تیاری کی۔ چونکہ اہل سُنّت ایک مثبت اور صاف باطن پابند اعمال لوگ ہوتے ہیں وہ بحث و مباحثہ اور مخالف مذہب کے تجسّس میں پڑتے ہی نہیں تو انکو تربیت دی جاتی ہے اس لیے اگر وہ کسی متعنت[۵] کو قائل نہ کر سکیں تو ان کے کمزور یا اہل باطل ہونے کی دلیل

---

[۵] متعنت: ضدی جھگڑالو

نہیں ہوسکتی جبکہ شیعہ حضرات، قادیانی اور عیسائی عامتہ الناس بھی مباحث کے لیئے تیار ہوتے ہیں ان کے بچہ بچہ کو تربیّت دی جاتی ہے اور طعن و تشنیع اور مباحثہ بازی میں ان کی بقا کا راز مضمر ہے۔

شرائط مناظرہ

آمدم بر سر مطلب! میں آپ سے مندرجہ ذیل اصول کی پابندی چاہتا ہوں۔

۱۔ گفتگو میں تہذیب و شرافت انتہائی لابدی ہے۔ اور مجھے قدیم و جدید شیعہ احباب و مولفین سے شکایت ہے کہ وہ اہل سنت کے اکابر کو سب و شتم صراحتہً یا کنایتہً سے گریز نہیں کرتے آپ نے بھی، بولہب سے، پتھر کے بتوں سے تشبیہہ دی، ان کو موذی رسول اور جنازہ رسول چھوڑنے والا، جن پر اللہ کا غضب ہوا بتایا ہے معاذ اللہ۔ ہر بات کا تحقیقی و لفظی جواب دیا جاسکتا ہے۔ مگر میں اشتعال میں آکر اصول شکنی نہیں کرتا نہ درگفتگو بند کرتا ہوں براہ کرم آئندہ زبان و قلم کو محتاط رکھیئے۔

۲۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ انسان سے سہو و خطا کا سرزد ہوجانا فطری امر ہے۔ اپنے ذہن و اعتقاد کو اس پر آمادہ رکھیئے کہ سہو و خطا کا صدور آپ سے بھی، شیعہ دوست سے بھی اور آپکے رسالوں کے ماخذ شیعہ مولّفات البلاغ المبین، تجلیّاتِ صداقت، شیعہ پاکٹ بک وغیرہا سے بھی سہو و خطا ممکن ہے۔ لہٰذا اپنے مسلمہ اصول "عقلِ سلیم، قرآن کریم، سُنّتِ نبوی" کے خلاف ان باتوں کو آپ چھوڑدیں گے۔ ضد، ہٹ دھرمی، گروہی مفادات کا تحفّظ اور مذہب کی ناجائز طرفداری سے گریز کریں گے۔ میں بھی انشاء اللہ اس کا پابند رہوں گا۔

۳۔ قرآن کریم کو آپ ثقل اوّل مانتے ہیں گو ایک ایک آیت کے صحیح غیر محرف اور واجب التسلیم ہونے کی صراحت آپ نے نہیں کی۔ تاہم میں اپنی طرح آپ کو سمجھتے ہوئے کسی بھی آیت سے اتمام حجّت کر سکوں گا چونکہ آپ موجودہ قرآن کو صامت اور اہل بیت و امام کو قرآن ناطق کہتے ہیں (چودہ مسئلے صد ۱۲۹) تو آپ پابند ہیں کہ آیت سے تب استدلال کریں جب آپ کے امامِ زمانہ معصوم نے کیا ہو۔

۴۔ کوئی بھی حدیث سُنی کی ہو یا شیعہ کی اگر قرآن کے خلاف ہوگی یا مفہوم قرآن اور ظاہر قرآن کو باطل کرتی ہوگی قابل استدلال نہ ہوگی کیونکہ جعفر صادقؒ کی یہ حدیث کئی مرتبہ آئی ہے جو حدیث

قرآن کے موافق نہ ہو وہ جھوٹی ہے (باب الاخذ بالسنۃ وشواہد الکتاب از اصول کافی ص ۶۸)
جب خبر واحد قرآن کے معارض[۱] پیش نہیں کی جاسکتی تو تاریخی اخبار اور کہانیوں سے استدلال بالکل مقبول نہ ہوگا۔

۵۔ چونکہ آپ حضرت علیؓ کے ارشاد کے مخالف کو "دشمن اور ذاتی طور پر غیر مسلم سمجھتے ہیں" لہٰذا کافی یا نہج البلاغہ سے آپ کے کسی قول وفعل کو نظر انداز نہیں کر سکتے نہ ایسی توجیہ وتاویل کریں گے جو آپ کی یا ہم مذہب علماء کی اختراع ہو کیونکہ اصول مناظرہ میں آپ خصم ہیں خصم کی بات حجت نہیں ہوتی بجز اس کے کہ اجمالی کلام کی توضیح وتشریح کسی مفصّل کلام مرتضوی سے کی جائے اور دونوں جگہ سیاق سباق اور موضوع سخن تبدیل نہ ہو

۶۔ حضرت باقر وجعفر رحمہما اللہ کے ارشادات پر مبنی "اصول کافی" کو من وعن حجّت تسلیم کرنے سے آپ خاموش ہیں چونکہ قدیم وجدید تمام شیعہ علماء اسے مستند اور حجّت مانتے ہیں جیسے علامہ نجاشی طوسی علامہ حُلی، ابن داؤد، ابن شہر آشوب، سیّد رضی الدین ابن طاؤس شیخ ہمدانی خلیل قزوینی شیخ مفید وغیرہم نے یہ کہا ہے کہ علامہ کلینی سب لوگوں سے بڑھ کر علم حدیث میں ثقہ تھے۔ پختہ تھے علوم میں گہری دسترس رکھتے تھے۔ حدیثوں کے بڑے نقاد اور عارف تھے ان کی کتاب الکافی اجل کتب شیعہ میں سے ہے۔ اسکے ہم پلہ یا قریب کوئی کتاب نہیں ہوسکتی (راجع مقدمۃ الکافی لعلی اکبر الغفاری)
اگر آپ شیعہ کہلا کر کافی کی روایات نہ مانیں تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ آپ شیعہ سے بھی فراڈ اور جعل سازی کر رہے ہیں

۷۔ بعض آیات قرآنی تفسیر کی محتاج ہیں میرے ہاں سنی تفسیر ابن کثیر مختار ہے آپ کے ہاں علامہ طبرسی کی مجمع البیان لہٰذا کسی آیت سے مطلب کے اختلاف میں طرفین صرف ان دو تفسیروں سے ایک دوسرے کو قائل کر سکیں گے۔

۸۔ لفظ شیعہ کا لغوی معنیٰ گروہ، جانبدار، متبع وغیرہ جو کسی بھی جماعت پر صادق آسکتا ہے۔ محل نزاع سے خارج ہے موضوع مناظرہ صرف وہ شیعہ ہیں جن کی طرف انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوتے یا شیعہ اثنا عشری

[۱] معارض، مد مقابل مخالف دلیل

اپنے عقائد و خصوصیات کے ساتھ جو حضرت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنے لیے آخری وقطعی حجت نہیں مانتے بلکہ ہر دور میں نبی کے ہم مرتبہ و مثل امام معصوم حلال و حرام میں مختار کے قائل ہو کر ان کے واسطہ سے تازہ دین الٰہی کو مانتے ہیں آج ان کے امام حضرت مہدیؒ ہیں

۹۔ میں صرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیحین سے اپنے خلاف حجت تسلیم کرونگا آپ اپنی تائید میں اپنی کتب سے جب استدلال کریں تو صرف اصول کافی اور الفقیہ سے (صحیحین کے ہم پلہ عند الشیعہ) فرمان معصوم زمان سے استدلال کرنے کے مجاز ہونگے، مجھ پر الزام صرف تقریب التہذیب از ابن حجر سے ہوگا۔ آپ پر رجال کشی سے کہ دونوں کتابیں فریقین کی مستند مختصر اور ممکن الحصول ہیں۔

۱۰۔ میں ان کتب سے آپ کے خلاف استدلال کا پابند ہوں گا، نہج البلاغہ، کافی مکمل، مجلسی کی تالیف حیات و جلاء العیون، مجالس المومنین، آپ امام بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی کی صحاح اربعہ سے استدلال کے پابند ہوں گے۔ فریقین کے اکابر کا عزت و احترام سے نام لینا فریقین کا اخلاقی فرض ہوگا۔ شیعہ کے غیر ناجی ہونے پر عقلی و نقلی دلائل تحریر کر دیتا مگر چونکہ یہ دعویٰ آپ کا ہے کہ "شیعہ نجات یافتہ" ہے اس لیے اصول مناظرہ کی رُو سے آپ اوّل دلائل پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ میرے ذمہ آپکے دلائل کا نقض اور عدم نجات پر ایرادات ہیں میرے خیال میں فریقین کی تین تین تحریریں کافی ہوں گی پہلی (اس خط کا جواب) آپ کی ہوگی آخری راقم کی۔ اگر شرائط میں خاص ترمیم و اضافہ چاہیں تو مطلع کریں ورنہ ان میں کسی فریق کی جانب داری نہیں ہے فریقین اس کے پابند ہوں گے۔ بھلائی ہر شخص چاہتا ہے بسم اللہ کیجیے اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو دین اسلام سنّت نبوی جماعت صحابہ و اہل بیتؓ کے نقش قدم پر چلائے اور نجات دے۔ موضوع سے خارج خط کی چند ناجائز باتوں کا جواب حاضر خدمت ہے۔

۱۔ دینی تحقیقات میں قرآن وسنّت کے بعد آپ عقل سلیم استعمال کریں ورنہ قرآن وسنّت کے مقابل کفر ہوگا۔

ے یعنی دلائل کا توڑ اور غیر ناجی ہونے پر اعتراضات

۲۔ حدیث لانورث درجن بھر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے جس راوی وصحابی نے سوال فاطمہؓ ذکر کیا حدیث بھی ضرور ذکر کی وضع کا دعویٰ جھوٹ ہے اس حدیث کے وارث ومحافظ امام باقرؒ و جعفرؒ بھی ہیں۔ اصول کافی کتاب فضل العلم میں یہ حدیث کئی دفعہ آئی ہے کہ علماء ہی انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ کیونکہ انبیاءؑ درہم اور دینار کا کسی کو وارث نہیں بناتے بلکہ وہ احادیث علم وراثت میں چھوڑتے ہیں جس نے اس سے کچھ حاصل کیا اس نے وراثت کا بڑا حصہ لیا۔ صـ ۳۲

۳۔ ابولہب کی اشتعال انگیز مثال کے رد میں بالفرض کہا جا سکتا ہے کہ چچا اگر بھتیجے کا خیرخواہ نہیں تو چچازاد بھائی کیسے خیرخواہ ہو سکتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی قارون اور سامری اگر امتّ موسیٰ کو بہکا سکتا ہے۔ تو بقول خوارج حضرت علیؓ ایسا کیوں نہیں کر سکتے معاذاللہ خدا اندھی دشمنی سے بچائے۔

۴۔ غیر معصوم ہونے کے لیے گناہ کا ارتکاب فعلی ضروری نہیں امکان عقلی کافی ہے پھر بعد از وقوع بضرورت بیان واقعہ اور چیز ہے۔ اور تنقید کو شعار بنانا، عقیدہ میں گمراہ جاننا اور مرنے کے بعد گالی دینا اور چیز ہے۔ پہلی بات درست ہے دوسری حرام۔ حلّت کا قائل مسلمان ہی نہیں

۵۔ حسبنا کتاب اللہ امتحان کے جواب میں کہا گیا ہے جو برمحل اور درست تھا کیونکہ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ انا انزلنا علیک الکتاب کا جواب مطابق تھا۔ مگر احادیث نبوی کی ضرورت صحابہؓ کرام کو بدستور رہی وہ منکر حدیث نہ تھے۔ تو حضرت علیؓ کو معلم مقرر کرنا یا انہیں اپنا وزیر ومشیر بنانا سُنّی مذہب کی تائید اور مذہب شیعہ کی بیخ کنی کرتا ہے۔ جو علیؓ و عمرؓ کو ہم مسلک وہم مشرب نہیں مانتے ہیں علاوہ ازیں "وشاورھم" کے تحت مشورہ لینا اسے استاد بنانا نہیں ہے ورنہ پیغمبرؐ کا استاد صحابہ کرامؓ کو ماننا پڑے گا جو بداہتہً باطل ہے۔

کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب اتاری [illegible]

۶۔ اُولٰئِکَ ھم الصادقون، ھم المومنون حقا، اعظم درجۃ عند اللہ ھم الفائزون، رضی اللہ عنہم ورضوعنہ، اُولٰئِکَ کتب فی قلوبہم الایمان، اُولٰئِکَ حزب اللہ، انّ حزب اللہ ھم الغالبون، والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ھم الراشدون، ھم المتقون،

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، يُطِيعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ - الخ جیسی صداقت و جنت کی سندیں رکھنے والے ہزاروں مومنین اصحاب رسول ہرگز موذی رسول نہ تھے موذی رسول وہ بدترین کفار تھے جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے جنگیں کیں یا آج ان کی اولاد ہے۔ جو ان سے دشمنی، تبرّا اور ان کی غیبت فرض منصبی سمجھتی ہے۔ اسی طرح مغضوب علیہم وہ نہ تھے یہودی تھے۔ یا ابن سبا کا پیدا کردہ گروہ ہے جو بروایت رجال کشی حضرت علیؓ سے محبت کا اظہار کر کے تمام امتِ مسلمہ محمدیہ کو بے ایمان بتاتا ہے۔ اور دشمن رسول بھی یہی شیعوں کا گروہ ہے جو رسولؐ کی تمام تعلیم و تربیت کو علانیہ ناکام کہتا ہے۔

۷۔ شیخین یا دیگر صحابہ پر جنازہ چھوڑنے کا اتہام بکواس محض ہے۔ انصار کے مسئلہ چھیڑنے پر شیخین تھوڑی دیر میں انتشار و اختلاف رفع فرما کر واپس آگئے تھے۔ اور تمام مہاجرین و انصار مرد و زن اہل مدینہ اور مضافات مدینہ چھوٹوں بڑوں کے ساتھ آپ نے جنازہ پڑھا اور اہتمام سے پڑھایا جیسے اصول کافی باب مدفنہ و صلاتہ علیہ میں صراحت ہے۔ اگر تھوڑی دیر غیر حاضر رہنا جرم ہے وہ بھی مجبوری اور شرعی عذر کی بنا پر ہے۔ تو حضرت علیؓ نے بھی روٹی کھانے، نماز پڑھنے، طبعی ضرورت کے لیے جانے اور رات کو نیند کرنے کے لیے بھی ضرور جنازہ چھوڑا ہوگا (دونوں فعل قابل اعتراض

والسلام۔ آپ کا مخلص ...... بشیر الابراہیمی نور باوا نمبر ا۔ گوجرانوالہ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۹ء

ؒ مدح صحابہؓ میں بارہ قرآنی جملوں کا ترجمہ۔ یہی لوگ سچے ہیں، یہی پکے برحق مومن ہیں، اللہ کے ہاں درجہ میں یہی سب امت سے بڑے اور کامیاب ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں ان لوگوں کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے یہ اللہ کا لشکر ہیں سنو اللہ کا لشکر ہی سب پر غالب ہے، جو حضورؐ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں مہربان ہیں، یہی نیکوکار ہیں یہی پرہیزگار ہیں، یہی نجات یافتہ ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردار ہیں، ایمان لانے میں سب سے پہلے مہاجرینؓ و انصارؓ اور جنہوں نے ان کی پیروی کی (خدا نے ان کے لیے جنت

تیسرے خط کا شیعی جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
و کفیٰ باللہ شہیدا

مکرمی جناب بشیر الاسلامی صاحب۔ دام اقبالہٗ۔ سلام مسنون۔ مکتوب گرامی ملا۔ شکریہ وصول کیا۔ "اسرار و لغا بذہ" کی اصلاحی حیثیت پر تہِ دل سے ممنون ہوں۔ جبکہ اپنی کم علمی کا اعتراف پہلے ہی کر چکا ہوں۔ "سفید نقاب سیاہ چہرے" اور "وہی مجرم وہی منصف" کے ناموں پر اعتراض نہ تو آپ کا بجا تھا، گذارش یہ ہے کہ ان کتب کے اصلی نام "عقائد و حکایات" اور "مسلم ہم فرقے" ہیں۔ لیکن ناشران نے تجارتی پالیسی کے تحت ان کے عرفی نام تبدیل کر دیئے ہیں۔ مجھے آپ کے مخلص جذبات کا احترام ہے مگر حق صفائی استعمال کرتے ہوئے التماس کروں گا کہ مجھے کسی مسلک سے کوئی عداوت نہیں ہے نہ اس کے علوم سلف کو نشانہ کرنا یا مجروح کرنا میرا اس مسلک سے تعلق نہیں ہے۔ البتہ تنقید کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔ اب چونکہ خاطی انسان ہوں اگر کسی مقام پر ایسی بات کہہ دیتا ہوں جو دوسرے کو اچھی نہ لگے تو اس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ آپ چونکہ "الدین النصح" کے تحت امر بالمعروف کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہیں لہٰذا ملتمس ہوں کہ اس میدان میں اگر کہیں ناگوار مقامات سے گزرنا پڑے تو صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ آپ بحمد اللہ اہل سنت ہونے کے دعویدار ہیں اور سنت رسول ﷺ یہ ہے کہ حضور پاک اپنی شان میں گستاخیاں خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی یہ مثال ان کی وراثت کا [illegible] تبلیغ دین میں [illegible] الطاف کا سہارا تھا۔ اگر آپ [illegible] بات سننے اور [illegible] کے خلاف کچھ پڑھنے پر آمادہ نہیں ہیں تو معاف کیجئے آپ کی سعی تبلیغ خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں کر سکے گی۔ آپ نے لفظی غلطیاں تلاش کرنے میں زحمت اٹھائی جبکہ اگر راقم آپ کے اسی خط پر ایسی اغلاط کی نشاندہی کرنے پر آئے تو "اعلم" [illegible] اور "امام مسجد" کے الفاظ اور مختصر سے اغلاط ہو سکتے ہیں۔ مثلاً خود ساختہ اصطلاح "صحابہ ؓ" اور "فی لا جعفرہ الفقہ" نامی بیشمار کتاب اور "التقی" وغیرہم۔ مجھے افسوس ہے کہ جب آپ جیسے بلاوجہ "بدظنی" میں مبتلا ہو کر [illegible] تو پھر آپ کے قرآن اور احادیث سے کچھ حاصل شدہ امور کیونکر مطلوب ہو سکتے ہیں جبکہ ان کی بنیاد تنگ خیالی اور بدظنی پر مبنی ہو گی۔ بہرحال میں آپ کا صمیم قلب

سے شکر گزار ہوں کہ آپ اپنی دعاؤں میں حقیر پر تقصیر کو یاد رکھتے ہیں اللہ آپ کو اجر نیک عطا کرے میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ مجھے اپنی بات سنانے کے زیادہ خواہش مند ہیں اور میری سننے پر آمادہ نہیں ہیں۔ لہٰذا میں وہ ساتوں امور جو آپ نے میرے جواب میں قلم بند فرمائے نظر انداز کرتا ہوں اور جوابی تبصرہ بے جا رواداری کی بھینٹ چڑھا کر دل کی دل میں رکھنا پسند کرتا ہوں چونکہ میرے مسلک اور آپ کے مذہب میں بڑا اختلاف ہی مطاعن کا ہے جو آپ جواب دے کر تشفی کرنا تو کجا سننا بھی گوارا نہیں کرتے تو پھر سلسلہ افہام و تفہیم کس طرح برقرار رہ سکتا ہے آپ نے پابندی کے قابل جو بارہ مسلمہ اصول تحریر کیے ہیں۔ مجھے انہیں قبول کرنے میں کوئی عذر مانع نظر نہیں آتا۔ مگر آپ کی تحریر یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ کا حقیقی مقصد اپنی کہنا ہے میری سننا نہیں۔ اس لیے قبل اس کے کہ آپ "نجات شیعہ" کے موضوع پر میرے دلائل پر اپنا والبی اظہار خیال فرمائیں اپنے مذہب کی حقانیت درج ذیل استفسار کی روشنی میں پایۂ ثبوت تک پہنچائیں۔

عرض یہ ہے کہ کسی شے سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے پہلے اس کا نام معلوم کر لیا جاتا ہے۔ آپ کے مذہب کا نام "اہل سُنّت والجماعۃ" ہے۔ اپنے ہی اصول کے مطابق اہل سنت والجماعۃ کا نام قرآن مجید یا اپنی صحاح اربعہ (بخاری مسلم ابو داود ترمذی) سے کوئی ثبوت پیش کریں جس سے یہ نام قرآنی یا حدیثی ثابت ہو۔

جب تک آپ کا مذہبی نام و نشان قرآن و حدیث (صحاح اربعہ) میں نہیں مل جاتا میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ جس مذہب کا نام و نشان قرآن و حدیث میں وجود نہیں رکھتا وہ مسلک مصنوعی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ میری سہو و خطا کو نظر انداز فرماتے ہوئے جواب سے مشرف فرمائیں گے۔

تمام متعلقین کی خدمت میں سلام دعا پیار درجہ بدرجہ قبول ہو۔

خیر اندیش۔

مشتاق۔ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

سُنّی سائل کا چوتھا خط

(جس میں نجات شیعہ پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَاِیَّاہُ نستعین

مکرمی جناب مشتاق صاحب ھداکم اللّٰہ

سلام مسنون۔ محبت نامہ بصد تشکریہ وصول پایا۔ اغلاط کی نشاندہی کے جواب میں جو آپ نے راقم کی غلطیاں گنی ہیں " مثلاً خود ساختہ اصطلاح شیعہ صحاح اربعہ[12] اور فی لایحضرہ الفقیہ" نامی عنقا کتاب اور نقض وغیرہم"۔ گزارش یہ ہے کہ یہ آپ کے علم وفہم کا قصور ہے صحاح اربعہ شیعہ میری خود ساختہ اصطلاح نہیں ہے بلکہ شیعہ کی ساختہ کتابیں ہیں جن کو وہ اہل سنت کی صحاح ستہ[11] کے مقابلے میں صحیح اور مرجع دین بتاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ نمبر ۱۔ کافی از محمد یعقوب کلینی المتوفی ۳۲۹ھ نمبر ۲۔ الاستبصار نمبر ۳ تہذیب الاحکام از ابوجعفر طوسی المتوفی ۴۶۰ھ۔ نمبر ۴ من لایحضرہ الفقیہ از شیخ صدوق ابن بابویہ قمی المتوفی ۳۸۱ھ اپنے علمأ سے پوچھ لیں آخری کتاب کا نام بھی آپ نہ پڑھ سکے غالباً سنا ہی نہیں ہے یہ عنقا نہیں عربی کتب خانوں سے دستیاب ہے اور شیعہ کی اہم ترین قدرے شریف کتاب ہے نقض کا معنیٰ توڑنا یعنی دلائل کا جواب دینا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آپ اپنی مبادی کتب اور مروجہ الفاظ تک کے معانی سے ناواقف ہیں۔ مگر راقم کے دلائل سے عاجز آکر یہ فرماتے ہیں کہ " آپ کا حقیقی مقصد اپنی کہنا ہے میری سننا نہیں"

بھائی جان! میں نے تو شرائط میں آپ کو مساوی حق دے کر نجات شیعہ پر دلائل اولاً مانگے، اپنی کوئی دلیل نہیں دی مگر آپ تمہید ہی میں انداز تحریر دیکھ کر کنی کترا گئے ہیں اور اپنے شروع کردہ مایہ ناز موضوع " نجات شیعہ" کو بدل کر نام اہل سنت کا ثبوت۔ قرآن و حدیث سے مانگنے

[11] صحاح ستہ اہل سنت کی حدیث کی چھ معتبر کتابیں، بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی

لگے ہیں۔ گویا اپنے مذہب کے بطلان کا اعتراف کر کے شکست تسلیم کر لی ہے۔ الحمد للہ میں "الدین النصیحۃ" کے طور پر یہ کاوش کر رہا ہوں آپ کی ہدایت کا طالب ہوں۔ اس خلاف امید خط کے بعد بھی آپ کو دعاؤں سے نہیں بھلایا۔ نالہ صبحگاہی میں افغانستان کے مظلوموں کے بعد آپ کو بھی یاد کیا ہے۔ سنی و محمدی اسلام کی طرف آپ کے پلٹنے سے مایوس بھی نہیں ہوں گو آپ کا یہ خط میرے دلائل پر غور نہ کرنے اور معروضات نظر انداز کر دینے کی اطلاع فراہم کرتا ہے میں آپ سے بلا وجہ بدظن نہیں ہوں نہ نیک خیالی اور پر خلوص نیت کی کمی ہے یہ جناب کا ظن فاسد مجھے تکلیف دہ ثابت ہوا۔ "اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ"

آپ کے خیال میں "سنی و شیعہ مذہب میں بڑا اختلاف ہی مطاعن کا ہے جس کا جواب دے کر تشفی کرنا تو کجا ہم (سنی) سننا بھی گوارا نہیں کرتے تو پھر سلسلہ افہام و تفہیم کس طرح برقرار رہ سکتا ہے"۔

گزارش یہ ہے کہ اس میں تو آپ نے اعتراف کر لیا کہ اہل سنت والجماعت تولا اور محبت اہل بیت میں شیعہ سے کم نہیں۔ ہاں شیعہ کی بنیاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطاعن اور بغض و عناد پر ہی ہے اور سنی اس سے انکاری ہیں۔ ذرا اسی نکتہ پر غور کریں تو حق و باطل سمجھ میں آسکتا ہے۔ منفی بنیاد اور جماعت رسول سے بغض و عناد پر مبنی مذہب کیسے برحق ہو سکتا ہے؟ اور جماعت رسول سے دفاع کرنے والا اور ان کے خود ساختہ معائب و غیبت نہ سن سکنے والا ناحق کیسے ہو سکتا ہے؟

مطاعن کا تشفی بخش جواب

جہاں تک جواب دینے اور تشفی کرنے کا مسئلہ ہے اہل سنت کی بیسیوں ضخیم کتابیں آج بھی بازار سے دستیاب ہیں۔ خالی الذہن ہو کر تحفہ اثنا عشریہ، نصیحۃ الشیعہ، ہدیۃ الشیعہ، ہدایۃ الشیعہ منہاج السنۃ، المنتقیٰ من المنہاج وغیرہ کا مطالعہ کریں بشرطیکہ اخلاص اور حق پرستی کی نیت ہو صرف تین باتیں ذہن میں رکھیں ایک یہ کہ وہ جیسے بھی تھے بہرحال جماعت رسول تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تلامذہ کی تعلیم و تربیت کی تھی۔ "وَیُزَکِّیْھِمْ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ" کے تحت ان کا تزکیہ رسول پاک نے کیا اور ان کی ضلالت کو ہدایت سے بدل دیا۔ پھر اللہ نے سینکڑوں آیات میں رضا، جنات النعیم، دین و دنیا میں کامیابی کی بشارات کے علاوہ سیرت و کردار کی صفائی کی اطلاع

۹؎ دین اسلام خیر خواہی کا نام ہے۔

۱۰؎ مطاعن یعنی اعتراضات۔

بھی یوں دی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۔

(اے جماعت رسول) لیکن اللہ نے تمہیں ایمان محبوب بنادیا اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر وفسق اور نافرمانی کی نفرت تمہارے دلوں میں ڈال دی یہی لوگ تو ہدایت یافتہ ہیں۔

علام الغیوب نے ان کے مافی الضمیر ایمان اور اخلاص کی گواہی بھی یوں دی ۔ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۔ وہ اپنے رب ہی کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ یہی لوگ سچے ہیں یہی تو ایمان دار ہیں ان کے لیے بخشش اور بہت اچھا رزق ہے ۔ بتقاضائے بشریت اگر احد وحنین میں ان سے غلطی ہوئی تو معافی کی سند بھی دے دی ۔ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰی تا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ پھر اللہ نے اطمینان قلب اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا تا اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں انفاق وجہاد و ہجرت اور سبقت الی الاسلام میں مراتب کے لحاظ سے گو ہر قسم کے افراد تھے مگر سب کے سب تنقید سے بالا حسنیٰ اور جنت والے تھے۔

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (حدید)

فتح مکہ سے پہلے ایمان لاکر جہاد کرنے والے اور خرچ کرنے والے تم سے بعد والوں کے برابر نہیں یہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بہت بڑے ہیں جنہوں نے بعد میں انفاق وجہاد کیا اللہ نے ہر ایک سے بھلائی جنت کا وعدہ کیا ہے۔

گو ان کی کثرت اور ترقی کو دیکھ کر کفار جلتے تھے ۔ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۔ اور ان کے ہم نوا

اور متبع مکتب رسالت کے ایک ایک سٹوڈنٹ اور فاضل سے جلتے اور ان کے مطاعن کو اچھالنا بے پر کی اڑانا ہی بہت بڑی خدمتِ اہل بیت رسالت سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو انہی پر ناز تھا۔ ان ہی کا وجود نصرت خدا یا پیغمبرؐ تھی۔ ان کے تیار ہو چکنے کے بعد حضورؐ کی ضرورت دنیا میں نہ ہوئی۔ تیاری الی الآخرت کا حکم دے دیا گیا۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔	جب اللہ کی مدد آجاتی ہے اور مکہ فتح ہو جائے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتا دیکھ لیں تو اپنے رب کی پاکی اور تعریف کریں اور بخشش مانگیں۔

اب ایسے پاکیزہ صفات لوگوں پر مطاعن کرنا یا جھوٹی تاریخ و روایات چھان چھان کر متلیں تیار کرنا در اصل قرآن و سنّت کا انکار ہی کرنا ہے۔ اگر پہلے سے ابوجہل کی طرح ان کے ساتھ ایک بغض رکھا جائے تو ان آیات سے بھی شفا اور تشفی حاصل نہیں ہو سکتی اور اگر ان آیات سے عقیدت کی بنیاد استوار کی جاتی ہے تو کسی تاریخ و روایت سے ان پر طعن کا شجر خبیث لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ جب قرآن و سنّت کی تعلیم سے عام مسلمان پر بدظنی، طعن تراشی، غیبت کرنے، طعنہ دینے، بدلقب رکھنے، نام بگاڑنے اور گزشتہ عیب کا الزام دینے سنانے کی اجازت نہیں تو ان قدوسی صفات، حزب اللہ و حزب الرسول پر بھی کسی گرفت کی بدرجہ ایک بٹے لاکھ $\frac{1}{100000}$ بھی گنجائش نہیں۔ ان کے مطاعن برآمد کرنے والے اگر ان کے قرآنی مناقب و فضائل نظر انداز کر کے اپنی پختہ بدظنی کی بنا پر جوابات سے مطمئن ہوں یا نہ ہوں بہر حال اللہ نے ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے اور کینہ و کدورت دل سے نکال پھینکنے کو ہی شرطِ ایمان اور اسلام قرار دیا۔ سورت حشر ۲ میں لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الآیۃ میں الف لام استغراق کلی ہے یعنی تمام افراد مہاجرین اور انصار سے عقیدت و محبّت واجب ہے۔ ما و شما کو اللہ نے یہ تعلیم دی ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	(مال فے صرف ان مسلمانوں کا حق ہے) جو ان (مہاجرین اور انصارؓ) کے بعد آئیں وہ یوں دعا مانگیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان (مہاجرین اور انصارؓ) بھائیوں کو جو ہم سے پہلے مومن ہو گئے اور ہمارے دلوں میں ان مومنوں کے متعلق کینہ اور دشمنی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

دوسری[۲] بات یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکابر اہل بیتؓ بھی ان آیات پر عامل تھے اور ان کا سینہ بے کینہ اس غل و عناد سے پاک تھا۔ ان کے حب داروں کو بھی اسی جذبہ محبت سے صحابہ کرامؓ کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرنا چاہیئے خصوصاً حضرات خلفاء ثلاثہؓ، اُمہات المومنینؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کی قریبی رشتہ داریاں تھیں تو ایمان ہجرت نصرت رسولؐ کے علاوہ صلہ رحمی بھی محبت کا قوی سبب ہے

تیسری[۳] بات یہ ذہن میں رہے کہ قرآن کریم نے ان کی غلطیوں سے سکوت کیا ہے۔ احیاناً ذکر کے ساتھ معافی اور جنت کی بشارت دے دی ہے اگر ان میں اختلاف و قتال ہو جائے تو صلح صفائی کرانے کی وصیّت کی ہے۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (حجرات) نیز ان کا اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ سے تعارف کرایا ہے اور تاریخ اور سیرت ان کے محبّت آمیز واقعات سے لبریز ہے مثلاً حیات الصحابہؓ (۱۰ جلدیں) از مولانا محمد یوسفؒ رئیس التبلیغ خیر جوئی کی نیت سے مطالعہ کریں۔ اب اگر مشاجرات صحابہؓ کی آڑ میں تاریخ سے قرآن و سنّت کے مخالف ہو کر ان کے عیوب و مطاعن ہی بنیاد ایمان بنا لیے جائیں اور قرآن و سنت کی بھی وکالت صفائی نہ مانی جائے تو تبلایئے کہ کفر و نفاق کس چیز کا نام ہے؟

منافقوں[۱۴] کا انجام رہا یہ شبہ کہ قرآن میں منافقوں کا ذکر آیا ہے اور وہ اصحاب رسولؐ

[۱۴] وہ بدترین کفار جو اسلام کا زبان سے اقرار کریں مگر درحقیقت اسلام کی کوئی بات بھی نہ مانیں

میں ملے جلے تھے تو ان پر اعتماد نہ رہا تو گزارش یہ ہے کہ منافقوں کے ہم بھی دشمن ہیں اور ان
کو بدترین جہنمی مانتے ہیں مگر قرآن و سنّت اور سنی و شیعہ کے کم از کم دو دو معتبر محدثین "مفسرین"
سیرت نگاروں کی شہادت سے آپ یا آپ کے ہم مشرب علماء ناموں کی تعیین بتلاتے جائیں
میں دستخط کرتا جاؤں گا۔ اور بہت خوش ہوں گا شکریہ میں انعام تک پیش کروں گا کہ یہ صحیح خدمت
دین ہوگی لیکن اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ منافقوں کا چند اشخاص کے سوا۔ اللہ نے نام و نشان
بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیا اور وہ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ
عَلَيْهِمْ (احزاب) (اگر اللہ چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا چاہے تو ان کو توبہ (و ایمان)
کی توفیق دے دے) کے مطابق یا دوہرے عذاب کے مستحق اور اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا
وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا — سے ختم ہوئے یا ان کو اللہ نے توبہ صالح اور ایمان کی توفیق دیدی
اور ان کی پارٹی ختم ہوگئی۔ جیسے کسی نظریاتی پارٹی کو ختم اسی طرح کیا جاتا ہے۔ تو پھر ایسی
آیات کی آڑ میں تمام اصحابِؓ رسولؐ۔ چند تلامذہ علیؓ کے سوا۔ کو غیر معتبر اور ایمان و اعمال
صالحہ سے محروم کیوں مانتے ہیں کیا اصحاب علیؓ میں خوارج و نواصب کی طرف سے آپ یہ
تفریق و طعن تراشی مان سکتے ہیں۔ اگر نہیں۔ کیونکہ دین و تعلیم مرتضوی کا خاتمہ ہو جائے گا
اور حضرت علیؓ سے دشمنی بن جائے گی تو ٹھیک اسی دلیل سے ہم اصحابِؓ رسولؐ کی عزت و
توقیر پر نفاق کا حملہ اور الزام سننا برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپؐ کی تعلیم و تربیت کا خاتمہ
ہوگا دین اسلام کا جنازہ اٹھے گا اور حضرت رسولؐ سے ابوجہل کی سی دشمنی بن جائے گی۔ اگر
پنجاب یونیورسٹی یا ایجوکیشن بورڈ کا نتیجہ برآمد ہو مثلاً سوا لاکھ امیدواروں میں سے ایک ہزار ۱۰۰۰ یا
پانچ سو ۵۰۰ ناکام بتائیں جائیں ایک عامی شخص کو ناموں کی تعیین دستیاب نہ ہو سکے تو کیا یہ
پروپیگنڈہ کرنا صحیح ہوگا کہ ۵ - ۶ اول آنے والے امیدواروں کے سوا۔ جن کو پرنسپل جامعہ
سے رشتہ داری اور خصوصی قرب حاصل ہے۔ کسی کی بھی ایم اے یا گریجویشن کی سند معتبر
نہیں ہے۔ اور پھر محکمہ تعلیم۔ جامعہ۔ یا پرنسپل جامعہ پر کیا اعتماد رہے گا اور اس نظام تعلیم

کو کون معتبر یا سچا کہے گا؟

محترم مشتاق صاحب! یہاں تک آپ کی سب سے بڑی الجھن "مطاعن" کا تشفی بخش اصولی جواب دینے کی ادنیٰ کوشش کی گئی ہے آپ مزید مطالعہ فرمالیں ہدایت اللہ کے قبضے میں ہے۔ اب آپ کے اصل سوال کا جواب حاضر خدمت ہے۔

"اہل سنت والجماعۃ کا قرآن سے ثبوت"

بحمد اللہ ہم اور ہمارے اکابر اصحاب اہل بیت رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں۔ خلط مبحث کر کے اگر الٹ پلٹ سوال بھی کر دیئے جائیں تو ہم انشاء اللہ جواب دے سکتے ہیں کیونکہ ہمارا خوشبودار سرخ سیب چاروں طرف سے اور اندر سے بھی بے داغ ہے۔ ہمارا "مسلمان" نام حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھا۔ پ ۱۷۔ رکوع ۱۷۔ مومنین کا لقب اللہ نے بیسیوں آیات میں بخشا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (پ ۴ ع ۸) اہل سنت سے مراد سنت نبوی والے ہیں اور نبی سے تعلیم وتزکیہ اور قرآن وحکمت سیکھ کر دنیا کو پڑھانے والے لوگ مراد ہیں۔ انبیاء کی طرف سنت کی نسبت قرآن نے کی ہے! سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا۔ سنت ان انبیاء اور رسل کی (برحق ہے) جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور ہماری سنت میں آپ تبدیلی نہ پائیں گے۔ ۲۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ..... اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ۔ الخ احزاب۔ (بے حرج اپنا حکم منوانے کی) سنت الٰہی ان لوگوں میں رہی جو پہلے ہو گزرے اور اللہ کے احکام پہنچاتے تھے۔ سنت سے مراد طریقہ رسول ہے جس کی اتباع واطاعت کا ذکر وحکم سینکڑوں آیات میں اللہ نے کیا ہے۔ تو جب سنت اللہ اور سنت رسول کا حکم وثبوت قرآن میں قطعی ہے تو ہم اس نکارا ور مضاف ہو کر اہل سنت کہلاتے ہیں۔ لفظ اہل تو اضافت اور "والا" کے معنوں جیسے ایک مسلمان مومن کی صداقت "اہل اسلام اور اہل ایمان" کا لفظ قرآن سے دکھا موقوف نہیں ہے اسی طرح سُنی کی صداقت بھی لفظ اہل دکھانے پر موقوف نہیں "سُنی"

سنتِ نبی کی طرف نسبت ہے کہ اس کا دین رسول خدا سے چلا ہے جیسے امامی اثنا عشری کی نسبت ۱۲ آئمہ کی طرف ہے۔ کہ ان کا دین رسولِ خدا کی بجائے علمِ لدُنّی والے صاحبانِ وحی، حلال و حرام میں مختار غیر شاگردانِ رسول سے چلا ہے۔ رہا "والجماعۃ" کا ثبوت تو اللہ تعالیٰ نے پ۵ ع ۱۴ میں مخالفتِ رسولؐ کے علاوہ سبیل المومنین کی اتباع نہ کرنے کو بھی جہنم جانے کا سبب بتایا ہے۔ معلوم ہوا کہ سنتِ رسولؐ کے ساتھ سنتِ مومنین (جماعت صحابہ کرام رضؓ) کی اتباع بھی لازمی ہے۔ تو مسلمانوں کو والجماعۃ بھی ہونا چاہیئے۔ جماعت کے راستے کا تارک و مخالف بہ نصِّ قرآنی جہنمی ہوا۔ نیز پ۱۱ ع ۲ کے شروع میں مہاجرین و انصار کے متبعین کو بھی اللہ نے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ الخ (جن لوگوں نے نیکیوں میں مہاجرین و انصار کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے اور خدا نے ان کے لیے جنت تیار کی ہے) فرما کر اہل جنت و رضوان بتایا ہے۔ معلوم ہوا برحق مذہب قرآنی سنتِ نبوی و سنتِ صحابہ والا اہل سنت والجماعت ہی ہے۔ صحاح ستہ میں سے بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد سے تسمیہ اہل سنت والجماعۃ کا قطعی ثبوت ہے مگر خط میں اس کا بیان طوالت سے خالی نہیں۔ آپ عنقریب انشاء اللہ "ہم سنی کیوں ہیں" میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

مذہب شیعہ کی اخلاقی تصویر

آپ کے اعتراف کے مطابق ہم بحمد اللہ اہل سنت ہونے کے دعویدار ہیں اور سنتِ رسول یہ ہے کہ حضورؐ پاک اپنی شان میں گستاخیاں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے اور آپ کے اسوہ حسنہ کی یہ مثال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے مثل صبر ہی تبلیغ دین میں پُرسُرعت اضافہ کا سبب بنا۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ تاہنوز آپ سے اور آپ کے شیعہ بھائیوں سے بہت کچھ گالی گلوچ سُن چکا ہوں اگر میں ان کے وہ خطوط ظاہر کر دوں تو شیعہ دین اور اخلاق و تہذیب کا ماتم کرنا پڑے گا مگر میں نے جواباً نہ گالی دی نہ بد دعا اور پھٹکار کی۔ آپ کو بھی چاہیئے کہ آنحضرتؐ کے بے مثل صبر سے تبلیغ دین میں پُرسُرعت اضافہ کا قول حسن جزو ایمان بھی

بنالیں۔ اور ہزاروں صحابہ کرام رضؓ کو مومن صادق نفاق سے پاک ہدایت یافتہ مان لیں تاکہ آپ کی بات واقعی سچی ہو اور میری یہ شب بیداری کی محنت انجام بخیر ہو۔ آمین۔ میں ایک حد تک آپ کے شیعہ بھائیوں کو بدگوئی میں معذور بھی سمجھتا ہوں کہ گستاخی معاف اِن کو ملاءِ اعلیٰ سے ہی یہی اخلاق حسنہ اور عادات طیبہ ورثہ میں ملی ہیں۔ ڈرتے ہوئے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ نہج البلاغہ جیسے شیعہ کے مقدس صحیفہ اور شیعہ عقیدہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ خلافت کے خواہش مند تھے۔ جب دس ووٹ بھی آپ کو نہ ملے تو خلافت راشدہ سے لاتعلق اور ناراض ہو گئے۔ ان کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے ہوئے خفیہ جماعت کی بنیاد ڈالی۔ مہاجرین اور انصار رضؓ کی خوب غیبت کی برا بھلا کہا۔ آپ کی جماعت نے حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ کو شہید کر کے جب حکومت آپ تک پہنچائی تو طلحہ و زبیر رضؓ جو آپ کے قدیمی رفقاء تھے اور حضرت اُمامہ بنت زینب رضؓ بنتِ النبی صلعم کو آپ کے ساتھ بیاہ دینے میں حضرت ابوالعاص رضؓ کے وصی تھے۔ تک کو معاف نہ کیا اور چالاک لومڑی وغیرہ کہہ کر مذمت کی۔ پھر آپ کے ایک حب دار ساتھی عمرو بن جرموز نے آپ کو شہید کر دیا۔

۲۔ حضرت حسن رضؓ جلاء العیون وغیرہ کے مطالعہ کی روشنی میں سالانہ حضرت معاویہ رضؓ کے پاس شاہی دورہ کرتے لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ ملتا مگر اپنے ہی خوابوں میں حضرت معاویہ رضؓ کو جلی کٹی بھی سناتے تھے۔ ۳۔ حضرت حسین رضؓ لوگوں سے محبت کرتے مگر کافی کی روایت کے مطابق ایک دفعہ سُنی کا جنازہ پڑھا تو یہ بدعا کی اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے۔ الخ۔ ۴۔ حضرت عروہ بن زبیر رضؓ نے مسجد نبوی میں حضرت زینب رضؓ بنت پیغمبر صلعم کا سفر ہجرت میں گر کر زخمی ہونا۔ حمل ساقط ہونا، پھر طویل عرصہ بیمار رہ کر وفات پانا بیان کیا تو حضرت زین العابدین رحؒ تلوار لے کر قتل کرنے آ گئے۔ کہ یہ واقعہ بیان کر کے ہماری دادی سیدہ فاطمہ رضؓ کی شان کم ہو جائے گی۔ ۵۔ ایک امام کا ارشاد ہے کیا ہی ملعون اُمت ہے۔ یہ امت خنزیروں جیسی ہے۔ (کافی جلد ۱ ص ۳۳)

۶۔ حضرت جعفر صادق رحؒ فرماتے ہیں۔ یا اباحمزۃ وَاللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ کُلُّھُم اَولادُ البَغَایَا

مَاخَلَا شِیْعَتِنَا۔ روضہ کافی صفحہ ۲۸۵۔) اللہ کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا دنیا کے سب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں۔

۷۔ امام عصر حضرت مہدی جب تشریف لائیں گے تو صرف ۳۱۳ مومن ان کی بیعت وحمایت کریں گے۔ باقی سب سنی وشیعہ لوگوں سے وہ جنگ کریں گے۔ وہ روضہ نبوی (معاذ اللہ) گرا کر ابوبکر و عمرؓ کی لاشیں نکالیں گے وہ صحیح سالم ہوں گی۔ خشک درخت پر لٹکائیں گے وہ سرسبز ہو جائے گا۔ (کافی) (یہ زندہ کرامت بھی شیعہ کو ان کی بزرگی کا قائل نہیں کر سکتی) وہ اپنی نانی ام المومنین عائشہؓ کی لاش نکال کر ان کو بھی درے لگائیں گے۔ (معاذ اللہ) (حیات القلوب)

۸۔ حضرت صادق فرماتے ہیں اہل شام (حضرت معاویہؓ وغیرہ مسلمان) رومیوں (عیسائیوں) سے بدتر ہیں اور اہل مدینہ مکہ والوں سے بدتر ہیں اور اہل مکہ خدا کے کھلے منکر ہیں دوسری روایت میں ہے کہ اہل مکہ کھلے کافر اور مدینہ والے ان سے ستر گنا پلید ہیں۔ (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۰۹) کہاں تک یہ گالیاں نقل کروں کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیا یہی وہ آئمہ اہل بیت ہیں جن کو خدا نے نبی کے بعد مامور بالشریعت کیا ہے۔ مرزا قادیانی کی مغلظات سے مقابلہ کیجیے یقیناً آپ کے آئمہ غالب علی کل غالب ہیں۔ اہل سنت کی تحقیق میں مذکورہ بالا سب امور آئمہ پر بہتان ہیں۔ وہ بالکل سنی عقیدہ و مذہب کے تھے مگر شیعہ لٹریچر اور مذہب ہر دور میں ان بزرگوں کا یہی تعارف کراتا آرہا ہے۔ کفار سے سب وشتم کھانے والے پیغمبر کریم ﷺ کے تابعدار اہل سنت کا صبر وتحمل واقعی قابل داد ہے کہ اتنی گالیاں سننے کے باوجود آئمہ اہل بیتؓ سے بدظن نہیں۔ نہ ان کو برا کہتے ہیں بلکہ حتی الامکان صحیح ثابت امور میں ان کی اتباع کرتے ہیں اور رشتہ رسول کی بنا پر محبت ہی کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّھُمْ وَاتِّبَاعَھُمْ۔ شیعہ کی طرح نہیں کہ جس بات میں ان کو اپنے خلاف پایا۔ معاذ اللہ حرامی اور کتے سے بدتر بنا ڈالا جیسے نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین ج ۲ صفحہ ۵۴ میں اولاد علیؓ کو صاف صاف کہا ہے۔ یہ تو خواص کا اخلاقی پہلو تھا۔ عوام کالانعام تو اور مادر پدر آزاد ہیں۔ راقم کو ذاتی تجربہ بار بار ہوا کہ جب کسی بارش کو دیکھتے ہیں۔ مزاحیہ اشارے اور طنز کرتے ہیں کہ "او مولی جا رہا ہے"۔ جیسے اللہ نے ان کے اسلاف

اور دشمنانِ اصحاب محمدؐ کا حال یہ بتلایا۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ پ۳۰۔ جب وہ ان (اصحاب رسولؐ) سے گزرتے ہیں تو اشارے کرتے ہیں۔ گزشتہ سال راقم سپر ایکسپریس کراچی سے واپس آرہا تھا حیدرآباد کے پلیٹ فارم پر نماز عشاء پڑھنے لگا کہ نوجوانوں کا غول مجھے دیکھ کر سامنے بھنگڑا ناچ ناچنے لگا۔ اور نعرہ لگاتا تھا یا علی مدد یا علی مدد۔ اس کے سوا آخر میں نے کیا قصور کیا تھا کہ اپنے خالق کے سامنے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ پر عامل تھا مگر اس (ابوجہل کی) پارٹی نے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (زمر) کا مظاہرہ کیا۔ (جب صرف اللہ کو یاد کیا جائے تو آخرت کے منکروں کے دل سکڑ جاتے ہیں جب اللہ کے سوا اور ہستیوں کو یاد کیا جائے تو خوب خوش ہوتے ہیں) وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ (جب وہ اللہ کا بندہ پیغمبر کھڑے ہو کر رب کو پکارتا ہے تو یہ حملہ آور ہونا چاہتے ہیں) کا فرضِ منصبی ادا کیا۔ جو شتم نامے راقم کو ملتے ہیں ان میں سے ایک تازہ خط میں چھ صفحات کی گالیوں میں بار بار یہ ایمان سوز فقرے لکھے ہیں۔ "تو آپ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ معاویہؓ عائشہؓ، یزید شمر ابن زیاد، عبدالقادر جیلانیؒ، ابن ملجم، ہندہؓ اور حفصہؓ وغیرہم کو مانتے ہیں اور ہم ان پر صبح و شام اٹھتے بیٹھتے لعنت کرتے ہیں"۔ آپ لوگوں کو بخوبی علم ہے کہ شیعہ حضرات صبح آنکھ کھلتے ہی کلمہ پڑھنے کے بعد ان تینوں (خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم وغضب علی من سبہم) پر لعنت کرتے ہیں اور سارا دن کرتے رہتے ہیں۔ نیاز کھاتے ہیں تو پہلے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، پر لعنت کرتے ہیں (معاذ اللہ) پھر کھاتے ہیں"

میرے محترم! کیا یہی مذہب سچا اور ناجی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے یاروں، خسروں دامادوں، بیویوں بیٹیوں (بصورت نفی نسب) اور بعض اولاد کو دن بھر گالیاں ہی دی جائیں۔ جبکہ گالی دینا اور برا بھلا کہنا ایسا اخلاقی جرم اور کمینہ پن ہے کہ ہر مذہب میں قابل نفرین اور حرام ہے تعجب پر تعجب ہے کہ حضرت نبیؐ و اصحابؓ و آل نبیؐ پر صلوٰۃ و سلام والا دین آپ چھوڑ کر لعنتیوں کے گروہ میں جا ملے اور ان کی صفائی اور صداقت میں، رسول پاکؐ کی تعلیم و تربیت میں مدرسہ رسالت

کی ناکامی اور بعض آل و تمام اصحاب کی مذمت اور برائیوں پر درجن بھر کتابیں لکھ دیں۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ ثم العیاذ باللہ۔ ذرا غور کیجیے: رب محمدؐ کے دربار میں حضور کو کیا منہ دکھلاؤ گے۔؟ آپ کی بیوی بیٹیوں مذہبی دوستوں اور رشتہ داروں کو موضوع سخن بناؤں آپ بھڑک اٹھیں گے۔ کوئی شخص میرے اہل خانہ کے متعلق لب کشائی کرے زبان کاٹی جائے گی مگر کیا معلم غیرت حضور علیہ السلام اور آپ کے رب ذوالجلال کو غیرت نہیں آئے گی کہ ان کی مقدس ہستیوں پر صبح و شام رب کا رزق کھاتے پیتے وہ لوگ گالیاں دیں۔ کہ جو بعض بزرگان اہل بیت کو علانیہ خدا اور رسولؐ کی صفات میں شریک کریں بے نماز، بے شرع ہو کر بداخلاقی گالی گلوچ متعہ بازی اور نسب و نسبت پر فخر کو ہی اپنا دین بنالیں۔ فوا اسفا۔

میرے محترم! حضرت ابراہیم و اسماعیل کے نسب و اولاد کے سادات کفار و قریش حضور علیہ السلام کی زبانی توحید الٰہی اور آپ کی جماعت پر مشتعل ہو کر ہر قسم کے مظالم اور کمینہ حرکات ان پر روا رکھتے تھے مگر کسی تاریخ و سیرت کی کتاب میں یہ نہ ملے گا کہ انہوں نے شرم و غیرت کے لحاظ سے حضورؐ کو روحانی اذیّت پہنچائی ہو کہ آپ کی بیٹیوں اور حرم خانہ کو بری نگاہ سے دیکھا یا بدزبانی اور لعنت بازی کا نشانہ بنایا ہو۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ لکھنؤ سے لے کر نجف تک کے شیعہ مجتہدین اور مولفین اور ذاکر و واعظین چشم فلک سے بھی مستور حرم نبوی اور اہل خانہ رسالت کو تقریر و تحریر میں بدزبانی اور تبرا کا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ ابوجہل عتبہ و شیبہ سے بھی اخلاق میں گندے ہیں۔؟ کیا یہی صفات اور مذہب والے اپنے ناجی ہونے پر یقین رکھتے ہیں اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ کَلَّا۔ آپ نے اہل سنت کی دلآزاری میں بہت کچھ لکھا ہے کیا اہل سنت نے بھی آپ کو اپنے اکابر سمیت گالیوں لعنتوں سے بھرپور خطوط لکھے ہیں؟ یہ تو عوام کا اخلاق تھا ہے وہ لوگ جو اہل بیت کی آڑ میں عوام کو دھوکہ دے کر برسر اقتدار آئے اور لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کے خون سے دریا بہائے جیسے ابن زیاد (شیعہ علی) مختار ثقفی۔ معز الدولہ، فاطمین مصر ابن علقمی اور ہلاکو خاں تیمور لنگ شاہان صفویہ، نادر شاہ، اسکندر مرزا، یحییٰ خاں اور جناب بھٹو سمیت کی کیا شکایت

کریں کہ ان کے دور میں کفار کو چشم زخم نہ پہنچا مسلمان کا خون بہتا رہا۔ مذہب کے نام پر برسر اقتدار آنیوالے شیعہ کے تیرھویں امام علامہ خمینی صاحب۔ جن کے نام کا کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ الامام الخمینی (آیت اللّٰہ) کراچی کے اخبارات میں چھپا اور ان کی ذرہ بھر مخالفت کفر گنی جاتی ہے۔ خون آشامی میں اپنے پہلوں سے کم نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں کی لاشوں سے گزر کر جب اقتدار پایا تو ذرا سیاسی اختلاف سے سینکڑوں اعلیٰ افسروں اور ہزاروں افراد کو بھی قتل کرایا پھر تا ہنوز ۱۰ دس ہزار سنی مسلمان ان کی بے رحم تلوار کا لقمہ بن چکے ہیں کہ رمضان شریف میں بھی ان پر بمباری کی گئی۔ فرمایئے یہی فقہ جعفری اور شیعہ شریعت دخول جنت کی ضامن ہے؟ دو سال سے یہاں شیعہ علماء و عوام فقہ جعفری کے نام پر حکومت اور قانون اسلام کو خوب گالیاں دے رہے ہیں کیا یہاں کی سنی حکومت نے کسی ایک شیعہ کو بھی شہید یا زخمی کیا۔؟ یہیں سے آپ اندازہ لگالیں کہ روایتہً سچا صابر متحمل ہمدرد انسانیت اور منصف کون ہے۔ اور جھوٹا بے رحم اور انسانیت کش کون ہے؟۔

مذہب شیعہ ضامن نجات نہیں۔

محترم ما! اس طویل تمہید کو معذرتً سمیٹتے ہوتے اب میں گزشتہ خط میں مذکورہ دس شرائط کی روشنی میں شیعہ عقائد پر تبصرہ اور غیر ناجی ہونے پر کچھ دلائل عرض کرتا ہوں کیونکہ آپ تو فارغ ہو گئے اب میری باری ہے۔

عزیز من! میرا دعویٰ ہے کہ عصر حاضر کے شیعہ کا۔ جن کی نجات اور ترقی کا آج پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ توحید الٰہی۔ حضور کی حیثیت رسالت۔ قرآن کی ہدایت پر ایمان ہی نہیں۔ اہل بیت رضؓ سے وفا اور ان کی اتباع ہی نہیں لہٰذا شیعہ نجات یافتہ نہیں ہو سکتے۔ ذرا غور و فکر اور ٹھنڈے دل سے مطالعہ فرمایئے

۱۔ اسلامی توحید یہ ہے کہ اللّٰہ کے بغیر کوئی الٰہ نہیں۔ نہج کے پہلے صفحہ پر اللّٰہ نے الٰہ کا معنی یہ سمجھایا ہے کہ جو بارش برسائے، فصل اگائے، زمین برقرار رکھے، دریا بہائے، پہاڑ ٹکائے، دکھی عوام کی فوق الاسباب فریاد سنے اور مصائب ٹالے، زمین میں لوگوں کو ایک دوسرے کا جانشین بنائے، خشکی اور سمندر میں گمشدگان کو راہ دکھائے، ہوائیں بھیج کر باران رحمت برسائے، مخلوق کو ابتداء یا انتہا پیدا

کرے اور عالم الغیب ہو ءَاِلٰہ مع اللہ ۔کیا اللہ کے ساتھ کوئی ایسی صفات والا اور بھی ہے؟ مگر آج عوام و خواص شیعہ ان تمام امور پر قادر و مختار حضرت علی کو مانتے ہیں

علیؓ کا معجزہ اک اک ہے نادر علیؓ کی ذات ہے ہر شئے پر قادر (تاریخ الآئمہ)

بلکہ وہ اِیَّاکَ نَسْتَعِینُ کا مذاق اڑا کر علانیہ حضرت علیؓ سے اولاد، رزق، فتح، مصائب سے رہائی اور مشکل کشائی مانگتے ہیں اور اپنے تمام امور کی کارسازی حضرت علیؓ و آئمہ کے ہاتھ مانتے ہیں یہی ان کو خدا ماننا ہے۔ ایسے ہی ستر لوگوں کو بروایت کشی حضرت علیؓ نے زندہ آگ میں جلا دیا تھا۔ آپ قرآنی توحید سمجھنے کے لیے فرمان علی کا ترجمہ سامنے رکھ کر پ۱ ع ۴ - ع ۱۴ - پ۷ سورۃ انعام کے آٹھ رکوع پ۱۲ سورت ہود، پ۱۶ ع ۶، پ۱۵ ع ۵، پ۱۱ ع ۷ - ۸ - ۹، پ۲۱ سورت روم، لقمان، حوامیم وغیرہ غور سے دیکھیں اور انصاف سے خدا لگتی کہیں کہ کیا موجودہ شیعہ لا الٰہ الا اللہ اور قرآنی توحید کے قائل کہے جا سکتے ہیں۔؟ ہرگز نہیں بالکل نہیں۔

۲۔ تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ نے کس مسئلہ کی تبلیغ و تشریح کی؟ اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بے پناہ مصائب کفار سے جھیلے۔ آپ کیا کہتے تھے کفار کیا مانتے تھے۔ یہ بت کون تھے۔ کیوں پوجے گئے۔ کیا آپ کا بڑے سے بڑا خطیب صرف اس پر ایک گھنٹہ ہی تقریر کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں شیعہ موجودہ مذہب رکھتے ہوئے اس پر تبصرہ نہیں کر سکتا ورنہ وہ عوام کے عتاب کا شکار ہو جائے گا یا شرکیہ مذہب سے اور یا علی مدد کے نعرہ سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ ان دو اہم نکات کی روشنی میں یہ دعویٰ حق بجانب ہے کہ تعلیم قرآنی اور تعلیم نبویؐ کے مطابق شیعہ کبھی توحید الٰہی نہیں مان سکتے۔ تو نجات کیسے ہو گی۔ اللہ اگر چاہے ہر گناہ کو معاف کر دے مگر شرک کو کبھی معاف نہ کرے گا۔ پ۱۲ ع ۵۔

۳۔ ذات رسول مقبولؐ کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خاندانی طور پر بنو اسماعیل و بنو ہاشم میں سے اکمل ترین اعلیٰ کردار کے سچے امین راستباز انسان تھے۔ سیدہ خاتون جنتؓ کے والد ماجد حسنینؓ کے نانا جی حضرت علیؓ کے خسر محترم اور سادات کے جد امجد تھے۔ وہ اپنی ذات کے اعتبار

سے واجب الاحترام ہیں۔ ہر شیعہ یہ مانتا ہے اور خاندانی طور پر پنجتن کی بزرگی کا قائل ہے۔ مگر اہل علم فہم پر مخفی نہیں کہ اس تمام کمال اور معزز خاندان و رشتہ داری کے قریش بھی منکر نہ تھے وہ آپ کا اس حد تک یقیناً احترام کرتے تھے۔ دوم یہ کہ آپ محترم انسان اور بے مثال بشر ہو کر اللہ کے سچے کامیاب تمام دنیا کے لیے ہادی اور مرسل تھے۔ تاقیامت رہبر عوام ھُدًی لِلنَّاس کتاب آپ کو ملی۔ تمام لوگ آپ ہی کی وحی اور ہدایت کے محتاج ہیں لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ، کے تحت آپ کے انقلاب ہدایت کو ماننا اور آپ ہی کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نجات منحصر جاننا، باعث فلاح و ایمان ہے۔ کفار قریش ان کی باتوں کے منکر تھے۔ وہ کہتے تھے " محمدؐ کی اولاد نہیں اس کا دین نہیں چلے گا۔ یہ تبلیغ و ہدایت چند روزہ ہے دین کفر اسی طرح رہے گا۔ (اسی کے جواب میں سورت کوثر اتری)۔ محمدؐ کے پیروکار سُفَہا (بیوقوف) اور گمراہ ہیں یہ دنیا میں کیا انقلاب لا سکیں گے۔ مگر قرآن و تاریخ شاہد ہے کہ کفار خود مٹ گئے یا اس انقلاب و ہدایت کا خوشکار ہو گئے۔ کلمہ توحید و رسالت دنیا کے چپے چپے میں پھیل کر رہا اور ایک ارب مسلمان آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں لیکن ستم پر ستم تو یہ ہے کہ اصحابؓ محمدؐ کا دشمن طبقہ ایسا بھی پیدا ہوا جس نے کفار و قریش کے تمام دعاوی کو (قرآن و سنت جھٹلا) اعتقاداً و عملاً سچ کر دکھایا۔ برملا وہ کہتے ہیں " محمد کا دین اسلام اتنے لوگوں نے بھی تسلیم نہ کیا کہ گنتی کے لیے دو ہاتھ کی انگلیوں کی ضرورت پڑے۔ (سرکار نقوی کا مضمون ملحقہ رسالہ ذکاء الافہام۔ مولفہ عبدالکریم مشتاق) بعد از وفات نبوی یہ چند حقیقی مسلمان بھی دین محمدؐ کی تبلیغ سے خاموش اور چادر تقیہ میں روپوش ہو گئے۔ دین پر کفر و نفاق غالب ہوا اور تا ظہور مہدی رہے گا۔ محمد کے اصحاب معاذ اللہ واقعی (مرتد) سفہا بزدل تھے۔ دنیا میں کوئی انقلاب ہدایت وہ برپا نہ کر سکے۔ وہ تو خود گمراہ و منافق تھے (معاذ اللہ) اگر کوئی ہدایت کی کرن ہے تو وہ علم لدنی کے تاجدار نبی کے غیر محتاج در تعلیم اسلام حضرت علیؓ اور ان کی نسل میں ہے کہ وہ پیدائشی عالم مسلم حافظ قرآن تھے۔ خاص ۱۲ بارہ صحیفوں سے اور منجانب اللہ احکام ہدایت

پاتے تھے اور اپنے شیعوں کو پڑھاتے تھے اصلی قرآن بھی انہیں کے پاس ہے۔ الخ

محترم من! ان عقائد و نظریات سے آپ کو اور تمام موجودہ شیعوں کو پورا اتفاق ہے۔ انصاف سے خدا لگتی کہیئے۔ انکار رسالت محمدیؐ میں کیا کسر باقی رہ گئی ہے۔ یہی ناکہ مفادات کی خاطر کلمہ پڑھ لیا اور خسر علیؓ ہونے کی وجہ سے حضور علیہ السلام کا احتراماً نام لے لیا۔ کیا یہ آیت قرآنی ان پر صادق نہ آئے گی۔

اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا	جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو گواہی اور قسم
نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ	کھا کر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں اللہ بھی آپ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ	کے رسولؐ ہونے کی گواہی دیتا ہے مگر خدا یہ گواہی
يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔	بھی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

اس سے بڑا جھوٹ کیا ہوگا کہ ۲۳ سال میں جو لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حضور خاتم النبییّن والمعصومین نے پڑھایا اس میں ذرہ تاثیر ہدایت نہیں۔ آج ایک ارب یہ کلمہ پڑھنے والے مسلمان مومن ہدایت یافتہ اور جنتی بالکل نہیں بلکہ معاذ اللہ گمراہ منافق اور جہنمی ہیں (ہر شیعہ آج اس عقیدہ پر فخر کرتا ہے)

۴۔ ۴۰ سال سے شیعت کی میز پر مطالعہ کرنے والا راقم آثم اگر یہ دعویٰ کرتے تو کر سکتا ہے کہ انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے گو بین الاقوامی کانفرنسیں ہوتی ہیں مگر از لکھنؤ تا نجف کوئی شیعہ عالم مصنف جسٹس امام الانبیاء سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کہ سب دنیا و مافیہا کی عزت ان کے مرتبہ کے سامنے ہیچ ہے) کو رسول کی حیثیت سے تو کجا (خاکم بدہن) عام محترم انسانی حقوق بھی نہیں دیتے جن کے لیے وہ خود لڑتے مرتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول پاکؐ کی امت اصحاب، تلامذہ، اقارب، اعمام اخوال، ازواج مطہرات، بنات طاہرات کو اور یاران واحباب کو سب و شتم اور لعنت وغیبت کا نشانہ نہ بنایا جاتا۔ اس پر رسائل نہ لکھے جاتے۔ روضہ اقدس میں حضور رحمۃ للعالمین کو درود وسلام کے بجائے گالیوں اور لعنتوں کے تحفے نہ بھیجے جاتے۔ کاش

اس بدبخت ملک میں ملعون فرقہ بندی کے معاشرہ میں صدر مملکت اور گورنر سے لے کر عام چپڑاسی او چوڑے چمار تک کی بیٹیوں کی بیویوں کی احباب و بہی خواہوں کی تو عزت کا تحفظ ہے قوانین میں جذبات کی رعایت ہے۔ مگر علت کائنات رحمت رب ذوالجلال کی بیویوں بیٹیوں کی عزت، جن پر تمام عالم قربان کیا جاسکتا ہے۔ محفوظ نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے۔ ان حالات میں نجات شیعہ کا دعویٰ مذاق سے بھی مسخرہے، ؎ اترجو امتہٌ سبت نبیا۔ شفاعت نبیھا یوم الحساب

۵۔ رہا قرآن پر شیعہ کا ایمان تو اس کی حقیقت سراب (دھوکہ) ہی ہے۔ تقیۃً چار علماء کے سوا قدیم و جدید تمام شیعہ علماء قرآن کو محرف بدلا ہوا مانتے ہیں اصول کافی طبع ایران ص ۲۶۲ تا ۲۶۴ مستقل تحریف کا باب موجود ہے۔ ترجمہ مقبول کے حاشیہ پر بھی بیسیوں آیات کی لفظی تحریف کی نشاندہی کی گئی ہے آپ کو تو قرآن مظلوم پر خاص نظر کرم ہے کہ سفینہ سے سؤ سوال میں لگاتار نو سوال صرف قرآن کو بے اعتبار اور بے حجت ظاہر کرنے کے لیے دھرڑے بنائے ہیں گو بندوق اہل سنت کے کندھوں پر رکھ کر چلائی ہے۔ مگر اپنا عقیدہ تو خوب ظاہر کردیا ہے۔ گزشتہ خط میں صاف طور پر آپ نے لکھا ہے" امام مہدی کے پاس وہ قرآن ہے جو خود حضورؐ نے تحریر کروایا تھا اور اس کے علاوہ باقی تمام قرآن کے نسخے نقل ہیں"۔ اب قرآن کو نقلی (جعلی) بتلانے والا اور ایک اور اصلی قرآن کا قائل اس قرآن پر کیسے ایمان و عمل کی بنیاد رکھ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ حفظ قرآن پر محنت کرنا تو کجا حافظوں قاریوں اور اور قرآن کا ترجمہ سنانے پڑھانے والے عالموں کو ترچھی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ظاہر ہے کہ یہ قرآن تو اصحاب نبی نے لکھ کر یاد کرکے آئندہ امت تک پہنچایا۔ جب وہی معاذاللہ منافق اور غیر معتبر بے حجت بنادیئے گئے تو ان کا نوشتہ آوردہ قرآن کیسے حجت و معتبر رہا۔ جیسے حضرت جبریل امین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتبار کیے بغیر قرآن پر ایمان مکمل نہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ خصوصاً ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و معاویہ رضی اللہ عنہم کو معتبر مومن اور ہادی مانے بغیر قرآن پر ایمان ممکن ہی نہیں۔

جن آیات کو شیعہ اصلی اور غیر محرف بھی جانیں تب بھی ان سے استدلال کے وہ قائل نہیں۔

ے شکر ہے کہ ہماری آہ و زاری اللہ نے سن لی کہ شیعہ کے اسلام آباد میں اشتعال انگیز مظاہرہ کے رد عمل میں صدر ضیاء الحق صاحب نے خلفائے راشدین، امہات المومنین اور صحابہ کرامؓ کی گستاخی پر تعزیر نافذ کردی۔ اب غیور سنیوں کا فرض ہے کہ وہ بیدار رہ کر مجرموں کو سزا دلوائیں۔ منہ۔

شیعہ کے شہید ثالث نور اللہ شوستری نے کیا صاف لکھا ہے۔ واز ینجا معلوم مے شود کہ قرآن حجت نتواند بود مگر بقیمے کہ بیان مقاصد آں۔ بروجہے نماید کہ حدے را دراں مجال شبہ و احتمال نماند (مجالس المومنین ج ۱ ص ۳۷۶) اس تقریر سے معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن حجت نہیں ہو سکتا۔ مگر امام کی زبان سے کہ اس کا مقصد اس طور پر بیان کر دے کہ کسی کو اس میں شک و شبہ کا موقع نہ رہے۔

محترم! بھائی مشتاق صاحب۔ اب کہیے کہ شیعہ جب قرآن کو معتبر نہ مانیں نہ ہدایت پا سکیں امام بھی موجود نہ ہو تو وہ ہدایت یافتہ یا ناجی کیسے ہوتے۔ ایں خیال است و محال است و جنون آپ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں سہ ازکہ بریدی و باکہ پیوستی! مجھے تو آپ کی حالت زار پر بار بار رحم آتا ہے۔ خدا آپ پر رحم فرمائے اور اس شیعت کے جال قرآن و نبیؐ سے کھلی دشمنی و محرومی سے نجات عطا فرمائے۔ غالباً موجودہ قرآن پر ایمان و محبت نہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ حالیہ محرم ۱۴۰۰ھ میں ڈیرہ غازی خاں میں سنی و شیعہ فساد کا آغاز جو شیعہ سے ہوا تو شیعہ ہی نے مسجد پر حملہ کر کے امام و نمازیوں کو زدو کوب کیا پھر مسجد کی بے حرمتی کرتے ہوئے مینار تک گرائے اور الماریوں سے قرآن نکال کر جلائے

۴۔ قرآن و سنت پر ایمان نہ ہونے کا عملی ثبوت ایک یہ بھی ہے کہ عام مسلمان سب سے پہلے قرآن پھر سنت نبوی پھر جماعت صحابہ و اجماع امت اور پھر قرآن و سنت میں غیر مذکور و غیر صریح مسائل میں اپنے مجتہد امام و فقیہ پر اعتماد کر کے دین پر عمل کرتے ہیں۔ مگر شیعہ کا ہر فرد اپنی ذات پر یا اپنے قریبی بڑے پر ہی اعتماد کرتا ہے اور اپنے یا اس کے خلاف سب سے بڑی حجت کی بات نہیں مانتا۔ مثلاً عامی شیعہ اپنی رائے یا عقیدۂ ذاکر و مجتہد کے قول و فعل کے خلاف آئمہ اہل بیت کی صریح احادیث بھی نہیں مانتا چہ جائیکہ صریح قرآن و سنت مانے۔ جیسے امور عزاداری اور فضائل صحابہؓ کے بات میں یہ اظہر من الشمس بات ہے۔ ایک شیعہ عالم و مجتہد اپنے اماموں کے خلاف قرآن و سنت کی کوئی بات نہیں مانتا جیسا کہ تجربہ شاہد ہے۔ رہے وہ آئمہ معصومین جو خود کو حلال و حرام میں مختار اور مطاع مطلق سمجھتے ہیں وہ ہر بات میں قرآن و سنت سے استدلال کرنے کے مامور اور محتاج نہیں اور ہر شیعہ بھی ان کی بات کو مستقل حجت سمجھتا ہے اگرچہ وہ قرآن و سنت کے حوالہ

سے نہ کہیں۔ بتلائیے قرآن وسنت سے یہ استہزا ہوا یا نہیں؟ ایسا فرقہ کیسے ناجی ہوگا؟

۷۔ قرآن وسنت سے اعراض یا شیعہ کی ان سے بے احتیاجی کے بعد عقیدہ امامت بلا فصل ہی کو لیجئے یہ ختم نبوت کا درپردہ ٹھوس انکار ہے۔ اور قرآن وسنت نبوی کی ابدیت کا خاتمہ ہے۔ غور کیجئے کہ جب نبی کی وفات سے عہد نبوت ختم اور نبی کی طرح خدا کی طرف سے مبعوث[۱۵] ومنصوص حلال وحرام میں مختار نسخ کر سکنے والے بنام شیعہ اپنی الگ امت اور ملت بنانے والے مفترض الطاعت کرانے والے صاحبان وحی وصحائف معصوم بارہ آئمہ مانیں جائیں جن سے قرآن وسنت پر اعتماد کرتے ہوتے اختلاف کفر ہو تو قرآن ورسول کے پاس کیا رہا؟

۸۔ ذرا یوں بھی سوچیئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے شاگرد حواریوں کے بعد اللہ نے چھ صدیوں تک کوئی امام منصوص نہ بھیجا۔ سب لوگ شریعت عیسوی کے پابند بنائے گئے۔ مگر خاتم المرسلین والنبیینؐ کی وفات کی گھڑی میں ہی اللہ نے ایک امام مبعوث کر دیا جو ہر بات میں رسول کی سی شان اور لیاقت رکھتا تھا اور اس نے دعوی بھی کر دیا کہ میں صاحب کلمہ مفترض الطاعت امام بلا فصل ہوں۔ مجھے نہ ماننے والا پکا کافر اور جہنمی ہے۔ پھر یہ منصب نبوت پر ڈاکہ ۲۵۰ برس تک رہا۔ بارہویں امام اصلی قرآن اور آثار نبوت لے کر ایسے غائب ہوتے کہ تا ہنوز بارہ سو برس تک ان کا نام ونشان نہ مل سکا اور امامت وقرآن کی محتاج اربوں کروڑوں دنیا گمراہی پر وفات پارہی ہے۔ سوچیئے بھلا اس سے بڑھ کر عقل ونقل کے خلاف کسی قوم کا ایمان واعتقاد ہو سکتا ہے پھر یہ کیسے مدار نجات ہو سکتا ہے؟

۹۔ چلیئے ہم نے مان لیا کہ ایسے بارہ ہادی ومعصوم اللہ نے بھیجے مگر وہ کتنے کتنے نفوس ہدایت یافتہ اور جنتی بنا سکے۔ شیعہ لٹریچر پڑھ کر مکمل مایوسی ہوتی ہے کہ وہ چند صد بھی نہ ہوتے۔ آپ کے ذکاء الافہام کے ضمیمہ سرکار نقوی کے مضمون میں عہد مرتضوی کے بھی حقیقی مسلمان انگلیوں پہ گنے جاتے تھے۔ حقیقی مسلمان صرف حضرت امام حسینؓ کے بہتر ساتھی تھے۔ باقی آئمہ اور ان کے پیروکاروں کا حقیقی مسلمان ہونا وہ بھی نہیں بتاتے۔ گویا حقیقی اسلام حادثہ کربلا میں ختم ہو

[۱۵] مبعوث منصوص مفترض الطاعۃ یعنی جس کو خدا نام لے کر امامت کی طرف بھیجے اور امت

گیا حضرت زین العابدینؒ کے ساتھ بھی کوئی مومن شیعہ نہ تھا ورنہ وہ یزید کی غلامی اور بیعت کا طوق گردن میں نہ ڈالتے (روضہ کافی ص ۲۳۵) امام پنجم حضرت باقرؒ کے بھی کوئی ہدایت یافتہ شیعہ نہ تھے ورنہ وہ اوصاف شیعہ یوں نہ فرماتے۔ فِیہِمُ التَّمْیِیزُ وَفِیہِمُ التَّبْدِیلُ وَفِیہِمُ التَّمْحِیصُ تَأْتِی عَلَیْہِمْ سِنُونَ تُفْنِیہِمْ وَطَاعُونٌ یَقْتُلُہُمْ، یہ جدا جدا ہوں گے ان کے مذہب بدلیں گے ان کو چھانٹا جائے گا ان کو قحط سالیاں فنا کریں گی اور طاعون کی وبا قتل کرے گی۔ (اصول کافی باب المؤمن وعلاماتہٗ)

حضرت جعفر صادق کے بھی تین شیعہ مومن نہ تھے لوکہ وہ تقیہ حلال اور فرض جانتے تھے اور احادیث چھپاتے تھے (کافی باب قلۃ عدد المومنین) امام ہفتم نہم دہم یازدہم کے بھی کوئی مومن شیعہ نہ تھے ورنہ ان کے خیروشر کا کچھ شیعہ لٹریچر سے پتہ چلتا۔ امام ہشتم علی رضاؒ کے بھی کوئی مخلص شیعہ نہ تھے ورنہ وہ اپنے شیعوں کے رزلٹ کا یوں اعلان نہ فرماتے اگر آپ میرے شیعہ کا جائزہ لیں تو سب کو فیل پائیں گے اگر پرکھیں تو سب کو مرتد پائیں اور اگر ان کی چھانٹی کریں تو فی ہزار ایک بھی نہ نکلے اگر ان کو چھاننی سے چھانیں تو کوئی بھی نہ بچے بجز اس کے کہ جو میرا ہو۔ یہ مدت سے تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں ہم شیعہ علی ہیں حالانکہ شیعہ علی تو وہ ہے جو اپنے قول وفعل کو سچ کر دکھائے (روضہ کافی ص ۲۲۸)

۱۰۔ اب سب سے حضرت امام العصر مہدی غائب شدہ ۲۵۵ھ کے شیعہ تو ہنوز علی اختلاف روایات ۳۱۳، ۳۱۳ مومنین شیعہ بھی بیک وقت نہیں ہوئے ورنہ امام (اپنے وعدہ کے مطابق) باہر نکل کر ظلم وکفر کا خاتمہ اور عدل وتوحید کا ڈنکا بجا دیتے۔ اصول کافی باب التمحیص والامتحان ج ۱ ص ۳۷۰ میں ہے کہ امام صادق سے سوال ہوا قائم کے ساتھ کتنے لوگ ہوں گے فرمایا نفر یسیر (چند آدمی ہوں گے) (نفر ۳ سے لے کر ۹ عدد تک بولا جاتا ہے) تو راوی نے کہا شیعہ لوگوں میں مہدی کی حمایت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں۔ فرمایا یقینی بات ہے کہ (شیعہ) لوگوں کو پرکھا چھانٹا اور چھانا جائے گا، اور بہت سی مخلوق چھاننی سے نکل جائے گی۔

محترم مشتاق صاحب! بارہ آئمہ کے ہاتھ پر ایمان وہدایت پانے والے شیعہ یا حقیقی مسلمان تو

کی تعداد آپ کے سامنے ہے کیا صرف یہی کامیاب اور ناجی ہیں اور خلفاء ثلاثہ رضی کو ماننے والی کروڑوں اربوں کی تعداد میں امت محمدیہ شیعہ کے اعتقاد میں غیر ناجی اور جہنم میں جائے گی تو پھر اصول کافی کی اس صحیح حدیث کا مفہوم کیا ہوگا " قیامت کے دن سب لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہونگی۔ ۸۰ ہزار صرف امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس ہزار باقی سب امتوں کی (کتاب فضل القرآن ص ۵۹۶)

ایک شبہ کا ازالہ

ممکن ہے آپ کہیں یہ قلت شیعہ آئمہ کے زمانے میں تھی جبکہ ہم تقیہ کرتے تھے اور تحریک عزا کے ذریعے دین شیعہ کی تبلیغ نہ کرتے تھے اب ہم قدیم تقیہ کی تعلیم چھوڑ کر عزاداری کے ذریعے ترقی میں ہیں۔ ہند و پاک ایران و عراق میں ۴-۵ کروڑ کی تعداد میں بستے ہیں اور ہر مخالف طاقت کا مقابلہ کر سکتے ہیں گذارش یہ ہے کہ تقیہ کی وجوبی تعلیم اور عزاداری کی حرمت صریحہ اب بھی بدستور قائم ہے کوئی نیا امام اور پیغمبر تو نہیں آیا جس نے سابق شریعت بدل دی ہو۔ کافی میں باب تقیہ باب کتمان باب تعزی باب الصبر والاسترجاع اور بحارالانوار سے کتاب التقیہ نکلوا کر اپنے علماء سے پڑھوائیں اور سنیں۔ انصاف اور فکر آخرت سے خدا لگتی کہیں۔ کہ شیعہ جن اعمال اور شور و شر سے اپنے مذہب کو رواج دے رہے ہیں اور ایران کی طرح یہاں بھی ملکی سلامتی اور امن و امان کا خطرہ پیدا کر رہے ہیں کیا از روئے تعلیم آئمہ درست ہیں اگر یہ درست نہیں تو مان لیں کہ آئمہ ہی سچے تھے اور آج شیعہ لوگ صریح غلطی اور گمراہی پر ہیں۔ امام صادق کا تو یہ ارشاد ہے " جوں جوں امام مہدی کے نکلنے کا وقت قریب آئے گا تقیہ اور شدت سے کرنا ہوگا۔ (الکافی) مگر اب تو معاملہ برعکس ہو چکا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آپ لوگ شیعہ امام عصر اور ہدایت یافتہ نہیں خواہ کتنے بڑے تعزیے بنا کر پوجیں یا عزاخانوں ماتمی مجالس اور متعہ کا نظام شہر بہ شہر قائم کر دیں۔ بلا شبہ آج شیعہ اپنے خود ساختہ مذہب تحریک عزا قومی اور شیعی تعصب اور ذاکروں پیشواؤں اور ان کے فرمودہ دین کے لیے لڑتے مرنے کا جذبہ اور ایمان رکھتے ہیں مگر پھر آپ شیعہ ان ہی لوگوں کے ہوتے۔ اہل بیت رضی کو آپ کے وجود سے کیا فائدہ ہے یا ان کے مذہب توحید و عبادت الٰہی نماز قرآن اور اتباع شرع محمدی کو کیا فائدہ ملا۔ جب کہ

آپ کا شیعہ طبقہ اکثر نسلی مُسلی مراثی جرائم پیشہ افراد نسل پرست سادات اور متعہ و بادہ نوشی میں مست لمرا مادر زاد ملنگ علی پنجتن کے نام پر بھکاری تارک شریعت قلندر اور نشہ باز او باش لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ مجالس عزا میں بے دین ذاکروں سے فرضی جنت کا ٹکٹ حاصل کر کے بدعملی کی سند لے لیتے ہیں الا ماشاء اللہ ۔ چونکہ قرب قیامت ہے بدا الاسلام غریبًا و سیعود غریبًا کے مصداق میں حقیقی اور محمدی اسلام کی عصر ہے کمیونسٹ قادیانی یہودی عیسائی اور جرائم پیشہ طبقے دن بدن ترقی میں ہیں اسلام کی گرفت ڈھیلی ہوگئی ہے ۔ برٹش اور بے دین حکمرانوں کے دور سے تبلیغی نظام بگڑا ہوا ہے ۔ فرقہ بندی عروج پر ہے ۔ ان حالات میں اگر مذکورہ بالا طبقات پر مشتمل شیعہ مذہب کے حضرت علی المرتضیٰ رضؓ اور حسینؓ کے پیارے نام کے دھوکہ سے پھیلنے کا پرچار کیا جائے تو اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی ۔ اگر یہ مذہب سچا ہوتا تو عہد رسالت اور آئمہ کے دور میں پھیلتا یا پھر ۳۱۳ کی تعداد ہونے پر امام العصر غار سے باہر تشریف لے آتے ۔

آخری گزارش

میرے محترم بھائی ! میں نے قیمتی کثیر وقت صرف کر کے آپ کو یہ کڑوی حقیقت سنائی گویا میرے سامنے آج آپ دور اضطراب میں ہیں ۔ بحمد اللہ ہر بات ٹھوس تجربہ شدہ اور اپنے مطالعہ کے حوالے سے سپرد قلم کی ہے ۔ آپ سے یہ خط تین دفعہ پڑھنے اور غور و فکر کی درخواست ہے ۔ مذہب بدلنے کی نہیں مگر مومن کو چاہیئے کہ وہ قرآن و سنت اور تعلیمات آئمہ اہل بیت کے آگے سر خم کر دے ۔ ہٹ دھرمی گروہ بندی اور عقیدہ و مسلک کی تبدیلی سے متوقع مفادات و خطرات کو نظر انداز کر دے ۔ آپ جیسے حسین نوجوان ، جیسے آپ کی کلین شیو اپٹوڈیٹ تصویر بتاتی ہے ، کا میں اپنی طرح دوزخ میں جانا پسند نہیں کرتا ۔ دعا بھی کی ہے اور نصیحت بھی ہدایت اللہ کے قبضے میں ہے ۔ شاید آپ شرائط مذکورہ کے تحت نجات شیعہ پر دلائل نہ لکھیں تو میرا یہ آخری خط ہو ۔ اس لیے ہر قسم کی تلخ گوئی شوخ بیانی اور خلاف مزاج تحریر سے معذرت کرتے ہوئے حضرت رسول مقبول ﷺ آل رسول جماعت رسول اور امت محمدیہ کے لیے صلوٰۃ و سلام اور دعا پر اختتام کرتا ہوں

وصلی اللّٰہ علی حبیبہ محمدؐ وّآلہ واصحابہ وجمیع امتہ اجمعین۔

آپ کا مخلص۔

...... بشیر الابراہیمی امام مسجد قاری صاحب والی محلہ نور باد اگوجرانوالہ

چوتھے خط کا شیعی جواب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

گرامی قدر بشیر الابراہیمی صاحب

السلام علیکم۔ طالب خیریت باعافیت ہے اور دعاگو ہے کہ رب کریم آپ کی نیک توفیقات میں اضافہ کرے۔ آپ کا نوازش نامہ بصد شکریہ وصول پایا۔ ایک ہی دفعہ مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل ہوتی اور حسب الحکم دو مرتبہ مزید پڑھنا باقی ہے۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ جلد ہی اپنے تاثرات ارسال کردوں گا۔

اس خط کا مقصد محض اطلاع رسید ہے۔ چونکہ جناب کا مکتوب خاصہ طویل ہے اس لیے اس کے نکات پر غور کرنے کے لیے کچھ وقت صرف ہوگا تاہم میری انتہائی کوشش یہی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنی رائے کا اظہار کردوں۔ میں آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ پوری لگن اور خالص جذبہ کے ساتھ حقیر کی بہتری کے لیے کوشاں ہیں۔ دعاگو ہوں کہ رب العالمین ہماری راہنمائی فرماکر صحیح نتائج عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

مخلص۔ عبدالکریم مشتاق عفی عنہ ۔ناظم آباد کراچی نمبر 18۔

سُنّی سَائل کا پانچواں خط

(شیعہ مؤلف کی کتاب پر تبصرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ مدد

جناب مشتاق صاحب!

سلام مسنون، امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے راقم بھی بفضل اللہ وعونہ تا حال خیریت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو حق پرستی کی توفیق دے اور دارین میں خیریت عطا فرمائے۔ آپ سے خط و کتابت میں میرے نمبر ۴ مفصل خط کے جواب میں ۲۷ جنوری ۸۰ء کو آپ کا کارڈ ملا تھا کہ رجسٹری وصول پائی ایک دفعہ پڑھ لیا ہے مزید دو دفعہ پڑھ کر جلد ہی اپنے تاثرات ارسال کروں گا۔" چنانچہ پانچ ماہ ہونے کو ہیں آپ نے راقم کو جواب سے نہیں نوازا۔ مذہب شیعہ کی حقانیت کے دلائل کی جستجو میں رہا حتی کہ مجھے پتہ چلا کہ شیعہ مذہب حق ہے ایک ضخیم کتاب آپ نے چھاپی ہے۔ میں نے خوشی سے ایک دوست سے منگوالی مگر پڑھ کر جو مایوسی کی کیفیت طاری ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ یہ کتاب آپ کے دس ہزار روپے کے انعامی دس سوالات کے جواب میں مولانا قاضی مظہر حسین اعلی اللہ مقامہ کے تحریر کردہ رسالہ "سنی مذہب حق ہے" کے جواب میں آپ نے لکھی ہے۔ میں بصد معذرت سچی زبان سے اپنے تاثرات آپ کو سناتا ہوں آپ کو ناراض نہ ہونا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے قاضی صاحب کا جواب بڑا معقول اور دل کی گہرائیوں میں اترنے والا ہے۔ وار مظہر آپ کے جگر میں کارگر ہوا تبھی تو آپ نے آپے سے باہر ہو کر بد اخلاقی اور بد زبانی کا کوئی جملہ نہیں چھوڑا اور اس ضخیم کتاب کو مغلظات کا پلندہ بنا کر مذہب اہل بیتؓ کی (معاذ اللہ) ترجمانی کی ہے مثلاً متعاقی جوڑے کے حق میں کہا میاں بیوی

راضی کیا کرے گا قاضی' عقل مند کا فریب دقوف قاضی بازار حسن چمک اٹھے، ۔ چچا چور بھتیجا قاضی، بخاری اور بدکاری، قاضی بیٹا بغلیں جھانکے جیسے فحش عنوانات فہرست کے گیارہ صفحات کو حاوی[16] ہیں۔ کیا یہی امام صادق کی سچی تعلیم ہے۔ حالانکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے "اے میرے تابعدار ایسا عمل نہ کرنا جس سے تم ہم کو بدنام کرو بری اولاد ہی باپ کو بدنام کیا کرتی ہے۔ تم ہمارے لیے زینت بنو۔ بدنامی کا داغ نہ بنو۔ اہل سنت کے پیچھے نمازیں پڑھو۔ ان کے جنازے پڑھو، ان کے مریضوں کی عیادت کرو، اجتماعی کاموں میں شرکت کرو۔ وہ تم سے کسی اچھی بات میں آگے نہ بڑھنے پائیں۔" (کافی ص۲۲۰) مگر آپ ہیں کہ صادق کی تعلیم کو جھٹلا کر تقیہ کو طلاق مغلظہ دے کر اہل سنت اور ان کے اکابر، اصحاب رسولؐ، ازواج رسولؐ اقرباء رسولؐ خلفاء رسولؐ پر خوب کیچڑ اچھالتے اور دلیل کی بجائے گالیوں الزام تراشیوں سے تواضع کرتے ہیں حالانکہ آپ کا حق یہ تھا کہ سنی و شیعہ علماء کا ایک بورڈ تشکیل کر کے کتاب ان کے حوالے کر دیتے کہ آیا یہ جوابات مکمل اور قابل انعام ہیں یا نہیں پھر کلی یا جزوی ان کے فیصلہ پر آپ عمل کرتے۔

ارے بندہ خدا! قاضی صاحب نے اس ۱۲۸ صفحے کے رسالہ میں ایک جملہ بھی آپ کے خلاف شان نہیں لکھا بلکہ باادب "مولوی عبدالکریم مشتاق" بار بار لکھا ہے۔ حالانکہ آپ داڑھی مونچھ صاف فیشن دار ظاہر الفسق متکبر نوجوان ہیں نامعلوم پانچوں ٹائم نماز بھی پڑھتے ہیں یا نہیں اور علم یا جہالت کا یہ عالم ہے کہ اردو املا ہی غلط۔ ہوس کو حوس اور بے قاعدہ کو بے قائدہ، وغیرہ لکھا ہے۔ جگہ جگہ کلمہ طیبہ بھی غلط کہ محمد الرسول اللہ، یعنی مضاف پر بھی الف لام ڈالا ہے۔ سبحان اللہ، مگر ایک ..... ۷ سالہ عالم ..... کو سوقیانہ زبان میں جگہ جگہ خطاب کیا ہے۔ آپ کی یہ کتاب اپنی تردید خود کرے گی ہمیں ضرورت نہیں۔ بلاشک اس کو خوب پھیلائیں تین ماہ بعد اس کا رزلٹ آپ کو مل ہی جائے گا۔ توحید رسالت، قرآن، تمسک باہل بیت اسلام کے ہر عقیدے کی اس کتاب میں آپ نے مٹی پلید کی ہے مثلاً توحید و رسالت کے کلمہ سے آپ نے یہ دشمنی کی ہے۔

[16] حاوی ہے۔ مشتمل اور پھیلی ہوتی ہے۔

"سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے۔ میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو (معاذ اللہ) منافق قرار دے دیا اور دور حاضر میں احمدی اس کلمہ گوئی کے باوجود کافر ہیں لہذا سمجھ لیا جائے کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں، کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو شیعہ مذہب حق ہے ص ۲۴-۲۲") کس قدر غضب کی بات ہے کہ

۱۔ خدا تو یہی کلمہ قرآن میں اتار کے پڑھائے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پ ۲۶) ع ۱۲، ۱۲

۲۔ سب سے پہلے قلم پیدا فرما کر اسے عرش پر یہی کلمہ لکھنے کا حکم دے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (حیات القلوب ج ۲ ص ۸، جلاء العیون ص ۱۴)

۳۔ اپنے پیغمبر کو اسی کلمہ کی تعلیم و تبلیغ کا حکم کرے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۳)

۴۔ حضور علیہ السلام کی بشارت دینے والے دس ہزار فرشتوں کی قندیلوں پر یہی کلمہ لکھوائے (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۸)

۵۔ حضورؐ کی مہر نبوت پر دو سطروں میں یہ کلمہ کندہ کر دے (جلاء العیون و حیات القلوب ج ۲ ص ۳۶)

۶۔ آپ کی بعثت سے قبل تمام پرندے اور فرشتے اور درخت یہ کلمہ پڑھیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (حیات القلوب ص ۱۰۱)

۷۔ حضرت علیؓ اذان و اقامت میں اسی کلمہ کا اعلان کریں۔ (جلاء العیون ص ۱۷۹)

۸۔ اُم فاطمہؓ و جدہ حسنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔

۹۔ اور قریش کو اسی کلمہ پر ایمان لانے کی حضور علیہ السلام دعوت دیں (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۶۳)

۱۰۔ شب معراج میں عرش پر جا کر آپ یہی کلمہ خدا کو سنائیں۔ (حیات ص ۲۸۱)

۱۱۔ ۸ھ فتح مکہ پر بھی آپ یہی کلمہ شہادتین ابو سفیانؓ وغیرہ کو پڑھائیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (حیات القلوب ص ۵۹۴)

۱۲۔ سید الشہدا حضرت حمزہؓ یہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے ہوں۔ (حیات ص ۷۵۷)

۱۳۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ نے مرتے وقت بھی کلمہ شہادتین ہی پڑھا ہو۔ (حیات ص۶۵۵)

۱۴۔ آپ کے امام العصر مہدی کی منشر کہ مجوسیہ ماں خواب میں حضرت فاطمہ الزہرائؓ سے یہی کلمہ سیکھے اور پڑھے۔ (جلاء العیون ص۵۸۲)

۱۵۔ خود امام العصر پیدا ہو کر یہی کلمہ پڑھ کر اپنی سنی مسلمانی کا اقرار کریں۔ (جلاء العیون ص۵۸۷)

مگر ایک نام نہاد مومن حب دار اہل بیت بت پرستوں کی طرح تعزیوں کے آگے جھکنے اور نجف و کربلا کی مٹی کے بنے ہوئے ایک گونہ بتوں پر جبین ٹیکنے کی وجہ سے اس کلمہ توحید و رسالت کو ایمان کے لیے معتبر نہ مانے، بے اعتبار کہے۔ خدا رسول ازواج اصحاب اور اقربا رسول کو یہ کلمہ پڑھنے کی وجہ سے مومن معتبر نہ مانے۔ استغفر اللہ، کیا اس سے بڑھ کر بھی کفر ہو سکتا ہے۔ قادیانیوں نے ایک ملعون کو نبی مان کر اس کا کلمہ پڑھنے پڑھانے کی جرأت نہیں کی مگر شیعہ ان سے بڑھ گئے بلکہ منافقوں کے بھی پیشوا ثابت ہوئے کہ وہ کلمہ توحید و رسالت کو نجات و ایمان میں غیر معتبر مان کر مکذبون ٹھہرے۔ مگر شیعوں نے ایک اور متوازی کلمہ بنا کر شہادتین کو غیر معتبر کہہ کر توحید و رسالت سے اپنے اندرونی بغض کا مظاہرہ کیا منافقوں اور شیطان کے دم چھلوں کو اپنا مرید کر دکھایا۔ تفو بر تو اے چرخ دوران تفو۔ آپ نے ص۲۷ سے ص۳۲۶ تک کلمہ کی بحث کی ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ میں نے توحید و رسالت کے ساتھ اقرار ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل

مگر یہ پچاس ۵۰ صفحات آپ نے آئیں بائیں شائیں سے بھرا ہے۔ قرآن و حدیث نبوی سے تو کجا اپنی کتب سے بھی یہ پورا سہ جزوی کلمہ کسی حوالے سے نہیں دکھا سکے۔ ص۳۰۳ پر شیعہ کتب میں کلمہ ولایت کے اثبات کی کمی نہیں ہے۔ ایک پرفریب دعویٰ کیا ہے۔ کسی بھی حوالہ میں آپ کا اقراری کلمہ بلفظہٖ نہیں ہے۔ میں چیلنج دے کر کہتا ہوں کہ آپ نہج البلاغہ اور کتب اربعہ معتبرہ سے اپنا پورا کلمہ بایں طور پر دکھا دیں کہ بارہ میں سے کوئی امام پڑھتا رہا ہو۔ کسی کافر کو مسلمان بناتے وقت پڑھاتا رہا ہو یا شیعوں کو یہ کہا ہو کہ تم یہ کلمہ پڑھ کر مسلمان و مومن بنو۔ پورے کلمے (۵ فقرے) کی شہادت و اقرار کا ایک

حوالہ دکھا دو اور بذریعہ عدالت منہ مانگا انعام حاصل کر د۔ رہا یہ کہ آپ کی کسی روایت میں علی ولی اللہ کا لفظ ملتا ہے۔ تو یہ آپ کی فضیلت والقاب کی بات ہے جیسے امیر المومنین اسد اللہ وغیرہ القاب ہیں آخر حضرت علی اللہ کے دوست تھے دشمن تو نہ تھے۔ اگر آپ ولی بمعنی حاکم لیتے ہیں تو علی اللہ کے حاکم یہ کلمہ کفر ہوگا۔ اگر آپ بمعنی خدا کا بنایا ہوا امام لیتے ہیں تو علی امام اللہ کہا کریں اور پھر یہ بتلائیں کہ باقی گیارہ آئمہ ولی اللہ یا امام اللہ نہیں؟ پھر ان کا کلمہ کیوں نہیں۔ اگر وقت کے رسول کے ساتھ وقت کے امام ولی اللہ کا اقرار جزو کلمہ بنانا لازمی ہے تو اب آپ کو علی ولی اللہ کے بجائے الامام المہدی ولی اللہ پڑھنا چاہیئے۔ آپ سے تو وہ ایرانی شیعہ اچھے رہے جنہوں نے وقت کے امام خمینی کا کلمہ پڑھا اور جو اخبار جنگ کراچی میں چھپا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ الامام الخمینی۔ (معاذاللہ) ذرا مکمل کلمہ باحوالہ بتانے کے بعد یہ ضرور وضاحت کریں کہ باقی آئمہ کا کلمہ کیوں نہیں پھر وقت کے امام کا کیوں نہیں اگر علی ولی اللہ کے اقرار سے ضمناً بارہ اماموں کا اقرار مانا جائے تو محمد رسول اللہ کے پڑھنے سے حضرت علی کا ولی خدا ہونا اور ماننا ضمناً کیوں معتبر نہ ہوگا؟

جناب! اگر آپ کو کلمہ توحید و رسالت پر اعتماد نہیں تو آپ کے معصوم امام کو بھی کلمہ ولایت پر اعتماد نہیں تو آپ منافق کے منافق ہی رہے

عَنْ اَبِی الْحَسَن علیہ السلام یَقُوْلُ لَیْسَ مَنْ قَالَ بِوَلَایَتِنَا مُؤْمِنًا وَلٰکِنْ جُعِلُوْا اُنْسًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ (کافی ج ۲ ص ۲۴۴)

امام ابوالحسن (آٹھویں امام رضا) فرماتے ہیں جو شخص بھی علی ولی اللہ کہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ البتہ مومنوں سے انس رکھتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا ناقص پر خیانت حوالہ دے کر مفت کا شور مچایا حالانکہ وہ ان کے مرید کا حالت اضطرار میں خواب کا واقعہ تھا آپ نے اس کی تعبیر میں فرمایا۔ بحمد اللہ تم نے جس کا نام خواب میں لیا وہ متبع رسول ہے۔ جب وہ متبع رسول کہلائیں تم خواہ مخواہ ان کو "رسول اللہ" مشہور کرو کتنی بددیانتی کا افسوس ناک مظاہرہ ہے جبکہ خواب اصل سے کافی مختلف ہوتا ہے۔

قرآن پاک سے آپ کی دشمنی یہ ہے کہ اس کو نقلی ناپاک ہاتھوں والا اور ادھورا کہہ کر جانتے

سے انکار کر دیا۔ ص ۱۱۵-۱۱۶ پر قرآن دشمنی کے نشہ میں آپ لکھتے ہیں" ہمارا ایمان اس قرآن پر ہے جس کے متعلق صاحب القرآن رسول نے فرمایا کہ علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور ارشاد کیا کہ قرآن علیؓ کے ساتھ ہے نہ قرآن علیؓ سے جدا اور نہ علیؓ قرآن سے علیحدہ ہو سکتے ہیں" مگر آپ کے بزرگوں نے نہ ہی علی کو مانا اور نہ ان کے ساتھی قرآن کو۔ آپ بھی اسی راہ پر گامزن ہیں کہ علیؓ کو فرضی امام کہتے ہیں اور ان کے مرتبہ قرآن کو فرضی و ناپید کہتے ہیں۔ اپنے لکھے ہوئے کو خدا کا لکھا ہوا کہہ کر اتراتے ہیں اب فیصلہ خود کرو کہ خدا کے قرآن پر ہمارا ایمان محکم ہے یا تمہارا۔

کسی شئے کا اوجھل ہونا اس کے ناپید ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا اس اصلی قرآن پر ایمان ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اس دنیا میں موجود ہے۔ جسے غیر مطہرین چھو تک نہیں سکتے جبکہ تمہارا ایمان صرف نقلی قرآن پر ہے جسے ہر ناپاک چھو سکتا ہے وہ اکیلا بے یار و مددگار ہے۔ جب ہمارا قرآن امام طاہر کا دائمی ساتھی ہے۔ تمہارے قرآن کا کثیر حصہ اذہاب ہو چکا یعنی ضائع ہو چکا (نسخ پر طعن ہے) تبھی تو آپ کے خلیفہ دوم کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قرآن کو پورا کہنے پر پابندی لگادی جبکہ ہمارا اعتقاد کردہ قرآن وہ ہے جس میں سب خشک و تر موجود ہے وہ مکمل و جامع ہے اور اپنے مفسر و وارث کی حفاظت میں ہے۔ ایمان کا تعلق ہمیشہ اصل سے ہوتا ہے نقل پر نہیں پس ہمارا قرآن اصلی ہے (جواب بقول مشتاق حضرت علیؓ کے ساتھ قبر میں ہے) اور تمہارا نقلی بھی ادھورا ہے۔"

ص ۱۱۶) توبہ توبہ نقل کفر کفر نہ باشد۔ جب آپ کا تیس پارے قرآن پر ایمان ہی نہیں تو آپ اس کے مطابق نماز روزہ حج زکوٰۃ امور دین کیسے بجا لا سکتے ہیں۔ خبردار اگر آپ نے یا کسی شیعہ نے اپنے کسی مسئلہ پر قرآن سے استدلال کیا تو وہ پکا ظالم اور منافق ہوگا کیونکہ ملک غیر میں تصرف کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ لاریب فیہ ھدی للناس کتاب خدا نے جبریل کے ذریعے اپنے پیغمبرؐ پر اس لیے اتاری تھی کہ علیؓ کے ساتھ قبر میں یا غار میں چلی جائے اور کوئی شخص نہ زیارت کر سکے نہ ہدایت پا سکے۔ پھر اس کا لوح محفوظ پر اوجھل ہونا ناپید ہونے کی دلیل تو نہ تھا وہیں اصلی بنا رہتا نقلی بن کر نیچے کیوں اترا؟ اب جبکہ علیؓ و قرآن دونوں غائب ہیں آپ کے پاس کیا ذریعہ ہدایت ہے پھر آپ

شیعہ بنانے کے لیے کونسا گھونگرو در در بجاتے پھرتے ہیں۔ میں آپ کو ناصحانہ مشورہ دے رہا ہوں کہ صاحب! قرآن کے متعلق اس یاوہ گوئی اور ارتداد سے توبہ کرلیں اور معافی نامہ شائع کریں ورنہ ابھی بنی محافظ قرآن مسلمان زندہ ہے۔ ہوسکتا ہے مسلمان مشتعل ہوجائیں اور کوئی غازی علم دین پھر اٹھ کھڑا ہو آپ کو اپنے ممدوح پیشوا راجپال تک پہنچادے یا پھر ہائی کورٹ کا فیصلہ آپ کو سزائے ارتداد میں الٹا لٹکادے۔ ذرا ہوش کے ناخن لیں اور توحید و رسالت ازواج و خلفاء رسول سے دشمنی کے بعد قرآن سے یہ دشمنی نہ کریں۔ آپ کو خلفائے راشدینؓ کی فتوحات اور مجاہدانہ قربانیاں یہود و نصاریٰ کی طرح ناپسند ہیں آپ ان سے بڑھ کر خلفائے ثلاثہؓ پر غضبناک ہیں۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ قیصر و قصریٰ کی فتوحات اور زمین کی انتہا تک اسلام کا پھیلاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دلیل تھیں۔ ان کی پیش گوئی آپ کی ولادت کے وقت ہوئی۔ آپ کی والدہ نے شام کے محلات دیکھے۔ غزوہ خندق وغیرہ کے موقع پر آپ نے پیش گوئی کی۔ جس کا ذکر حیات القلوب میں متعدد جگہ منتہی الامال اصول کافی وغیرہ میں متواتر ہے۔ حدیث صخرہ کو آپ کے علماء نے شرح کافی میں متواتر کہا ہے۔ آپ کا اس پر جلنا کڑھنا کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وسطوت اور دین کی اشاعت پر جلنا سڑنا نہیں ہے؟ کیا اب بھی مومن بالرسول کہلائیں گے۔ اگر وہ فتوحات نہ ہوتیں تو ایران پر آپ کی حکومت اور عجم و عراق میں آپ کا وجود کیسے ہوتا۔ وہ سب آتش پرست و بت پرست ہوتے۔ شہربانو شہزادی کیسے حضرت حسینؓ کے نکاح میں آکر تمام سادات کی ماں بنتی۔ کیا آپ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی فتوحات اور تلوار زنی پر حملہ کرکے سادات و اہل بیت کے نسب پر حملہ کرتے ہیں پھر آپ کے دشمن شیعہ ہونے میں کیا شک ہے؟ دوسرے شیعوں کو آپ کی حرکات پر نظر رکھنی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا قرآن متلو پر نہ ایمان ہے نہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ خلفاء راشدینؓ کے مبارک ہاتھوں سے دنیا میں اشاعت پذیر ہوا۔ انکار خلفاء کا منحوس عقیدہ ایمان بالقرآن کو لے ڈوبا بلکہ بالنبوت کو بھی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ پر دس آدمی بھی مومن ہدایت یافتہ ناجی نہیں مانتے "جیسے سو سنار کی ایک لوہار کی" کے آخر میں آپ نے اور آپ کے راہنما نقوی نے فخریہ اقرار کیا ہے

توحید الٰہی۔ صرف ایک خدا کو ذات وصفات اور کمالات وحقوق میں وحدہ لاشریک لہ ماننا ہے آپ کی دشمنی محتاج ثبوت نہیں۔ آپ انشاء پرداز اور زود نویس ہیں۔ ہر بات پر رسالہ لکھ مارتے ہیں میری بات سے اگر آپ کو اختلاف ہے تو میں آپ کو یہ موضوعات دیتا ہوں۔ ان پر ایک ایک رسالہ لکھ دیں میں بہت ممنون ہوں گا۔

۱۔ توحید قرآنی جو تیرہ سال مکہ میں آپ نے مار مار کھا کر پھیلائی اور شرک کا رد کیا۔ وہ توحید و شرک کیا تھا۔؟ ۔ کم از کم صرف ایک سو آیات مع تشریح خاص سلیقہ سے مرتب کریں تاکہ لا الٰہ الا اللہ کی خدمت ہو۔

۲۔ ۲۳ سال میں سید المرسلین معلم الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا انقلاب ہدایت برپا کیا کتنے خوش بختوں کو ہدایت ہوئی۔ صرف ایک سو صحابہ کرامؓ کے مومنانہ حالات اپنے عقیدہ کے مطابق اپنی ہی کتب سے مرتب کر کے ایمان بالرسالت کا عملی ثبوت دیں۔

۳۔ قرآن کریم جو صداقت واعجاز سے لبریز اور انقلاب آفرین کلام اللہ ہے۔ اس نے شیعہ اعتقاد کے مطابق کتنے نفوس میں تاثیر کر کے ان کو شرک وکفر سے پاک کیا ؟ یا کیا خود ہی ان کی کتابت وتلاوت میں آکر معاذ اللہ ناپاک ہو گیا۔ صرف ایک سو عامل بالقرآن قراء مومن کی فہرست بنائیں مگر واضح رہے کہ سنی عقیدہ اور سنی روایات وتاریخ سے مدد لے کر اپنی خودداری کو مجروح نہ کریں اگر آپ ان تین مسئلوں پر خامہ فرسائی نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکتے تو اتنا تو مان لیں کہ آپ کا اساسی ایمانیات سے بھی کوئی تعلق نہیں تا بفروع اعمال چہ رسد۔ حقیقۃً آپ کی زندگی صرف ماتمی رسوم اور منفی پروپیگنڈہ سے وابستہ ہے یہی کچھ آپ کے امام سیزدہم، غاصب وسفاح اہل سنت کش خمینی نے کہا ہے ملاحظہ ہو ہفت روزہ رضاکار ۹ محرم ۱۴۰۲ھ اور یہی کچھ آپ نے صفحہ ـــــ پر سچا اعتراف کیا ہے اب پتہ چلا کہ عزاداری کے لیے آپ کیوں اتنی قربانی دے رہے ہیں کہ یہ زندگی باقی رکھنے کا پٹرول ہے اگر پانچ سال آپ عزاداری چھوڑ دیں تو آپ کا وجود ختم ہو جائے آزمائش شرط ہے۔ اور ہمیں کیوں بخار آتا ہے اس لیے کہ آپ توحید قرآن ورسالت تمام صحابہؓ وامت کا انکار کر کے عزا کی آڑ میں خود کو

مسلمان باور کراتے ہیں جبکہ مجرم کو کعبۃ اللہ میں پناہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اب آپ مشتے نمونہ اپنی چند خیانتوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ص۱۸۷ پر "من عشق وکتم وعف ومات فھو شہید" کے ترجمہ میں عف کا معنی "ناکام رہنے" لکھا ہے۔ یہ کونسی لغت میں ہے؟ اردو داں طبقہ بھی جانتا ہے کہ یہ عفت سے بنا ہے جس کا معنی پاکدامنی ہے۔ اسی سے کہا جاتا ہے رجل عفیف پاکدامن مرد امرأۃ عفیفۃ پاکدامن عورت۔ مطلب یہ ہے کہ محبت قلبی کسی کے اختیار میں تو نہیں جو دل دے بیٹھے مگر اس کا اظہار تک نہ کرے خوف خدا سے گناہ سے بچ کر رہے اس کو پاکدامنی کے صلہ میں بعد از موت شہید کا اجر ملے گا۔ اب اس میں کوئی قباحت نہیں جیسے غصہ سے انتقام لے سکنے والا صبر کرے اور معاف کر دے۔ نادار ناداری سے راہ خدا میں خرچ کرے۔ گناہ پر قادر گناہ سے بچ نکلے تو بہت بڑا ثواب پائے گا۔

۲۔ متعہ[18] کی بحث میں آپ نے بخاری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضؓ کی حدیث نقل کی ہے کہ آیت متعہ نازل ہوئی تو ہم نے حضورؐ کے ہمراہ تمتع کیا۔ قرآن نے نہیں روکا پھر ایک شخص نے اپنی مرضی سے جو چاہا کیا۔ حالانکہ یہ روایت بخاری کتاب التفسیر ص۶۴۸ زیر آیت فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج میں ہے۔ یعنی تمتع حج کے بارے میں ہے آپ نے خیانت سے متعۃ النساء بنا ڈالا پھر یہ متعہ حرام قطعی ہے تمتع حج مسنون ہے۔ حضرت عمرؓ کا فرمان وقتی بندش کے تحت تھا۔

۳۔ کافی کی حدیث انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ کا ترجمہ قاضی صاحب نے شافی ترجمہ کافی ج ۲ ص۲۹۵ ادیب اعظم سے یوں نقل کیا ہے۔ فرمایا ابو عبداللہ (یعنی امام جعفر صادق) علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے (اس کو) چھپایا خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

آپ نے قاضی صاحب کو ایماندارانہ تحقیق نہ ہونے کا طعنہ دیا ہے۔ حالانکہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مثال خود آپ پر صادق آئی۔ کہ من کتمہ کی مفعولی ضمیر جو دین کی طرف راجع ہے۔ کا ترجمہ قاضی صاحب نے ظاہر کر دیا ہے۔ آپ کا خائن مترجم اسے حذف کر دے تو کیا دوسرا بھی یہ خیانت کرے؟ آپ اس

[18] متعہ و تمتع، فائدہ اٹھانا۔ شیعہ اصطلاح میں کسی جوڑے کا بلا ولی و گواہ فیس مقرر کر کے میاں بیوی کی طرح رہنے کا اقرار کرنا، سنی اصطلاح میں حج اور عمرہ کا ایک سفر میں الگ الگ احرام سے ادا کرنا۔

کا ترجمہ "از خود راز" بتاتے ہیں یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ کیا دین کا معنیٰ راز ہے تو آپ کا سب دین راز ہی ہوا پھر اسے کیوں ظاہر کرتے پھیلاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب الایمان والکفر کے دو باب تقیہ اور کتمان دین اسی مقصد کے واسطے ہیں کہ اپنے دین و ایمان کو چھپاؤ۔ اسے ظاہر نہ کرو نہ پھیلاؤ خصوصاً کسی بھی عنوان سے عقیدۂ امامت کو ظاہر نہ کرو، ظاہر وہ کرو جو تمہارے اعتقاد میں کفر ہو۔ مختصر یہ کہ پورے منافق بن کر رہو۔ مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز جنازہ میں شرکت عیادت مریض، خدا اور رسول، قرآن پر ایمان کا اظہار جو عند الشیعہ کفر ہی ہے خوب کرو اور ان سے علیحدگی نہ کرو۔ مگر دل میں اس کے خلاف چھپاتے رکھو (کافی کا باب تقیہ کتمان پھر پورا پڑھ لیں۔)

۴۔ آپ بار بار خلفاء کو طعنہ دیتے ہیں۔ ۱۔ کہ انہوں نے تلوار چلائی ۲۔ ان کی فتوحات تھوڑے عرصے کے بعد کفار کے ہاتھ پھر چلی گئیں۔ ۳۔ مجھے ان اصحاب کی زبان سے دین کا تعارف ہی دستیاب نہ ہوسکا تو پھر کیسے مان لوں کہ انہوں نے دین کی اشاعت کی یا تبلیغ اسلام فرمائی (ص ۲۳۔) یہ کتنا بڑا جھوٹ اور تاریخ کی تکذیب ہے۔ کیا حدیث سیرت تفسیر قرآن فقہ و قانون عمرانیات کی کتب میں جگہ جگہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے فرمودات و فتاوی موجود نہیں۔ صرف نہج البلاغہ اور فقہ عمر رضی اللہ عنہ کا موازنہ کر دیکھئے کہ مسلمان کے لیے عملی ہدایت کس میں زیادہ ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ مجاہدین کو روانہ فرماتے دعوت الی الاسلام سب سے پہلا مقصد ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے اللہ کی مدد لشکر خدا کی تیاری اور دین کے پھیلاؤ سے تعبیر کرتے (نہج البلاغہ) ہم تو چاروں یاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ کو سچا مانتے ہیں جن چاروں کے آپ علانیہ منکر و دشمن ہو چکے ہیں

۵۔ آپ نے تحریف قرآن[19] کے جرم عظیم کا ارتکاب کر کے ص ۲۷ پر یہ لکھا ہے کہ سنی مذہب حق کے خلاف ہے اور صرف شیعہ مذہب ہی حق ہے۔ کلام پاک کی سورت کہف میں خدا نے ولایت کو حق کہا ہے کہ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ - الخ۔ حالانکہ اس کا ولایت علی رضی اللہ عنہ سے ذرا تعلق نہیں۔ آپ خائن تو ترجمہ ہی نہ کر سکے آپ کے مقبول مفسر نے یہ ترجمہ کیا ہے "اس موقعہ

[19] تحریف قرآن یعنی قرآن کو مکمل نہ جاننا کم و بیش ماننا جیسے شیعہ کا عقیدہ ہے اور سب مسلما

پر حکومت خدائے برحق ہی کی ہو گی وہ ثواب دینے کے لیے بھی سب سے اچھا ہے اور انجام کی رو سے بھی سب سے بہتر ہے۔ (ترجمہ قرآن ص۳۵۷) معلوم ہوا اس سے مراد قیامت میں خدائے واحد کی حکومت ہے۔

محترم! تبصرہ لمبا ہو گیا یہ بھی راہ حق نمائی کی کوشش ہے جیسے پہلے خطوط میں کر چکا ہوں اب میں اللہ کے سامنے کہہ سکوں گا کہ اے خدا ایک بندہ کریم پر اتمام حجت کر دی تھی۔ تلخ گوئی سے معذرت خواہ ہوں صرف اتنا مطالبہ آپ سے کرتا ہوں کہ شیعہ اثنا عشریہ کے برحق ہونے پر قرآن و حدیث صحاح ستہ اہل سنت یا صحاح اربعہ شیعہ سے تیسرے خط میں مذکورہ شرائط کی روشنی میں باقاعدہ دلیل صریح پیش کریں تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو۔ کتابی ہفوات اور محاذ آرائی کی ضرورت نہیں ٹو دی پوائنٹ کام کی بات جوابی خط میں ۲۸ جون تک ضرور لکھ بھیجیں اگر ۹ جون تک آپ کا جواب سلیم وصول نہ ہوا تو یہ تمام خط و کتابت بغرض اشاعت بھیج دی جائے گی اور قارئین حق و باطل کا فیصلہ خود کر لیں گے۔

چشم براہ ...... بشیر الابراہیمی۔ نور باوا، گوجرانوالہ ۱۷ ۶/۸۰

پانچویں خط کا شیعی جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وکفی باللہ وکیلا

گرامی قدر بشیر صاحب!

سلام مسنون۔ نوازش نامہ موصول ہوا۔ بندہ کریم پر آپ کی کرم نوازی لائق تشکر ہے۔ کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" کا مطالعہ فرمانے کے بعد آپ کے جذبات کو جو ٹھیس پہنچی اس

پر معذرت خواہ ہوں۔ اسے آپ میری جہالت اور اپنی علمی ذکاوت کا طبعی ٹکراؤ خیال فرما سکتے ہیں

محترمی گزشتہ چھ ماہ سے احقر سخت پریشانیوں سے دوچار ہے۔ ضیق معاش اور خاندانی الجھنوں نے اس قدر گھیر رکھا ہے کہ دینی مشاغل کے لیے فرصت کے چند لمحات بھی میسر نہیں۔ تحریر و تقریر کی تمام سرگرمیاں سرد پڑ چکی ہیں۔ نہ ہی مطالعہ کا وقت ملتا ہے اور نہ ہی کچھ لکھنے کا۔ یہی وجہ ہے ۱۹۸۰ء میں میری کوئی کتاب منظر علم پر نہ آسکی حالانکہ دس بارہ موضوعات ادھورے پڑے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں آپ کے خط نمبر ۷ کو دوسری مرتبہ پڑھنے سے بھی قاصر رہا ہوں یہ کام فراغت و فرصت اور سکون و اطمینان کے ہوتے ہیں مگر میں اس وقت ایسے حالات سے دوچار ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔

فی الحال آپ سے ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ رب العزت مجھے دنیوی جھمیلوں سے سرخرو کرے۔ جیسے ہی میرے حالات معمول پر آئیں گے انشاء اللہ آپ سے تبادلہ خیالات کی پر خلوص سعی دوبارہ شروع کر دوں گا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۲۹ جون تک اگر میں نے جواب نہ دیا تو یہ خط و کتابت بغرض اشاعت بھیج دی جائے گی۔ اسی لیے میں یہ نامکمل سا جواب بھیج رہا ہوں ورنہ اس وقت میری ذہنی کیفیت اس قابل نہیں کہ مفصل معروضات پیش خدمت کر سکوں۔

اللہ کے احسان سے آپ مخلص نیکوکار اور ہمدرد النفس ہیں لہٰذا ملتجی ہوں کہ میرے حق میں خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے موجودہ پریشانیوں سے نجات دے ممنون ہوں گا۔ تمام متعلقین کی خدمت میں درجہ بدرجہ فرداً فرداً سلام دعا پیار قبول ہو۔ شکریہ والسلام۔

خیر اندیش طالب دعا۔

عبدالکریم مشتاق۔

؎ آج ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء تک کوئی جواب وصول نہیں ہوا جو صاحب اصل خطوط دیکھنا چاہیں وہ فی صفحہ ایک روپیہ بھیج کر فوٹو اسٹیٹ منگوا سکتے ہیں۔ (از مرتب)

سنّی مذہب سچا ہے

المعروف (تماشہ دیکھیئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

جب یہ خطوط شائع ہو گئے تو راقم نے "سچا مذہب کیا ہے مع ہم سنی کیوں ہیں" رجسٹری پیکیٹ مشتاق صاحب کو بھیج دیا۔ مہینہ بھر کے بعد ان کا یہ خط وصول ہوا۔

۷۸۶

از کراچی

۸۰/۱۲/۳۰ — مکرمی مولوی صاحب!

سلام مسنون۔ آپ کی ارسال کردہ کتابیں بصد شکریہ وصول پائی ہیں۔ "سچا مذہب کیا ہے" کا جواب "شیعہ مذہب سچا ہے" چھپ گیا ہے اور عنقریب آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا۔ "ہم سنی کیوں ہیں" کا جواب ہم سنی کیوں نہیں کی صورت میں کچھ دنوں کے بعد پیش خدمت کیا جائے گا۔ والسلام مخلص مشتاق۔

چنانچہ میں نے چالیس دن تک اس رسالہ کی انتظار کی مگر نہ آیا تو ایک اور دوست سے پتہ چلا کہ اس رسالہ کا عرفی نام "انگور کھٹے ہیں" رکھا گیا ہے۔ اور لومڑی کی تصویر بھی چھپی ہے اور انداز تحریر بہت دلآزار ہے تو راقم نے متاثر ہو کر درج ذیل چھٹا خط لکھا اور غیر شرعی و غیر اخلاقی حرکت پر احتجاج کے ساتھ حق پرستی اور دلائل شرعیہ مسلمۃ الطرفین پر غور کرنے کی پوری درخواست کی۔

سنّی سائل کا چھٹا خط

باسمہ تعالیٰ۔ محترم جناب عبدالکریم مشتاق صاحب! ہداکم اللہ، سلام مسنون امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا پانچواں خط جس میں "ضیق معاش اور

خاندانی الجھنوں میں مصروفیت کی وجہ سے مفصل جواب لکھنے سے معذوری ظاہر کی گئی تھی پڑھ کر مجھے افسوس ہوا تھا اور تعجب بھی ہوا کہ ایسی کونسی افتاد اور حادثہ رونما ہوا کہ آپ بقول خط نمبر ۲" اللہ کے فضل و کرم سے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور خود بھی اعلیٰ منصب اور خوبصورت مشاہرہ پاتے تھے۔ تصنیف و تالیف شوقیہ اور تبلیغاً تھی نہ معاشاً و کسباً" اور اب ایسی نہ گفتہ بہ حالت ہو گئی خیر مقدر الٰہی سے یہ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ میں یہ سوچتا تھا کہ محدود بساط کے مطابق آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجوں مگر آپ کے اعلیٰ منصب خوبصورت مشاہرہ اور ناظم آباد جیسے کمرشل ایریا میں آسودہ رہائش کے سامنے اسے حقیر پاتا اور جرأت ترسیل نہ کرتا تھا۔ اسی اثنا میں آپ کا خط ملا کہ "سچا مذہب کیا ہے" کا جواب چھپ گیا ہے اور ہم سنی کیوں ہیں کا جواب ہم سنی کیوں نہیں کچھ دنوں تک آجائے گا۔" تو پڑھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی۔ ۸-۹ ماہ تک جب میں انتظار میں رہا تو جواب لکھنے کے لیے لمحات فرصت و سکون میسر نہ تھے۔ جونہی میں نے جون ۱۹۸۰ء میں آپ کو چھاپنے کے ارادہ کی اطلاع دی پھر چھاپ کر نومبر میں بھیج دیا تو آپ کو اتنے پر سکون حالات و وسائل میسر آگئے کہ ایک ماہ میں لکھ کر کتابت و طباعت کے تمام مراحل سے گزار کر مارکیٹ میں پہنچا دی۔ اگر اس میں کوئی خفیہ معمہ نہیں تو واقعی آپ بے مثل زود نویس ہیں۔

آپ نے وعدہ کے باوجود مجھے (جواب رسالہ) بھیجنے کی جرأت نہیں کی۔ تاہم آپ کے قریبی دوستوں کی معرفت کچھ کوائف معلوم ہونے پر عرض کر رہا ہوں۔

۱۔ میں نے طرفین کے سارے خطوط من وعن آپ کو باقاعدہ اطلاع دے کر (اور خاموشی علامت رضا پا کر) شائع کیئے اور کوئی تبصرہ و اضافہ (بجز افتتاحیہ گزارش احوال واقعی کے) شائع نہیں کیا آپکو مزید تبصرہ و اضافہ کے ساتھ اسے شائع کرنے کا حق نہ تھا۔ اگر بعد از جون جواب لکھا تھا تو بصورت خط مجھے جواب بھیجنا تھا تو میں شائع کرتا۔ آپ نے میری ایک ایک تحریر کے ساتھ اپنی دو دو کیوں شائع کیں؟

۲۔ آپ نے انگور کھٹے ہیں لکھ کر نیچے لومڑی کی تصویر باقاعدہ ھا کی نشانی دے کر ایسے شائع کی ہے کہ میرے نام کا جزاوّل سمجھا جاتا ہے۔ یہ انتہائی قبیح وغیر انسانی حرکت ہے تصویر کشی اور وہ بھی آدمی کی تحقیر میں کسی شریف انسان کا شیوہ نہیں۔ چہ جائیکہ ایک مذہبی رائٹر ایسا کرے۔ خیر آپ کے ظرف میں یہی کچھ تھا یہی نکلا۔ آپ باقاعدہ یہ رسالہ مجھے بھیج دیں بغور پڑھ کر انشاءاللہ آپ کو اپنا مقام دکھلایا جائے گا۔

"ہم سنی کیوں ہیں" کا آپ کو جواب لکھنے کا حق حاصل ہے مگر آپ کے دس سوالوں (دس ہزار انعام والے) کا جواب (ضمیمہ) کا حق جواب حاصل نہیں۔ اسے آپ ایک بورڈ کے حوالے کریں یا میں دو فیصل نامزد کرتا ہوں آپ بھی دو ناموں کا اعلان کر کے جوابات ان کے سپرد کریں وہ جو فیصلہ دیں اس پہ ہمیں صاد کرنا اور عمل کرنا لازمی ہو گا ورنہ میں باقاعدہ عدالتی رجوع کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔ تمام مباحث اور باتوں کا مدلل جواب دیں ورنہ ادھوری تحریر جواب نہ سمجھی جائے گی

مقام تشکر ہے کہ آپ کے ساتھ خط وکتابت بہت اچھے دوستانہ ماحول میں رہی اگر اس دوران یا اس کے بعد ہم سنی کیوں ہیں (جس میں شیعہ مولّف کے ۱۰۰ سوالوں کا مدلل اور مسکت جواب دیا گیا ہے) لکھی جاتی تو گنتی کے چند تلخ الفاظ جو سوال اور مقام کے مناسب پر قلم ہوئے وہ بھی نہ ہوتے ۔۔ اب آپ نئے جواب میں ایسے الفاظ وجملے استعمال نہ کریں تو انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں وہ الفاظ بھی آپ حذف پائیں گے۔

چونکہ ہم دونوں ایک منزل کے مسافر ہیں اب ہماری رفاقت اور تحریروں کو ملاء اعلیٰ کے ذمہ دار اور تعلیم یافتہ حضرات دیکھا پڑھا کریں گے۔ اس لیے انتہائی شُستہ مدلل اور شریفانہ انداز میں لکھا کریں تاکہ کوئی ہمارے مذہب اسلام سے ہی بدظن نہ ہو۔ آپ فوراً یہ رسالے دو دو کاپیاں ہدیہ بھیجیں ۔۔۔۔ نیز اس جوابی خط میں ان دو مسئلوں پر کماحقہ روشنی ڈالیں۔
بنات رسولؐ کا ایک یا چار ہونا صرف نقلی پہلو سے مسئلہ خلافت پر عقلی و نقلی صریح دلائل

دیں تاکہ میں شیعہ موقف پر غور کرسکوں. آپ کے لیے پر خلوص جذبات اور اخروی سعی نجات کے لیے اب بھی کمی نہیں ہے دعا بھی کرتا ہوں۔ اور آپ کے والد صاحب کو آپ کے استاد محترم قاری بشارت علی صاحب کو بھی اسی مضمون کے خط لکھے ہیں شاید آپ کے علم میں آئے ہوں۔ اگر مجھے یقین ہو کہ آپ ضد و تعصب چھوڑ کر سنی و محمدی اسلام کے صراط مستقیم پر آجائیں گے تو کراچی کا سفر بھی گوارا کرلوں۔ "ہم سنی کیوں ہیں" میں قرآن و حدیث فرامین آئمہ سے شیعہ اصول کے مطابق آپ پر پوری پوری اتمام حجت کی گئی ہے۔ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ ان پر غور کرتے اور مانتے بھی ہیں یا نہیں تا بحد امکان آپ کے والد اور استاد صاحبان سے بڑھ کر راہنمائی اور خیر خواہی کی کوشش کر چکا ہوں اسے آپ وقار کا مسئلہ نہ بنائیں کہ ضد و تعصب میں آکر تمام دلائل کو ٹھکرا دیں اور جواب بنانے لگیں! انجام اللہ کے سپرد ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل و ما علینا الا البلاغ۔ بہر حال آپ مندرجہ بالا رسائل اور دو مسئلوں پر ضروری دلائل، قریب ترین فرصت میں ارسال کریں میں بہت منتظر اور ممنون ہوں گا۔

والسلام آپ کا مخلص مہر محمد خطیب جامع نور باوا نمبر ا گوجرانوالہ ۲/۸۱/۱۰۔ ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

اس خط کا جواب ان کو دینا چاہیے تھا مگر نہ دیا۔ تاہم دو ماہ کے بعد رسالہ "شیعہ مذہب سچا ہے" یعنی انگور کھٹے ہیں ۸۱-۴-۷ کو رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی کی جانب سے وصول ہوا۔ وصولی کے شکریہ کے ساتھ اپنے جوابی تاثرات قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں اور اس کا عرفی نام "تماشہ دیکھئے" تجویز کرتا ہوں۔

والله یقول الحق وھو یھدی السبیل

جواب الجواب کا نقطۂ آغاز رب مہربان کا بندہ سراپا عصیان مہر محمد بن میاں محمد غفرلہما الرحمٰن کسی بھی قیمت پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا کہ اس نے ایک غریب اور ناخواندہ خانوادے میں پیدا کر کے علم دین کی دولت سے سرفراز فرمایا اور زمانے کے جیّد علماء اور اساتذہ کرام کی صحبت و تلمذ سے بہرہ ور فرمایا. اور اہل اللہ کی جوتیاں سیدھی کرنے کی

توفیق دی ۔ ہر چند کہ حقیر سراپا تقصیر تھا مگر رب رحیم کی مہربانی اور اساتذہ کی تربیت و دعائے حبیب رب العالمین کے گھرانے کی چوکیداری سپرد کر دی اس گھر میں نزول اجلال فرمانے والی کتاب اللہ پر اگر کوئی دشمن خدا اور رسولؐ حملہ آور ہوتا ہے تو وہ میرے حق میں" بندوق تانے ہوئے" ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اگر کوئی ازواج رسولؐ ۔ اہل بیت نبویؐ و امہات المومنینؓ کے ایمان و کردار پر حملہ کرنے آتا ہے تو منہ کی کھاتا ہے۔ اگر کوئی رافضی بنات رسولؐ کے نسب مبارک پر حملہ کرتا ہے تو ہمارے شہاب ثاقب سے رجم شیاطین کا مصداق بنتا ہے۔ اگر کوئی دشمن اسلام اصحاب رسولؐ سے بھری ہوئی محفل رسالت کو منتشر کرنے کے لیے منافقانہ آنسو گیس کے شیل پھینکتا ہے تو وہ جوابی حملہ سے ہمیشہ خود ہی آنسو بہاتا رہتا ہے۔ جو منکر رسول معلم الکائنات اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالاکھ شاگردوں کو۔ بجز چند کے۔ فیل اور ناکام کہہ کر دراصل آپؐ کی صفت تعلیم و تربیت اور تاثیر پر حملہ کرتا ہے۔ وہ یہ اقرار کر کے اپنے حملہ میں ناکام لوٹتا ہے۔" نہ ملا نہ مولوی نہ علامہ نہ فقیہ۔ طفل مکتب سے بھی کمتر شیعہ طالب علم ہوں" اسے آپ میری جہالت اور اپنی علمی ذکاوت کا طبعی ٹکراؤ خیال فرما سکتے ہیں" اگر یہ الفاظ مبنی بر حقیقت ہیں اور رسمی سخن سازی اور جعلی انکساری پر محمول نہیں ہیں۔ تو ایسے مدعی کو خدا اور رسول اور اپنے آئمہ کے فرامین کے سامنے سر تسلیم خم کر لینا چاہیئے۔ اور اپنی انا و وقار کو پوجتے ہوئے حریف کی طرف سے پیش کردہ شرعی دلائل کو ضد میں ٹھکرانا چاہیئے۔ بحمد اللہ خادم اہل سنت مہر محمد نے ایک پیشہ ور قلم باز پر جب با اصول گرفت کی اور مطالبہ کے باوجود شیعہ مذہب کے ناجی ہونے پر وہ کوئی دلیل نہ دے سکے نہ میرے پیش کردہ دلائل کو توڑ سکے۔ جب ہم نے اسی موضوع پر ان کی ضخیم کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" پڑھی اور احتجاج و تبصرہ لکھ بھیجا تب بھی یہ تحریر سامنے آئی۔ کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" مطالعہ فرمانے کے بعد آپ کے جذبات کو جو ٹھیس پہنچی ہے اس پر معذرت خواہ ہوں اسے آپ میری جہالت اور اپنی علمی ذکاوت کا طبعی ٹکراؤ خیال فرما سکتے ہیں" پھر چار ماہ تک مزید انتظار کی گئی اور جواب نہ آیا تو احقر نے سوا سال کی اس بلا نتیجہ طرفین کی

تحریر اور پھر خاموشی کو حریف کی "عاجزی" اور پھر "عملاً شکست کے اعتراف" سے تعبیر کر کے وہ خط و کتابت شائع کی۔ اس کے سوا ان کے حق میں ایک حرف بھی نازیبا نہیں لکھا! اب ہر عقل مند انصاف کر سکتا ہے کہ ہم نے یہ دو لفظ کہہ کر کونسا جرم کیا ہے کہ مشتاق صاحب نے ۱۶ صفحے اس پر سیاہ کر کے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ اظہار کے لیے اس سے کم تر اور مہذب لفظ اور ہو سکتے ہیں؟ جبکہ میں ظنِ غالب کے تحت یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اگر میں یہ خطوط شائع نہ کراتا تو نہ ان کو مانع تحریر پریشانیوں سے نجات ملتی نہ جواب کے لیے حالات معمول پر آتے۔ غالباً "سنی سائل کا چھٹا خط" ان ہی پریشانیوں اور جھمیلوں میں گم ہو چکا ہوگا۔

اگر محض اشاعت سے انکو گرمی ہے تو یہ بھی ان سے خفیہ اور بلا پوچھے بتائے نہیں ہوئی بلکہ خاموشی علامت رضا پا کر یہ اقدام کیا اور پھر ان کو فوراً رسالہ بھیج دیا تاکہ لئے "خفیہ سازش اور شہرت کو نقصان پہنچانے" کا الزام کوئی نہ بنا سکے۔ شیعی پانچویں خط کے یہ الفاظ پھر ملاحظہ ہوں "آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۲۹ جون تک اگر میں نے جواب نہ دیا تو یہ خط و کتابت بغرض اشاعت بھیج دی جائے گی اسی لیے میں یہ نامکمل سا جواب بھیج رہا ہوں" کیا یہ اشاعت کی اجازت پر کافی سند نہیں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان خطوط میں شیعہ مولّف کو اپنی کمزوری اور خفّت واضح محسوس ہوئی اور اشاعت پر مذہب کا بطلان ہر ہاتھ میں پہنچ گیا تبھی تو اپنے الفاظ میں کھسیانے ہو کر جھوٹے پروپیگنڈہ کا سہارا لیا۔ پھر اپنے لایعنی جواب پر ۲۷ صفحے مزید سیاہ کئے لیے "قومی وقار" کے لیے اور ملی ناموس کے تحفظ کے لیے ضروری سمجھا؟

والفضل ماشهدت به الاعداء۔ یہ اقرار ہی "لاکھ مدعی پہ بھاری ہے گواہی تیری" کا مصداق اعتراف شکست ہے۔ کہ طرفین کے من و عن خطوط کی اشاعت سے "قومی وقار اور ملی ناموس" کا خاتمہ ہو گیا۔ وللہ الحمد۔

غیر اخلاقی تحریر کا مجموعہ "شیعہ مذہب سچا ہے" دلائل کے اعتبار سے اور علم و خرد کی روشنی میں پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہاں جھوٹی سخن سازی لچر پوچ افسانہ نویسی اور گالی گلوچ و بدگوئی کا مرقع ضرور ہے۔ نمونہ شرافت ملاحظہ ہو۔

۱۔ ہم جیسے منہ پھٹ ص ۴۳ (پورا نام لینا بھی گوارہ نہیں)

۲۔ فاضل بھی ہیں فضول بھی ہیں اللہ جانے کیا ہیں۔ اپنے علم پر نازاں اور متکبر بھی ہیں ص ۵۵

۳۔ اسی طرح بقاعدہ کی غلطی پر غل غپاڑا کیا۔ ص ۵۵

۴۔ اگر رتی بھر بھی ایمان رکھتے ہیں تو خود ہی ندامت محسوس کریں ص ۵۶

۵۔ موصوف یہ کاوش صرف پیسہ کمانے کی خاطر کر رہے ہیں۔ دین کو فروخت کر کے دنیا کمانے میں مصروف ہیں۔ ص ۵۶

۶۔ اور خود نما علامہ دیوبندی کی اپنے ہاتھوں مٹی پلید ہو گی۔ ص ۵۶

۷۔ چوتھے خاصے طویل خط کا جواب لکھنے میں دیر ہوئی میں یہ سوچ بھی نہ سکا کہ ایسا نام نہاد، ..... پابند صوم و صلوٰۃ تعلیم یافتہ مسلمان ایسے اوچھے پن کا بھی مظاہرہ کر سکتا ہے کہ چند کوڑیوں کے بدلے میں اجر و ثواب کا سودا کرنے سے بھی باز نہ رہے گا۔ ص ۹۳

۸۔ اور ہم جیسے طفل مکتب کو شیعوں کا بہت بڑا عالم (نہیں منشی راسٹر) مشہور کر کے اپنے فرضی غلبہ کی تشہیر کر کے اپنے پیٹ کے اُلو کو سیدھا کرنے کی مذموم کوشش کی ص ۹۳ وغیرہ من الخرافات۔

غضب ناکی میں یہ گالی گلوچ اس شخص کی دی گئی ہے جس نے مشتاق کی اصلاح و راہبری کے لیے واقعی "راتوں کی نیند حرام کی" دن اور رات ہدایت کا طلب گار رہا۔ انتہائی شریفانہ لہجہ میں "محترم جناب مشتاق صاحب دام اقبالکم فی الدنیا دام فضلکم ہداکم اللہ، میرے محترم، محترم ما، عزیز من، محترم بھائی مشتاق صاحب" مجھے تو آپ کی حالت زار پر بار بار رحم آتا ہے خدا آپ پر رحم فرمائے" جیسے الفاظ سے اپنی سچی مگر مشتاق کے لیے کڑوی۔ باتیں سنائی اور چھاپی ہیں۔ ایک منصف مزاج اسی طرز سے سچے اور جھوٹے مذہب کا فیصلہ خود کر سکتا ہے۔ یہاں مجھے بوستان سعدی کی وہ حکایت یاد آگئی کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹ کھایا وہ زخمی قدم گھر پہنچے تو بیٹی نے کہا ابا جان: کیا آپ کے دانت نہ تھے کہ اسے کاٹ کھاتے تو کہنے لگے بیٹی دانت تو تھے مگر کتوں کی طرح کاٹنا آدمیوں کا کام نہیں اب ہم گالیوں کا جواب گالیوں میں دینے سے معذور

ہیں کیونکہ متفقہ حدیث نبوی کیمطابق مومن اور منافق میں بالفاظ دیگر سچے اور جھوٹے میں، فاتح اور شکست خوردہ میں مابہ الامتیاز یہی اخلاقی کردار ہے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں جس شخص میں چار باتیں ہوں وہ پکا منافق ہوتا ہے وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے بات کرے تو جھوٹ بولے امین بنایا جائے تو خیانت کرے جب بحث کرے تو گالی بدتمیزی پر اتر آئے۔ (مسلم)

تشیعہ کی اصول کافی ج ۲ باب التقویٰ والطاعۃ ص ۷۳ بروایت جابر امام باقرؒ سے ایک لمبی حدیث میں ہے کہ ہمارے محب اور تابعدار (شیعہ) وہ لوگ ہیں ...... جو سچ بولیں قرآن کی تلاوت کریں لوگوں سے بجز بھلائی کے اپنی زبانیں بند رکھیں امین صفت ہوں۔ جابر نے کہا اے رسول اللہ کے بیٹے کہ ہم آج کسی شیعہ کو ان صفات والا نہیں پاتے تو فرمایا اے جابر تجھے مذہب کے متعلق یہ دھوکہ نہ رہے کہ آدمی یہ کہتا پھرے کہ "میں علیؓ کا محب ہوں اور ان سے تولا رکھتا ہوں" پھر اس کے بعد عامل نہ ہو۔ اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ رسول اللہ حضرت علیؓ سے بہتر تھے پھر آپؐ کی سیرت پر نہ چلے اور سنت پر عمل نہ کرے تو رسول اللہ کی محبت بھی اسے کچھ نفع نہ دے گی (چہ جائیکہ علیؓ کی زبانی نعروں والی محبت اسے فائدہ دے) تو اللہ سے ڈرو اور عمل کرو۔ خدا کی کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ الخ

جب امام باقرؒ کے اصحاب شیعہ یہ مومنانہ صفات نہ رکھتے تھے تو مشتاق جیسوں کو یہ صدق و ایمان اور مسلمانوں کی عزت سے کف لسان کہاں نصیب ہو جبکہ ان کا امام خود ان کے خوف سے کہیں غائب و مستور ہے اور ۳۱۳ مومنوں کی انتظار میں ہے۔ جو باعتراف مشتاق واقعی ابھی تک پورے نہیں ہوتے (رسالہ مذکورہ ص ۱۱۶) پس حضرت رسول و امام نے اہل سنت کی صداقت اور شیعوں کی شکست و ہلاکت کا فیصلہ کر دیا ہے کیونکہ مومنین کی بالا صفات خود ان میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اس کے اقراری بھی ہیں جبکہ شیعہ بشہادت امام و اقرار خود ان سے محروم ہی ہیں۔

مشتاق صاحب نے اپنے رسالہ کی بسم اللہ یوں کی ہے۔

اللہ کے نام سے آغاز ہے جو رحمٰن الرحیم ہے۔ بے شک عزت آبرو غلبہ اور قوت اللہ کے لیے ہے

اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور پھر مومنین کرام صاحبان عزت ہیں لیکن اس بات کو منافقین نہیں سمجھتے"۔

قرآنی آیت تسمیہ کے بجائے اردو تسمیہ کی ایجاد پھر دونوں صفتوں میں سے ایک کو نکرہ دوسری کو معرفہ کرنا اور صفتوں کی آپس میں اضافت مشتاق جیسے ادیب کا ہی کمال ہے۔ غلبہ وعزت والی آیت سورت منافقوں کی ہے۔ جو ان کے اس قول کے رد میں ہے کہ مدینہ کے معزز ذلیلوں (نبیؐ و اصحابؓ) کو نکال دیں گے۔ چنانچہ اللہ نے منافقوں کو ناکام و ذلیل کیا اور مومنین کو غلبہ، آبرو اقتدار اور چار دانگ فتوحات نصیب فرمائیں۔ شیعہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے تحت ہے "وللمومنین۔ کہ دنیا میں اللہ مومنین کی (فتوحات و اقتدار ارضی کے ذریعے) مدد فرمائے گا اور آخرت میں جنت میں داخل کرے گا ..... پھر اللہ نے اس وعدہ کو سچ کر دکھایا کہ اپنے رسول اور مومنین کو غلبہ دیا اور زمین کے مشارق و مغارب کو فتح کیا ..... پھر مومنوں کی عزت کی ایک وجہ یہ ذکر کی کہ ان کو کثرت دی یعنی یہ تمام امتوں سے زیادہ تعداد میں ہوں گے لیکن منافق (مستقبل میں ہونے والی ان باتوں کو) نہیں جانتے (مجمع جلد ۵ ص ۲۹۵) معلوم ہوا کہ مشتاق کو اس آیت سے ذرا فائدہ نہیں اس نے تو اصحاب رسول کی عزت، غلبہ اور فتوحات کی بشارت دے کر مشتاق جیسے دشمن صحابہ کے جعلی مذہب کو فنا کر دیا۔ وللہ الحمد۔

انگور کھٹے ہیں متعلقہ ص ۱۱ مشتاق یہاں لومڑی کا قصہ بیان کر کے لکھتے ہیں۔

"چنانچہ علامہ مہر محمد صاحب میانوالوی پر بھی یہ مثال صادق آتی ہے کہ انہوں نے مشتاق کو شکست دینے کا اشتیاق ظاہر کرتے ہی فتح یابی کے شادیانے بجا دیئے۔ بغیر کسی مقابلہ کے بلکہ آغاز وقوع سے قبل ہی اپنے جیتنے کا اعلان کر دیا۔ الخ۔

الجواب۔ مؤلف کی پہلی مذہبی اور اخلاقی شکست تو لومڑی کی تصویر بتمثیل انسان چھاپنے سے ہوئی کہ جاندار کی تصویر بنانا حرام اور سخت ناپسندیدہ کام ہے۔ کتب طرفین کی احادیث اسے حرام کہتی ہیں اور فقہ جعفری میں بھی یہ کام ناجائز ہے۔ چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب جامع المسائل مترجم اردو ص ۴۲۴

پر ذی روح کے فوٹو چھاپنے کے متعلق ہے" جناب آقا ابوالحسن اصفہانی اعلی اللہ مقامہ نے کتاب وسیلہ میں اس کو حرام فرمایا ہے پھر آقا حسین بروجردی لکھتے ہیں" اقوی یہ ہے کہ غیر مجسم تصویریں خواہ فوٹو ہوں یا نقش مکروہ ہیں اور سخت کراہت ہے لیکن حرام نہیں ہیں"۔

بہر حال شیعہ کے دینی رائٹر نے حقائق کو جھٹلانے اور سنی سائل کی توہین و تحقیر کے لیے حرام اور سخت ناپسند کام سے بھی احتراز نہیں کیا۔ حالانکہ تصویر کو دیکھو تو یہ لومڑی انگوروں کو نہیں دیکھ رہی بلکہ پنجے اٹھاتے خود عبدالکریم مشتاق پر نظریں گاڑھے ہوئے ہے۔ گویا مؤلف کی اپنی لومڑی کے ہاتھوں عزت اور جان خطرے میں ہے! اور اللہ نے یہ مثال (تصویر) ان پر چج کر دکھائی کیونکہ یہ مثال اس وقت دی جاتی ہے کہ جب کوئی شخص امنگ و خواہش کو نہ پا سکے تو اپنے دل کو تسلی دینے کے لیے اس خواہش و مقصود کو برا بتانے لگے مشتاق کو ہمارے پہلے خط سے شوق دامنگیر ہوا کہ اس سائل کو شکار کر لیا جائے۔ چنانچہ سوالات کا سرسری جواب دے کر پھر یہ لکھا "مزید خدمت کے لیے بندہ ہر وقت حاضر ہے یاد آوری کا بہت بہت شکریہ والسلام"۔ دوسرے خط میں شرائط کو پیش کرنے کا حکم دیا اور ان کی پابندی کا عہد کر کے موضوع خود ہی یہ متعین کر دیا۔

آپ جن بین الاقوامی مسلمہ اصولوں کی پابندی کا عہد حقیر سے لینا چاہتے ہیں ان کا اظہار فرمائیں انشاء اللہ بندہ کو معتمد پائیں گے بھلا بھلائی کون نہیں چاہتا بسم اللہ کیجیے، اللہ آپ کو اجر نیک عطا کرے بہر کیف خیر اندیش اپنے مقام پر مطمئن ہے اسے یقین محکم حاصل ہے کہ وہ بمطابق اتباع خدا اور رسول شیعہ علی بن کر نجات یافتہ ہے۔

پھر جب ہم نے پابندی کے ۱۰ اصول و شرائط حسب حکم لکھ بھیجے اور ان سے اپنے مایہ ناز اختیار کردہ موضوع "نجات شیعہ" پر دلائل دینے کی درخواست کی تو تیسرے شیعی جواب میں پینترے بدل کر یہ ارشاد فرمایا" آپ نے پابندی کے قابل جو بارہ (نہیں ۱۰) مسلمہ اصول تحریر کیے ہیں مجھے انہیں قبول کرنے میں کوئی عذر مانع نظر نہیں آتا مگر آپ کی تحریر یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ کا حقیقی مقصد اپنی کہنا ہے میری سننا نہیں ہے اس لیے قبل اس کے کہ آپ نجات شیعہ کے موضوع پر میرے دلائل پر اپنا دلیلی اظہار خیال فرمائیں۔

اپنے مذہب کی حقانیت درج ذیل استفسار کی روشنی میں پایہ ثبوت تک پہنچا ئیں"۔
بحمد اللہ چوتھے سنی خط میں ہم نے مطلوبہ استفسار پورا کر دیا اپنے دلائل بھی دیدیئے۔ مدت تک جواب سے خاموشی پاکر اطلاع دے کر شائع بھی کر دیئے تو موصوف نے ان کے لایعنی جواب میں یہ حقیقت تسلیم کر لی۔ "میرا خیال تھا یہ صاحب ذوق و مخلص و نیک نیت انسان محض اخروی نجات اور عاقبت اندیشی کے پیش نظر تبادلہ خیالات کر کے صراط مستقیم کی تلاش میں ہے کیونکہ مجھے ایسا یقین دلایا گیا تھا" صـ ۹۲ شیعہ مذہب سچا ہے انگور کھٹے ہیں)

اب میں ذی شعور اور صاحب امانت و دیانت قارئین سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہی انصاف سے فرمائیں کہ موضوع خود اس نے تجویز کیا یا میں نے؟ شرائط و اصول خود اس نے مجھ سے لکھوائے، یا خود میں نے یہ شوق پورا کیا۔ پھر مشتاق صاحب سنی سائل کو اپنا شکار اور شیعہ بنانے کے لیے میدان تحریر میں اترے یا نہیں۔ پھر خود ہی موضوع سے انحراف و فرار فرما کر۔ غیر فرار حضرت علی المرتضیٰؓ کے نام کو بٹہ لگایا یا نہیں اپنی امنگ و خواہش میں ناکام ہو کر سنی سائل کے "انگور" کو کھٹا تسلیم کیا یا نہیں؟ کہ اس لومڑی کے غیظ و غضب کے دانت گالی گلوچ والی لعنت باز زبان مقربین خدا اور رسولؐ کی عزتوں کو مجروح کرنے والی قلم کی نامیں اور کچلیاں ان انگوروں کو نہ پا سکیں اور یہ لومڑی ساز و ثعلب شعار مشتاق گھبرا اور جھپٹا کر اپنے تحریری پنجوں اور دانتوں سے خود اپنے مذہب اور اپنے وجود کو ہی زخمی کر بیٹھا اور اسم بامسمیٰ کا مصداق بن گیا۔ وللہ الحمد۔

یہ تو جواب آں غزل کے طور پر تھا اگر اس لومڑی اور تمثیل سے یہ استہزاء کرنا مقصود ہو کہ "مہرجی مشتاق کو سنی بنانے میں" ہار کھا گئے" تو گزارش یہ ہے کہ ہم نے ہر ممکن موعظہ حسنہ کے تحت ایک مشتاق راہ کو خدا اور رسولؐ کے صراط مستقیم کی راہنمائی کر کے انبیاء ہادیین علیہم السلام کی سنت کو اپنایا۔ مگر مشتاق بے اشتیاق ہدایت نے نفرت، انکار اور تشنیع پن کا مظاہرہ کر کے اپنے قدیم شیعوں کا کردار ادا کیا جیسے رب تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے شیعوں میں بہت سے رسول بھیجے۔ ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کے ساتھ ٹھٹھا و استہزاء کیا کرتے تھے مجرموں کے دلوں میں یہی (تشنیع و استہزا

ہم ڈال دیتے ہیں (پ۱۸ ع۴) تو ہم میں سے ہر فریق نے اپنے آبائی متوارث مذہب پر عمل کیا لکم دینکم ولی دین

نعرہ تکبیر، ختم نبوت و حق چار یار

مشتاق صاحب! دلائل کا جواب دینے کے بجائے غلط مبحث میں کھو گئے۔ کہ ہمارے ایک تنظیمی اشتہار جو ہر کتاب کے ٹائٹل پر طبع ہوتا ہے کی اس عبارت کو نوچا ہے۔ "مسلم کی حیثیت سے آپ کا نعرہ اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد ہے سنی کی حیثیت سے حق چار یار ہے براہ کرم ان پر اکتفا کر کے اپنی وحدت برقرار رکھیں" موصوف لکھتے ہیں صدیوں سے رائج نعرہ رسالت یا رسول اللہ اسلامی وحدت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری نہیں ہے۔ رسولؐ کی رسالت کے اقرار کی ضرورت نہیں چار یاری ضروری ہے .... سچا مذہب وہی ہوگا .... جو نعرہ رسالت کو بھی ضروری سمجھے گا اور نعرہ حیدری یا علی لگا کر باطل کے پیر اکھاڑے گا ص ۱۳

الجواب۔ بندہ کریم کی خدمت میں گزارش ہے کہ نبی و رسول ایک ہی ہستی کے اوصاف ہیں۔ جب ہم نعرہ ختم نبوت زندہ باد لگاتے ہیں تو نعرہ رسالت اسی مفہوم میں آجاتا ہے جیسے نعرہ تکبیر سے نعرہ توحید خود بخود ادا ہو جاتا ہے تو رسول اللہ کے منکر ہونے کا ہم پر بہتان ایک محروم از ایمان کی شان ہے "ہم سنی کیوں ہیں" میں مروجہ نعرہ کے نامکمل، فرقہ وارانہ شعار اور رسالت کی توہین پر مشتمل لفظ ہونے پر سیر حاصل بحث کر چکا ہوں نعرہ رسالت کا صحیح جواب۔ پورا جملہ خبریہ محمد رسول اللہ (محمدؐ اللہ کے رسول ہیں) ہے جیسے نعرہ تکبیر کا جواب اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑے ہیں) پورا جملہ خبریہ ہے اور یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول) ایک ناقص فقرہ ندائیہ ہے کہ جواب ندا نہیں کسی کو بلا کر متوجہ کر کے کچھ نہ کہا جائے تو یہ بے ادبی اور گستاخی ہے۔ پھر رسول اللہ کو اپنے کام اور خدمت کے لیے بلانا آپ کی انتہائی توہین ہے کیونکہ خدا کے سوا کسی مخلوق سے غائبانہ مدد مانگنا یا شرک ہے اور ایاک نستعین کی مخالفت ہے یا پھر اسے اپنا خادم اور نوکر ماننا ہے معاذ اللہ۔

ایمان بالرسولؐ میں سنی شیعہ کا فرق۔

بے شک آپ کے کلمہ کے مطابق سچا مذہب ہمارا ہی ہے کہ ہم محمد رسول اللہ کے کلمہ رسالت کو ضروری سمجھتے ہیں ہم یہی نعرہ لگاتے ہیں مگر بدعتی اور فرقہ پرست اسے نہیں اپناتے

کہ ان کی اجارہ داری اور فرقہ وارانہ تشخص معدوم ہو جاتا ہے ہم رسول اللہ کو سب سے افضل ہادی اور کامیاب ترین پیغمبرؐ مانتے ہیں۔ مشکوٰۃ ص۵۱۱ پر حدیث نبویؐ ہے قیامت کے دن میں تمام انبیاء سے زیادہ اپنے پیروکار لاؤں گا کسی نبی کی اتنی زیادہ تصدیق نہ کی گئی جتنی میری ہوئی (مسلم) ہم حضورؐ کی رشتہ داری، عقیدت اور قرابت و مصاہرت کو باعث فضیلت اور قابل احترام مانتے ہیں جبکہ "اور عقیدت یا رسولؐ سے رشتہ داری معقول دلیل نہیں ہے"۔ "دوسرے خط کا شیعی جواب ص۳۸" کہہ کر آپ نہیں مانتے۔

ہم سوالاکھ شاگردان رسولؐ اور صحابہ کرامؓ کو آفتاب نبوت کی کرنیں اور ہدایت کی روشنی مانتے ہیں۔ جب کہ آپ لوگ حضرت علیؓ کے دو چار ساتھیوں کے سوا۔ آفتاب نبوتؐ کو بالکل بے نور کرنوں سے محروم اور چمکنے سے معرا مانتے ہیں کہ دس بیس نفوس پر بھی ہدایت وایمان کی، روشنی نہیں پڑی ہم آپ پر اتری ہوئی کتاب کو رسول اللہ کی ترجمان، قرآن ناطق اور معیار حق و باطل مانتے ہیں جبکہ آپ اسے قرآن صامت کہتے، نقلی غیر اصلی مانتے اسے اکیلا بے یارو مددگار کہتے ہیں اور اس پر ایمان لانے کا انکار کرتے ہیں کہ بقول تمہارا ایمان کا تعلق ہمیشہ اصل سے ہوا کرتا ہے نقل پر نہیں پس ہمارا اصلی ہے اور تمہارا نقلی (معاذ اللہ) ذکاء الاذہان ص۵۴۹ (از مشتاق)، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف منسوب ہر ہر چیز کو منصب رسالت کی دید و لحاظ سے معزز و محترم مانتے ہیں جبکہ آپ کے ہاں معیار تعظیم حضرت علیؓ کی طرف نسبت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیبیوں امہات المومنین خسروں دامادوں بیٹیوں صحابیوںؓ قرابتداروں مکہ و مدینہ جیسے مقدس شہروں اور آپ کی سنت و دین اور امت محمدیہؐ سے تو نفرت و تبرا ہے مگر ان میں سے حضرت علیؓ کی طرف کسی بھی نوع کی نسبت قابل احترام اور مدار ایمان ہے۔ ذرا اس کی خلاف ورزی پر شیعی دارالافتاء سے فتویٰ پوچھ لیجیے۔ اب فرمایئے کہ محمد رسول اللہ کا نعرہ اور اس پر ایمان ہمارا ہے یا آپ کا ہے؟ حق چار یار کا نعرہ بھی رسول اللہ کی طرف نسبت اور یاری رسول کی وجہ سے ہے اگر آپ نہ ہوتے یا ان کی نصرت

رسول اور خدماتِ نبوت تاریخی حقیقت نہ ہوتیں تو ان کا نعرہ کوئی نہ لگاتا۔ آخر ان چاروں کے اور بھی بھائی اور آباء تک تھے ان کو یہ نیک نامی اور رفعت شان حاصل نہ ہوئی۔ یہ نعرہ جدید نہیں قدیم ہے کہ رسول اللہؐ نے مکہ و مدینہ میں سفر و حضر میں خلوت و جلوت میں غار و مزار میں عالم دنیا و برزخ میں ان کو اپنے ساتھ رکھا اپنی رفاقت و صحبت سے ان کو جلا بخشی۔ ان کو وزیر و مشیر اور اہم عہدیدار بنایا امت کو ان کی تابعداری کا حکم دیا اور چاروں کا نام لے لے کر فضائل خاصہ بیان فرمائے۔ (ترمذی)

امت نے اتباع رسولؐ میں ان کو اپنے سینے میں بٹھایا کہ خدا و رسولؐ کی حمد و نعت کے بعد ہر خطبہ و بیان اور تصنیف و تالیف میں نظم و نثر میں ان کا نام گرامی آتا ہے اور اس پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کی نظم و نثر میں درسی کتب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں الغرض نعرہ خلافت راشدہ حق چار یار اپنے وجود اور حقیقت کے اعتبار سے قدیم ہے جدید نہیں۔ ہاں ایک تنظیم کے تحت اس کا خاص استعمال جدید محسوس ہوتا ہے جیسے عقیدہ ختم نبوت قدیم ہے مگر حادث فرقہ مرزائیہ کے مقابل ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ و استعمال جدید ہے اسی طرح حق چار یار کا نعرہ مخالفین نبی و قرآن شیعان کے جلوسوں کو منتشر کرنے کے لیے نسخہ اکسیر ہے۔

یا فلاں مدد کا نعرہ مشرکین کی ایجاد ہے۔

نعرہ حیدری یا علی مدد یہ صرف شیعوں کی ایجاد ہے۔ عہد ختم نبوت اور مابعد صدیوں تک حالتِ امن و جنگ میں نعرۂ تکبیر ہی استعمال ہوتا تھا۔ ہاں مشرکین سب سے پہلے شہید مظلوم ہابیل بن آدمؑ کی یادگار بت ہُبل کی جے اور روح کو پکار کر جنگوں میں کہتے تھے اعل ہبل وانصر "یا ہبل مدد تیری شان بلند" احد میں ابوسفیان نے یہی نعرہ لگایا تھا تو حضور علیہ السلام نے حضرت عمرؓ سے کہلوایا تھا "اللہ مولانا و لا مولیٰ لکم" ہمارا ناصر و مشکل کشا اللہ ہے تمہارا کوئی نہیں (بخاری غزوہ احد) اگر حضرت علیؓ کی یا کسی اور پہلوان کی یہ پوزیشن ہوتی تو آپ ان کے نام کا نعرہ لگا چلا دیتے مگر آپؐ تو ان مشرکانہ نعروں کو مٹانے آئے تھے اور صرف خدا کو مولیٰ و ناصر و مشکل کشا منواتے

تھے اب اگر شیعوں نے یا علی مدد کا نعرہ چلا دیا ہے تو ابوسفیان کی نقالی کی ہے رسول اللہ کی پیروی ہرگز نہیں کی ہے۔ غزوات نبیؐ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جنگوں میں مسلمان تکبیر کا نعرہ لگاتے اور اپنے لشکریوں کی پہچان کے لیے بطور شعار مبشیر اللہ تعالیٰ اور کبھی فوجیوں یا کمانڈر کا نام مقرر کر کے لیتے تھے۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۵۲۷ ملاحظہ کریں۔

"گزارش احوال واقعی پر تبصرہ" کا جواب۔

مشتاق صاحب کو اسلام اور مسلمانوں کی تعمیر و ترقی سے چونکہ شدید دشمنی ہے، لہٰذا اس پہلے جملے پر آگ بگولا ہو گئے ہیں "اسلام دین فطرت ہے اور اقوام عالم کی دارین میں فلاح و بہبود کا نام ہے" چنانچہ زہر اگلتے ہوئے فرماتے ہیں "نقادین پوچھتے ہیں کہ ڈیڑھ ہزار برس میں مسلمانوں نے سائنس کے میدان میں کیا کارنامے سرانجام دیئے کیا ایجادیں کیں کونسی دریافت کی کس کلیہ کو روشناس کرایا کون سے فن میں نام پیدا کیا بسرعت فتوحات ارضی کے باوجود کونسا معاشی یا سیاسی نظام حکومت روشناس کرایا جو آئندہ نسلوں کے لیے لائق اتباع ہو. لہٰذا جو قوم پندرہ سو سالوں میں کچھ نہ کر سکی وہ عالمگیری فلاح و بہبود کی دعویدار کس منہ سے بنتی ہے. حقیقت یہ ہے کہ عامۃ المسلمین کے پاس ان سوالات کا کوئی جواب نہیں محض عقیدت و ایمانیت سے دنیا مرعوب نہیں ہوتی۔ صـ ۱۸ ۔

الجواب ۔ ہمارے حریف صاحب مسلمان دشمنی میں جنون کی حد تک پہنچے ہوتے ہیں۔ اب انگریزوں کے کیمپ سے مسلمانوں کو دنیوی تہذیب و تمدن میں کمی کا طعنہ دیئے رہتے ہیں. کبھی مسلمانوں کی فتوحات کو نشانہ بنا کر کفار کی بولی میں کہتے ہیں "مسلمانوں نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا" اور ذکاء الاذہان میں حضورؐ کے ہاتھ فتح مکہ ہو چکنے پر اسلام لانے والے مسلمانوں کو بھی طعنہ دیا ہے. متعدد ازواج النبیؐ سے خاص چڑ ہے تو ان کی بلکہ خود حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی کردار کشی میں واصل جہنم. راجپال ہندو کی "رنگیلا رسول" سے متفق ہو کر مسلمانوں پر برستے ہیں غرضیکہ کفار نے آج تک اسلام اور مسلمانوں پر دشمنی کا جو تیر چلایا مشتاق صاحب نے اس کی

نوک بوسی ضرور کی ہے۔

مسلمانوں کی سائنسی خدمات۔

سائنس اور مادی ترقی میں مسلمانوں کی خدمات اس رسالہ کا موضوع نہیں ہے اس پر بیسیوں ضخیم عربی انگریزی اردو میں کتب موجود ہیں عہد خلافت راشدہ بنوامیہ بنوعباس اور آل عثمان کی تمدنی ترقیات اور سائنسی ایجادات عمرانی علوم فلکیات علم ریاضی طبعیات حیاتیات علم جغرافیہ علم کیمیا فن تعمیر خطاطی علم طب وجراحت تاریخ نویسی وغیرہا میں کمال تاریخ کے اوراق پر ثبت ہے اور مغربی اقوام نے خود مسلمانوں اور عربوں سے یہ علوم حاصل کر کے فنی مہارت کا ثبوت دیا ہے چنانچہ میڈرڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سیودا نے اعتراف کیا ہے کہ یورپ پر عربی تمدن کا احسان ہے جس سے مسلمان عیسائی اور یہودی یکساں مستفید ہوتے تھے انہوں نے بتایا کہ لوگ اب اس حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں کہ یورپ میں سائنسی اور عمرانی علوم کا سرچشمہ عربی تمدن ہی تھا جس کا اثر موجودہ تہذیب میں بھی پایا جاتا ہے" مورخ ہٹی فرانسیسی لغت اور ادب کی تاریخ میں لکھتا ہے" کہ ہمارے تمام علوم فلسفہ ریاضی ہیئت جہاز رانی آتش گیر مادوں کی ترکیب طب کیمیا اور طباخی کے سلسلے ہی عربوں کے ہم پر احسانات ہیں بہت سی چیزوں کے اصل عربی نام تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ اب بھی محفوظ ہیں اور ان کی تعداد اتنی ہے کہ فرانسیسی زبان میں ان کا ایک بڑا مجموعہ تیار ہو سکتا ہے (بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ ہم اصدیاں نمبر ص ۴۱۳)

میں مسلمانوں کی مادی کمی کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ مسلمان کا اصل مطمح نظر آخرت ہے اور کفار کا صرف ترقی دنیا ہے۔ فرعون وہامان اور نمرود و شداد ان باتوں میں ہوشیار اور ترقی یافتہ تھے (وکانو مستبصرین) اور مومنین ضرورۃً ان کو حاصل کرتے رہے۔ پھر ایک ملعون رافضی کی انگیخت پر ہلاکو خان تاتاری کے بغداد پر حملے نے مسلمانوں کو مفلوج کر دیا کہ دریائے دجلہ انکے خون سے امڈ کر ہر قسم کی دینی ادبی اور عمرانی علوم کی کتب کو بہالے گیا۔ پھر عہد صفوی میں جب چالیس لاکھ سنی مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے ایران و عراق کو شیعہ اسٹیٹ بنا دیا گیا تو ان کی توجہ عمرانی اور سائنسی ترقی سے ہٹا کر رونے پیٹنے سلف کے کارناموں اور کردار کو مسخ کرنے اور لعن و تبرا میں لگا دی گئی۔

اور عسکری قوت ٹرکی، عرب افغانستان اور متحدہ ہند کے خلاف صرف ہونے لگی جب گھر میں جنگ چھڑ گئی تو مسلمانوں کی تمدنی ترقی رک گئی اور مغربی اقوام ان سے آگے بڑھ گئیں اور ایران ایشیا کا متمدن اور متمول خطہ ہو کر اس سے زیادہ کچھ ترقی نہ کر سکا کہ لیڈروں کے بت چوکوں میں نصب کر دیئے گئے صبح و شام ان کو رکوع و سلامی کر دی جاتی ہے اور اب قومیت اور لیڈر پرستی کے بت نے ان کو عراق سے لڑا کر تباہ و برباد کر دیا ہے۔ فقہ جعفریہ کی مذہبی تعلیم بھی "تقیہ و کتمان حق، صحابہ کرامؓ پر لعن طعن، متعہ اور سنی مسلمانوں سے نبرد آزما رہنے" سے بڑھ کر تہذیب و تمدن میں ترقی، امن کی بحالی اور غیر اقوام کو قرآن و سنّتِ نبوی والے اسلام سے روشناس کرانے میں راہنما نہیں ہے لہٰذا اس کی قلیل تخصیص کا دعویٰ محض خوش فہمی ہے اور لباس کی طرح ان کے سب اوراق کالے ہی نظر آتے ہیں اور بغض سے بھرپور دلوں کی کالی حالت تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں بارہ صدیوں کے بعد اگر مسلمانوں میں مادی تمدنی و ترقی کا ضعف آیا تو اسکی ذمہ داری تشیع کی اشاعت اور ترک تقیہ پر ہے۔

خاتم المعصومین۔ موصوف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت "خاتم المعصومینؐ" استعمال کرنے پر بہت ناراض ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ بقول آپ کے "صاحب شریعت منبع سنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیینؐ اور آخری رسول ہونے پر تمام مسلمان فرقے عملاً و اعتقاداً متفق ہیں" تو تمام فرقے آپ کو معصوم بھی مانتے ہیں اور صاحب شریعت اور منبع سنت کی طرح معصوم ہونا بھی آپ کا خاصہ ہے تو خاتم کی خاصہ کی طرف نسبت کر کے تعبیر کرنا عقلاً اور عرفاً درست ہے جیسے خاتم الشریعت، خاتم السنت، خاتم القرآن، خاتم الائمہ، خاتم الوحی، خاتم الکتاب کہنے کو آپ بھی بدعت اور من گھڑت نہ کہیں گے گو احادیث سے یہ لفظ ثابت نہ بھی ہوں کیونکہ یہ خاتم النبیین ہی کی تشریح ہیں اسی طرح خاتم المعصومین کا لقب سمجھیے۔ رہا آپ کے آئمہ اثنا عشر کا اس کی زد میں آنا اور آپ کا چلانا بجا ہے مگر یہ صرف آپ کا مبتدعانہ من گھڑت عقیدہ ہے، مسلمانوں پر حجت نہیں، حضرت باقر و جعفر کے شاگرد،

مومن بھی آپ کو نیکوکار عالم تو مانتے تھے مگر معصوم نہ جانتے تھے (حق الیقین) پھر وہ خود اپنے معصوم ہونے کی صراحت یا دعویٰ نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے خلاف خود کو غیر معصوم کہتے ہیں حضرت علیؓ نے صفین کے مجمع عام میں خطبہ دیکر فرمایا "مجھے ٹھیک اور حق بات کہنے سے نہ رکنا اور منصفانہ مشورہ دینے سے پہلو تہی کرنا کیونکہ میں اپنے نفس میں غلطی کرنے سے بالا نہیں ہوں اور نہ مجھے اپنے کاموں پر بھروسہ ہے بجز اس کے کہ مالک درست کر دے الخ (نہج البلاغہ جلد ا ص۴۳۶ و روضہ کافی ص۳۵۷) جبکہ حضور علیہ السلام ایسی باتوں سے مغفور اور پاک ہیں عالم اہل بیت حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضورؐ کے خصائص میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے حق میں فرمایا ہے "ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف فرما دے (مشکوٰۃ ص۵۱۵) جب آئمہ اثنا عشر کے لیے ایسی کوئی حدیث اور آیت نہیں ہے تو حضورؐ کو خاتم المعصومین کہنا اظہار حقیقت ہے آپ نے مطالبہ پورا ہونے پر کبھی کسی کو انعام نہیں دیا کیونکہ ضیق معاش کا شکار ہیں تو ہمارا انعام بھی ہدیہ قبول فرمایئے کچھ بچ جائے تو متعہ جیسے کار خیر میں صرف کیجئے

اثبات خلافت :-

" حضورؐ نے اپنا خلیفہ کتاب و سنت کو بنایا" ہمارا یہ قول ثقلین کی تعبیر ہے اور ہمارے خلفائے راشدین اسی کے پیروکار تھے۔ کیونکہ تا قیامت دنیا میں ساتھ رہ کر پھر حضورؐ سے ملاقات کرنے والی یہ دو چیزیں ہیں۔ جبکہ خلفاء طبعی زندگی گزار کر حضورؐ سے جلدی جا ملے۔ اردو نہج البلاغہ ص۱۷ کے خطبہ دوم میں ہے "اور رسول اللہ نے تم میں رب کی کتاب خلیفہ چھوڑی جیسے انبیاءؑ اپنی امتوں میں چھوڑتے تھے" اس حدیث اور تعبیر سے ان کی خلافت اور نظام حکومت کو بدعت نہیں کہا جائے گا کیونکہ قرآن و سنت کا نفاذ و ابلاغ ان کے دست حق پرست پر ہوا۔ پھر جب حضورؐ نے " اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر (ترمذی) فرما کر ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ و امام بنا دیا اور تم پر لازم ہے کہ "میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت پر چلو" (ابوداؤد) فرما کر ان کی خلافت حقہ کا اعلان کر دیا تو اس کے خلاف بتنگڑ بنانے کی ضرورت نہیں۔ بیشک ہم

اپنے ممدوحین کی سیرتوں کو سنتِ نبیؐ کے مطابق پاتے ہیں اور بادشاہ کونینؐ کے پیچھے بادشاہ خلفاء
اعتقاد کرتے ہیں۔ سنت نبی اقتدار و حکومت سے محروم اور غار و تقیہ میں مستور خیالی امام نہیں مانتے
ہم نے وجود منافقین کا انکار نہیں کیا کیونکہ حضورؐ کے مشن کی ترقی اور جماعتِ رسولؐ کی کثرت کا
دشمن ابن ابی کا ٹولہ اور مدینہ سے صحابہؓ کو ذلیل کہہ کر نکالنے کا اعلان کرنے والا گروہ۔ دنیائے شیعیت کا
بیج موجود تھا۔ مگر چند اشخاص کے سوا واقعی ان کا نام و نشان مٹ گیا۔ ہاں انہی کا ذوالخویصرہ بچ رہا
تو وہ حضرت عثمانؓ کا مخالف ہوا۔ شیعہ بنا مسلمانوں سے جنگ کی ابن سبا یہودی کی تعلیم سے خلافت
منصوصہ کا اعتقاد رکھتا تھا۔ جب حضرت علیؓ نے پنچایت اور تحکیم کو قبول کیا تو اسے اپنے "عقیدہ
امامت" کے خلاف پاکر حضرت علیؓ کا بھی دشمن ہوگیا اور خارج ہوکر آپ کے ہاتھوں قتل ہوا۔
(دیکھیے ذکار الاذہان ص ۲۳۲) ایسے منافقوں کی بدگوئی اور نشانہ ہی ہم کرتے ہی رہتے ہیں۔ ناراض کیوں ہوں؟
منافق کی پہچان سورت منافقون کے پڑھنے سے ہوجاتی ہے کہ "وہ توحید و رسالت کا زبانی اقرار کرتے
مگر عملاً و اعتقاداً اسے نجات میں غیر معتبر مانتے ہیں فدائیت کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں خوبصورت
روپ میں آکر باتیں پسندیدہ سناتے ہیں مگر رسول اللہ کی سنت اور اتباع سے سر پھیرتے اور تکبر
کرتے ہیں اصحاب رسول اللہ کے کٹر دشمن ہیں ان کے لیے چندہ بند کراتے ان کو تتر بتر کرتے
اور شہر بدر کرنے کی سکیم بناتے ہیں" تو قرآن پاک ہوتے ہوئے جھوٹی روایات اور جھوٹے لوگوں
کے خود ساختہ "نعرہ حیدری" سے شناخت مومن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں مسلم و کافر کی شناخت
ہوجاتی ہے کہ یا ہبل مدد کی طرح یہ نعرہ لگانے والا کفار کے کیمپ سے بولتا ہے اور اسے ناپسند
کرکے اللہ مولانا و لا مولیٰ لکم کا نعرہ لگانے والا حضرت رسول اللہؐ کے کیمپ کا مجاہد عمرؓ ہوتا ہے
نعرہ حیدری سے توحید میں خلل اور متعلقہ بحث آگے آئے گی۔

ہم مسلمانوں کی کثرت خدا کا انعام ہے۔

ہم کفار کے مقابلے میں تکثیر مسلمین کے دعویدار نہیں ہوتے البتہ فی نفسہ مسلمانوں کی کثرت
پر نازاں اور خوش ہیں کیونکہ اللہ نے کثرت و قوت کو اپنا احسان بتایا ہے۔ انفال ع ۳ کی ایک

آیت کا تفسیری ترجمہ طبرسی سے ملاحظہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پہلی کمزوری اور قلت کا ذکر فرما کر اپنی مدد تائید اور تکثیر کے انعام کا ذکر فرمایا تو کہا اے مہاجرین! یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے۔ ابتداءِ اسلام میں ہجرت سے پہلے اسی طرح تھے کہ زمین مکہ میں کمزور سمجھے جاتے تھے تمہیں ڈر تھا کہ عرب کے لوگ تمہیں اچک لیں اگر تم مکہ سے نکلے۔ پس اللہ نے تمہارا ٹھکانہ دار الھجرت مدینہ منورہ بنایا اور تمہاری مدد و تائید کی یعنی (عددی) قوت بخشی اور پاکیزہ رزق دیئے کہ غنیمت حلال کر دی جبکہ اور کسی کے لیے حلال نہ تھی تاکہ تم شکر کرو (مجمع البیان جلد ۲ صہ ۵۳۵) سواد اعظم کا معنی گمراہ فرقوں کے مقابل کثرت عدد سے حق کا پیرو جب خود حضرت علیؓ نے کیا ہے تو انوار اللغۃ کا حوالہ بے جا ہوگا۔ نہج البلاغہ قسم اول صہ ۲۴۱ ط مصر میں ہے "میرے متعلق عقیدت رکھنے والے سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو معتدل راہ چلیں گے تو ان کا دامن تھام لو۔ واتبعوا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ اور اس کثیر بڑی جماعت کی پیروی کرو بلاشبہ اللہ کا دست (نصرت) جماعت پر ہوتا ہے۔ مشتاق کا یہ کہنا" لہٰذا سوا لاکھ ہو یا ایک دو تین ہمیں تعداد سے کوئی بحث نہیں ہے" صحابہ دشمنی کی اہم ترین دلیل ہے! اور جہاں ہزاروں مومنین کا دعویٰ کیا ہے وہ ہم سے مرعوب ہو کر اور جال میں پھنس کر کیا ہے۔ بہر حال ہم تو کلام الٰہی اور فرمان علوی سے بحث کر کے سواد اعظم ناجی اور برحق تمام صحابہ نبوی اور مسلمانان اہل سنت والجماعت کو مانتے ہیں

نفاذ فقہ جعفریہ اور انقلاب ایران۔

موصوف اس پر ہمارے تبصرہ کے رد میں فرماتے ہیں "حالانکہ اخلاقی قانونی اور سیاسی اعتبار سے ان کو کسی دوسرے برادر اسلامی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کا ہرگز حق نہیں پہنچتا ہے" تو محترم! خمینی حکومت نے انقلاب کے بعد عراق میں حکومت کے خلاف عوام کو کیوں اکسایا اور ایسی مداخلت کا حق ان کو کہاں سے ملا۔ پھر جب عراقی حکومت نے ایکشن لیا اور چند نفوس کام آئے تو یہ ان کا اندرونی معاملہ تھا۔ آپ نے عراق کی کمیونسٹ حکومت

سنی کہہ کر پاکستان میں عراق کے خلاف مہم کیوں چلائی؟ شہیدوں کا خون رنگ لائے گا اور اسلام آباد چلو اسلام آباد چلو جیسے پمفلٹ گھر گھر تقسیم اور پوسٹر ہر جگہ آویزاں کیوں کیے۔ پھر عراقی سفارتخانے سے احتجاج کے نام پہ ہزاروں شیعہ نے اسلام آباد کا گھیراؤ کیا۔ آخر ایک چھوٹے سے واقعہ پہ دو کروڑ روپیہ کے خرچ سے اتنی اشتعال بازی اور دارالحکومت پاکستان کی دنیا بھر میں رسوائی اور فوج پر حملے کی وجہ جواز کیا تھی۔ خمینی حکومت کے ہزاروں سنی کرد شہید کر چکنے کے بعد حافظ الاسد رافضی کمیونسٹ کی شامی حکومت مسلمانان اہل سنت پر چند سالوں سے جو جارحانہ مظالم ڈھا رہی ہے اور ان کا قتل عام ہو رہا ہے کیا اہل سنت نے ملکی سلامتی خطرے میں ڈال کر شیعہ یا ایرانی یا شامی حکومت کے خلاف ایسا اشتعال انگیز مظاہرہ کیا؟ پھر لطف یہ ہے کہ عراقی سفارتخانہ سے احتجاج کے نام کی یہ یلغار پاک سیکرٹریٹ سے فقہ جعفری نافذ کرانے جا ٹکرائی اور تصادم سے لاقانونیت کا بدترین مظاہرہ کیا۔ سنی حکومت نے بھی تحمل تدبر اور دانشمندی کا جو ثبوت دیا وہ ایک تاریخی مثال ہے مگر شیعوں کی روایتی مقصد میں ناکامی اب بھی ساتھ ہے۔ محترم اب کہیے کہ "باب مدینۃ العلم کے بھکاری" اور "در بتول کے گداگر" اسی علم و عرفان اور تہذیب و شرافت کے دائرے میں اپنا مدعا بیان کرتے ہیں؟ کیا یہی آپ کا مذہب کھلی کتاب کی طرح واضح ہے" اور آپ کے اس انتشار، نفرت، نفاق اور فساد کی تحریک و اشتعال انگیزی سے حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی کو مجروح کرنے کی شرمناک سازش تو نہیں ہوتی؟ اب ایسا وباؤ تشدد جارحیت لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کو نسے جہلا کا شیوہ ہوا کہ "تھوتھا چنا باجے گھنا" کا مصداق ہو۔ اپنے پیپر پہ اپنے معیار سے نمبر لگا کر فیل پاس ہونے کا فیصلہ کر دیں کیونکہ ہم نے فیصلہ دیا تو بائیکاٹ کا طعنہ آپ ہمیں سنائیں گے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ موصوف دینیات میں ان ہی امین صفت ہیں اور نہ سچے بلکہ جھوٹ ان کی عادت محسوس ہوتی۔ آئینہ میں خود اپنا چہرہ دیکھنا ہے۔ کیونکہ ہم نے آپ کے اس فرمان "شیعہ مذہب حق ہے کا مطالعہ فرمانے کے بعد آپ کے جذبات کو جو ٹھیس پہنچی ہے اس پہ معذرت خواہ ہوں۔ ایسے آپ میری جہالت اور اپنی علمی ذکاوت کا طبعی ٹکراؤ خیال فرما سکتے ہیں" سے جو حقانیت اہل سنت کا عملاً اقرار اور مخالف کی شکست کا عملاً اعتراف برآمد کیا ہے۔ ہر منصف و دانا یہی نتیجہ

نکالے گا "ہم انگور کھٹے ہیں" کے عنوان میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں آپ سنی و شیعہ چار قارئین سے تمام خطوط پڑھوا کر فیصلہ پر نظر ثانی کرالیں مجھے منظور ہے

تقیہ کے الزام سے معرکۃ الآرا فتح کا دعویٰ:۔

مذہب شیعہ کی معرکۃ الآرا فتح کے عنوان سے موصوف نے سوا دو صفحے سیاہ کیے ہیں صرف اس جملہ کی آڑ میں "مگر تقیہ بازوں سے ان کی بولی اخفاء و کتمان میں گفتگو کرنا مناسب سمجھا نام ظاہر نہ کیا اور ہر خط میں خالی جگہ نقطے ڈال دیتے مع ہذا اپنے قارئین اور حریف سے نام چھپانے کے عذر میں کہتے ہیں کہ شاید اظہار کی صورت میں یہ مفصل تحریر اور فیصلہ آپ کے سامنے نہ آتا۔ ہمیں توقع تھی کہ "گزارش احوال واقعی" میں صرف اسی پر موصوف بے دے کریں گے تو ہم نے اس کا جواب پہلے ہی دے دیا اور وہ بالکل سچا نکلا کیونکہ ہمارا گمان تھا کہ مرسل الیہ کو شاید میرے رسالوں کا علم ہوگا تو وہ اپنی کہی باتیں مجھ سے ظاہر نہ کریں گے گم نامی کی صورت میں آزادی سے مافی الضمیر بیان کریں گے۔ ہمارا گمان کسی حد تک درست نکلا کہ موصوف کو میرے مولّفہ رسائل کا علم تھا جیسے انہوں نے غلام مصطفیٰ ڈھڈیال کو نجی خط میں اسی سوال کے جواب میں لکھا ہے مگر پورا تعارف نہ تھا اسلیئے اگر میرا نام بھی لکھا ہوتا تو جواب میں کچھ فرق نہ ہوتا جیسے وہ خود لکھتے ہیں "اگر آپ تقیہ نہ بھی کرتے تو یہی جوابات آپ کی خدمت میں پیش کیے جاتے کیونکہ یہ میرا اخلاقی فریضہ تھا" اس ذو وجہین حقیقت سے یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ موصوف نے خطوط کا جواب ذمہ داری سے لکھا۔ غلط فہمی یا دھوکہ و سازش کا شکار ہو کر نہیں لکھا کہ اب اس سے معذرت کریں۔ بہر حال میں نے اپنے گمان پر عمل کیا اور مصلحت سے نام ظاہر نہیں کیا۔ یہ شیعہ کا تقیہ خاص نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹ کے ہم معنیٰ ہے جیسے "ہم سنی کیوں ہیں" میں مفصل بیان کر چکے ہیں اخفا و کتمان ضرور ہے مگر یہ راز داری سے تبلیغ کے ذیل میں آئے گا جو مشتاق صاحب (گویا میری طرف سے) جواب خود دے چکے ہیں "گو کہ تقیہ کی حالت بھی مانع تبلیغ نہیں ہے اور تبلیغ راز داری سے بھی کی جاسکتی ہے ..... یہ بھی ایک خوبی ہے۔

اور جلاء الاذہان صفحہ ۱۰۲ پر لکھتے ہیں۔ باقی اخفاء اور تبلیغ بے شک ایک دوسرے کی ضد

مگر ایسی ضد نہیں جو یکجا نہ ہو سکیں ہو سکتا ہے کہ تبلیغ رازداری کے ساتھ ہو"۔

بس اسی کو ہم نے تقیہ بازوں کی بولی اخفاء و کتمان کہا اور رازداری کے ساتھ تبلیغ کی۔ اور نقل کفر کفر نہ باشد۔ ہم نے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا نہ شیعہ کا متعارف تقیہ کر کے خلاف مافی الضمیر کہا اور جھوٹ بولا۔ ہاں نام صیغہ راز میں رکھا اور اس کے فوائد خوب حاصل ہوتے جو اظہار نام سے حاصل نہ ہو سکتے تھے۔ آخر تعارف کے بعد اپنے نام سے جو "سنی سائل کا چھٹا خط" بھیجا ہے اس میں کئی مسائل پوچھے ہیں اس کا جواب نہیں آیا اور نہیں آئے گا۔ اور میرا اعلیٰ وجہ البصیرت یہ دعویٰ ہے کہ کوئی شیعہ باقاعدہ اصول و ضوابط کے تحت مذہبی مسائل پر بحث و گفتگو نہیں کر سکتا۔ خطوط میں ان کو یہی الجھن نظر آئی تو خاموش رہے اور معذرتیں لکھتے رہے مگر خطوط شائع ہونے پر بے اصول چلنے میں تیزی اور فنکاری دکھادی اس طرز سے مذہب شیعہ کو کوئی فتح نہ ہوئی۔ بحمد اللہ سنی سائل مشن تبلیغ میں بامراد ہوا کہ باب مدینۃ العلم اور در بتول کا یہ گداگر ان کے خادم کی حکمت عملی سے اپنی خوراک حیات اور متاع ایمان کھو بیٹھا اور پریشانی سے مارا مارا پھر رہا ہے کیونکہ بقول خود "جیب کترا" بیٹھا ہم انشاء اللہ اس تقیہ کی ضرور مذمت کریں گے جو جان و مال کے خوف کے بغیر بصورت جھوٹ کیا جاتا ہے اور اس فرض تقیہ کو اپنانے کی شیعہ سے بار بار گذارش کریں گے جس کے تحت تعلیم جعفری اور شیعہ مذہب کو غیر شیعہ سے چھپانا فرض ہے ظاہر کرنا حرام ہے اس پر کتب شائع کرنا جرم ہے اس کی تبلیغ کرنا برائی ہے اس کا ناشر و مبلغ منکر دین ہے اس کا تارک بے ایمان ہے۔

وہ یہ کہ شیعہ مذہب اور عقیدہ امامت آئمہ الیاس سربستہ راز ہے جو خدا نے صرف جبرئیل کو بتایا۔ انہوں نے صرف حضورؐ کو بطور راز بتلایا۔ حضورؐ نے مخفی طور پر علیؓ کو بتایا (نہ کہ غدیر خم پر مجمع عام میں اعلان کیا) پھر علیؓ نے بطور راز ہی حضرت حسنینؓ کو بتایا تاآنکہ امام باقر کے شیعوں نے اسے سن لیا تو پھیلانا شروع کیا تو امام باقر نے ڈانٹ پلائی کہ تم اس راز کو کیوں پھیلاتے پھرتے ہو۔ ہماری احادیث مت پھیلاؤ (اصول کافی باب کتمان) یہ مذہب و عقیدہ آج بھی ایک راز ہے اور تا ظہور مہدی یہ تقیہ ہی میں رہے گا کیونکہ فرمان صادق ہے "جوں جوں مہدی کے خروج کا زمانہ

قریب آئے گا تقیہ (اور اخفاءِ مذہب) اتنا ہی سخت کرنا ہوگا (کافی باب تقیہ)

باغی مومن ہیں :-

بے اصول رائٹر کتاب کے مضمون کا جواب بناتے ہوئے پیچھے بیٹھے اور سرورق پر آیت وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ (مشرکوں سے نہ ہو یعنی جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور شیعہ شیعہ ہو گئے روم) گیلاق ہو گئے فرماتے ہیں لیکن ہم اس کی تردید یوں کرتے ہیں کہ یہ استعمال عظمت شیعہ کے لیے ہرگز مفر نہیں کیونکہ مومنین کا لفظ بھی قرآن میں باغیوں کے لیے استعمال ہوا ہے جیسا کہ "وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا.. فَقَاتِلُوْا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ۔"

الجواب :- لفظ شیعہ قرآن میں دس جگہ پر مذموم معنیٰ میں کفار و مشرکین پر ہی بولا گیا ہے صرف ایک جگہ محض لغوی غیر مذموم معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ تو مومنین سے اس لفظ کا کوئی جوڑ و تناسب نہیں۔ رہا مومن کا باغی ہو جانا، یہ استعمال شیعہ مذہب کی بیخ کنی کرتا ہے اور قدرت نے سچی بات اور سچی دلیل مشاق کے قلم کذب رقم سے لکھوا ہی دی اور لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا کا مصداق بن گیا یہی تو ہم کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو حضرت علیؓ کی زبان سے ان کا باغی بتلایا جاتا ہے وہ قرآن کی رو سے بھی مومن اور نہج البلاغۃ میں فرمان مرتضوی کی رو سے مومن ہیں کافر و مرتد نہیں گو وہ بغاوت کے گناہ گار ہیں مگر ان کے مومن و ناجی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اگر آپ ان کو مومن و ناجی مان لیں تو سنی و شیعہ کا قضیہ کافی حد تک کم ہو جائے گا۔

اسی آیت سے دوسرا استدلال آپ کے خلاف یوں ہے کہ قاتلین عثمانؓ کو آپ مومن کہتے ہیں وہ اس جرم سے توبہ کیے بغیر نئی حکومت کی اوٹ میں جانے بچانے لگے۔ فقاتلوا التی تبغی کے تحت ان سے جنگ واجب تھی اور مطالبہ قصاص برحق تھا حکومت تو خاص حالات کی بنا پر معذور ہو گئی مگر جمہور مسلمانوں نے جو ان کے خلاف علم قتال بلند کیا اور ان کو امر اللہ قصاص کی طرف بلانا چاہا، ان کا اقدام از روئے قرآن درست تھا۔ اور وہ اس سلسلے میں ان سے

لڑتے ہوئے شہید ہوئے کہ مومن و برحق تھے ۔ تو حضرات طالبین قصاص کے خلاف زبان درازی اس آیت سے اعراض ہے۔

ذاتی کوائف شائع کرنے پر شکایت کا ازالہ :۔

مشتاق صاحب سنی سائل کا پہلا خط مع شیعہ جواب نقل کر کے فرماتے ہیں " اور کسی بھی پاکستانی شہری کے ذاتی کوائف کو اس کی اجازت و آمدگی کے بغیر شائع کرنا نہ صرف شہری حقوق کی پاسداری کو نظر انداز کرنا ہے بلکہ ملکی قوانین کے خلاف ہے ۔ الخ"

جواب ۔ یہ کوائف جاسوسی کے طور پر غیروں سے اخذ کر کے ہم نے شائع نہیں کیے بلکہ موصوف سے حاصل کر کے اطلاع دے کر شائع کیے ہیں ۔ یہ کوئی جرم اور توہین شخصی والی بات نہیں ۔ پھر اس میں والد کا نام اساتذہ کے نام تعلیمی ڈگری پوچھ کر شائع کی ہے اس پر ناراضی کیوں ؟ جناب ناراض تب ہوتے کہ "ہم متعہ کیوں کرتے ہیں" کے قائل کی صداقت واقعات متعہ کے ضمن میں ہم پیش کرتے اور راز ہائے دروں سے پردہ اٹھاتے مگر توبہ توبہ ہم اس بیہودہ مسلے اور مذہب کے نہ قائل ہیں نہ کسی کی ایسی بیچی ذاتی سیرت کی جستجو کرتے ہیں

دوسرے خط پر اضافی تبصرہ کا جواب :۔

موصوف نے ہمارے اس لفظ پر" مہر صاحب منہ پھٹ" کہہ کر غصہ نکالا ہے ۔ " بار خدایا تیرا ایک بندہ . . . . اس (رسول) کی جماعت مومنین مہاجرین و انصار رضؓ کے طریقے سے منحرف ہو کر اس گروہ میں شامل ہو گیا جو امت رسولؐ کے عین مد مقابل اور اپوزیشن شیعہ علی کہلاتا تھا ۔" پھر امام احمد سیوطی ، ابن حجر زمخشری ، نسائی ابن کثیرؒ کا نام لے کر فرمایا ۔ کہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کرتے تھے اے علی تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن رستگار ہوں گے ۔" حضور علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ نہ لفظ حضرت نہ صیغہ سلام مگر حضرت علی رضؓ کیساتھ دونوں کا استعمال تو شیعہ شعار ہی ہے ہم کیوں شکایت کریں کہ ان کو حضرت علی رضؓ سے بہ نسبت حضور صلعم کے زیادہ محبت ہے تاہم یہ حوالہ انتہائی مبہم و مجہول ہے یہ نہیں بتایا کہ ان علماء نے کس کس

کتاب میں یہ حدیث لکھی ہے پھر باقاعدہ سند صحیح اور توثیق و معتبر ہونا بھی لکھا ہے یا نہیں ہمیں مختلف کتب کی ورق گردانی سے یہ حدیث نہیں ملی شیعہ نام کی صراحت کے ساتھ کچھ اور حدیثیں ملی ہیں مگر وہ سب موضوع اور ضعیف ہیں. یہاں ہم مشتاق کا اپنا کلیہ اور جواب لوٹانا کافی جانتے ہیں وہ اپنی ایک حدیث کے متعلق کہتے ہیں

"اس کی سند وثقاہت بھی واضح نہیں کی گئی ہے اس سے دلیل قائم کرنا جہالت ہے۔ (ذکاء الاذہان ص۳۱۳) اور علامہ مجلسی نے کسی بھی جگہ اس کے صحیح ہونے کی تائید نہیں کی. اگر صرف غلط واقعات (بلا سند و توثیق روایات بھی م) کو نقل کر دینا دلیل سمجھ لیا جائے تو پھر کوئی بھی ایسا امر فریقین کے درمیان نہ ملے گا جس کو اس غلط طریقہ کار سے ثابت نہ کر دیا گیا ہو (ذکار الاذہان ص۲۹۴) مشتاق صاحب کا یہ دعوی کرنا بالکل غلط ہے کہ عہد نبوی میں صحابہ کرامؓ کا ایک گروہ جناب امیر سے وابستہ ہو جاتا تھا بلکہ اس جماعت کا ہر فرد حضرت علیؓ کو اپنا روحانی پیشوا تعلیمات اسلامیہ کا استاد علم حقیقی کا مبلغ اور احکام اسرار نبوت کا واقعی شارح و مفسر تسلیم کرتا تھا اور شیعہ کہلا کر شہرت پاتا تھا" ص۴۳

کیونکہ شیعہ علی کی کوئی اصطلاح اور پارٹی بازی عہد نبوی میں نہیں تھی. یہ اصطلاح تو "سیاسی مناقشات" کے دور عہد مرتضوی میں پیدا ہوئی. شیعہ رائٹر نے کس چالاکی سے نبوت کا انکار کر کے حضرت علیؓ کو آپؐ کی سیٹ پر زندگی میں ہی بٹھایا اور اپنے اسلاف کی یہ شہرہ آفاق بات سچ کر دکھائی کہ شیعہ اعتقاد میں حضرت جبریل نے وحی و قرآن حضرت علیؓ پر لانا تھا مگر بھول کر محمدؐ کے پاس چلے گئے" او پیش محمد شد و مقصود علی بود. جب حضرت علیؓ ہی صحابہ کرامؓ کے روحانی پیشوا تعلیمات اسلامیہ کے استاد، علم کے حقیقی مبلغ بن گئے تو گویا نبوت کا جامہ خود پہن لیا تو خود حضورؐ کا منصب کیا رہا. کیا معاذ اللہ آپؐ اس "باب العلم" کی چوکیداری کرنے آتے تھے؟ ایک گروہ کے روحانی پیشوا اور استاد علم حضرت علیؓ بنے تو دوسرے کا کون تھا؟ ظاہر ہے کہ وہ خود حضورؐ ہی ہوں گے. پھر حضورؐ کے شاگردوں کو تو فیل غیر مومن اور منافق کہا جائے مگر شیعہ علیؓ کو

سب کچھ مانا جائے کیا نبوت کی توہین نہیں ہے؟ اس وضاحت کے بعد بھی کیا شیعہ کو قائل نبوت کہا جائے گا اور ختم نبوت کا منکر و مؤول نہ کہا جائے گا؟ مسلمانو! ہوش کرو، ان کے محبت اہل بیت کے خوش نما اور بلند بانگ دعاوی سے دھوکہ مت کھاؤ۔ قرآن کریم اور نبوت محمدیؐ کے یہ بدترین منکر ہیں، حضور علیہ الصلاۃ والسلام مدینہ طیبہ کے ماحول و معاشرہ میں کیا اپنے احکام و اسرار کی خود تفسیر و تشریح نہ کرتے تھے کہ آپؐ سے نفی کر کے زندگی میں ہی یہ حق حضرت علی المرتضیٰؓ کو دے دیا جاتا۔ پھر امت محمدیہؐ ہونے اور اصحابؓ رسولؐ کہلانے سے شہرت و عزت نہیں ملتی تھی شیعہ کہلوا کر عزت پائی جاتی تھی، ؎ بریں عقل و ہمت بباید گریست۔

واقعات سیرت اور ہمارے اعتقاد کی روشنی میں "شیعہ فلاں" کی کوئی تفریق عہد نبوت اور خلفاء ثلاثہؓ کے دور میں نہ تھی جہاں سب مسلمان حضرت علیؓ کو اپنے دل کی دھڑکن آنکھوں کا نور ایمان کی روشنی، اپنا محبوب خدا کا مقرب بندہ اور رسولؐ اللہ کا محترم داماد و صحابیؓ جانتے تھے وہاں حضرت ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر وغیرہمؓ تمام اکابر صحابہ رسولؐ کو اسی عزت و احترام اور ایمان و عرفان کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کے متعلق احادیث لاتعداد ہیں کہ تمام مہاجرین و انصار صحابہؓ چار یار اور عشرہ مبشرہ کو افضل ترین مانتے تھے۔ ابوداؤد شریف میں صحابہ کرامؓ کا بیان ہے "ہم رسول اللہ کی زندگی میں کہتے تھے کہ حضور علیہ السلام کے بعد امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں پھر عثمانؓ ہیں (مشکوٰۃ ص ۵۵۵)

بارہ ہزار صحابہؓ کو مومن مان لیا:-

بے اصول مذہب شیعہ کی کوئی کل سمجھ نہیں آتی کہ یوں تو صحابہؓ کی کثرت اور اہل سنت کی کثرت پر ہر وقت طعن و تشنیع کرتے رہتے ہیں پھر جب اپنے شیعہ گروہ کی حمایت میں اٹھتے تو بہت سے صحابہ کرامؓ کو اور شیخ صدوق کی تحقیق نقل کر کے "بارہ ہزار اصحاب بدری حقیقی مہاجرین و انصار کو" گروہ علی و مومن" ہونے کی سند عنایت فرما دیتے ہیں ص ۴۳۔ میں اپنے مولیٰ کا شکر کس زبان سے بجالاؤں کہ میرا تیر نشانے پر پہنچایا اور میری ضرب بر شیعہ کو کاری بنایا۔ اور

مذہب اہل سنت کو معرکۃ الآرا فتح دی کہ در جنوں رسائل میں صحابہ کرامؓ کی بدگوئی کرنیوالا بےلگام منشی اب بارہ ہزار اور بہت سے صحابہ کرامؓ کو مومن اور محب علیؓ ہونے کی سند دے رہا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ بارہ ہزار صحابہؓ رسول اللہ کی تعلیم و تربیت سے مومن ہوتے یا حضرت علیؓ کے فیض صحبت و اتباع سے ہوتے، اگر حضرت علی کے طفیل ہوتے تو آپ رسول اللہ کے منکر ہوتے، اور اگر حضورؐ نے ان کو مومن بنا کر یادگار چھوڑا تو فرمایئے انہوں نے حضرت علیؓ کے حق کی تائید کیوں نہ کی۔ ابوبکر و عمر و عثمانؓ کی کیوں بیعت کی غصب خلافت و فدک پر خاموش کیوں رہے۔ آخر کس جرم کی پاداش میں حضرت باقر و جعفر اور آپ کے ذمہ دار علما نے ان کو مرتد، منافق اور حق کو چھوڑنے والا کہا۔ رجال کشی ص۸ اصول کافی جلد ۲ ص۲۴۴ اور مجالس المومنین و منتہی الامال میں یہ روایت ہے کہ امام باقر نے فرمایا تین نفر سلمان ابوذر اور مقداد کے سوا صحابہ کرامؓ مرتد ہو گئے۔ راوی نے پوچھا کہ عمار کا کیا بنا؟ فرمایا وہ بھی حق سے پھر گیا تھا پھر لوٹ آیا پھر فرمایا اگر تم ایسا شخص پوچھتے ہو جس نے شک نہیں کیا اور (اس کے ایمان میں) کچھ خلل نہ آیا تو وہ مقداد ہیں۔ واللفظ للکشی ص۸ اور روضہ کافی جلد ۸ ص۲۴۲ طبع ایران حدیث ارتداد میں یہ بھی ہے کہ یہ تین حضرات ہی ارتداد سے بچے ان پر آزمائش کی چکی پھری اور انہوں نے (ابوبکرؓ کی) بیعت کرنے سے انکار کیا یہاں تک کہ لوگ حضرت امیر المومنین کو لے آئے اور آپ نے (ابوبکر کی) بیعت کر لی (تو انہوں نے بھی کر لی) ان حوالہ جات صادقہ قطعیہ سے ثابت ہوا کہ تمام بدری عقبی ۱۲ ہزار صحابہ مہاجرین و انصارؓ نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی تبھی تو ان کو مرتد کہا گیا تین خواص نے اولاً انکار کیا مگر جب حضرت علیؓ نے کر لی تو انہوں نے بھی کر لی یعنی تمام مہاجرین و انصارؓ نے ہاشمی و غیر ہاشمی حضرات نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت خلافت کی مگر آج شیعہ گروہ صحابہؓ کے اس عمل کی حقانیت اور خلفاء راشدین کی راشدہ خلافت کا منکر ہے بس اسی کو میں اپوزیشن اور نام نہاد شیعہ علی کہہ رہا ہوں اور یہی جماعت مومنین مہاجرین و انصارؓ کی سبیل سے انحراف ہے جس پر جہنم کی وعید قرآن پ۵ میں موجود ہے۔ ورنہ معاذ اللہ اصحاب رسول اللہ کو میں اپوزیشن شیعہ علی نہیں کہہ رہا کیونکہ وہ تو سبھی بالترتیب حضرت ابوبکر، عمر، عثمان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی اپنے اپنے دور میں بیعت خلافت کرتے رہے جبکہ حضرت علیؓ کے لیے صرف

بارہ ہزار صحابہ کرام رضی کی حمایت کا اقرار شیعہ دوست کر رہے ہیں (کہ وہ جمل و صفین میں حضرت علی رضی کیساتھ تھے) واضح ہے کہ کسی صحابی کے "اصطلاحی معنوں میں شیعہ" ہونے کا معیار جمل و صفین میں شرکت اور شہادت نہیں بلکہ بعد از رسول اللہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعت کا انکار کر کے حضرت علی کی بیعت کرنا ہے جو شیعہ عقیدہ ہے جب ایسا کسی ایک صحابی سے بھی ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ تمام نے حضرات ثلاثہ رضی کی بیعت کی اور حضرت علی رضی کی بیعت نہ کی۔ کہ حضرت علی رضی نے دعوی خلافت اور مطالبہ بیعت بھی نہیں کیا تھا تو ان کو محبت علی رضی کے جرم میں شیعہ باور کرانا ایک رافضی تکنیک ہے. کوئی دیانتدار مسلمان یہ فریب و خیانت نہیں کر سکتا کیونکہ حب علی رضی کے اعتبار سے سب مسلمان آپ کو مانتے ہیں

تیسرے خط کے جواب اور ضمیمہ پر گذارش

اس پر موصوف نے آٹھ صفحے لکھے ہیں۔ صفحہ ۵۵ پر یہ شکایت ہے کہ "مہر محمد نے مشتاق کی کتاب کی سہواً غلطیوں پر غل غپاڑا کیا ہے۔ جبکہ بیسیوں اغلاط۔ سچا مذہب کیا ہے کی کتابت میں (اس کتاب انگور کھٹے ہیں) کے فٹ نوٹس میں نشان کروائی ہیں اگر رتی بھر بھی ایمان رکھتے ہیں تو خود ندامت محسوس کریں ص۵۶۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے جو غلطیاں پکڑی ہیں وہ مشتاق صاحب کے اپنے دستی خطوط کی ہیں بطور نمونہ ایک خط کا فوٹو آپ دیکھ چکے ہیں اہل علم ایسی غلطیاں پکڑتے رہتے ہیں اسی سے اصلاح علم میں جلاء اور تحقیق کو ضیاء ملتی ہے. میرے چوتھے خط میں انہوں نے مسلیں کی بجائے مثلیں لکھنے کی میری غلطی پکڑی ہے میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر اس نشاندہی کو محتاج اصلاح" خطا کا پتلا غل غپاڑے سے تعبیر کرے تہذیب کے خلاف ہے. رہیں سچا مذہب کیا ہے ؟ کی بیسیوں اغلاط ہیں تو واقعی میں نادم اور معذرت خواہ ہوں کہ اس سے بھی زیادہ اس میں کاتب سے غلطیاں رہ گئیں ہیں. وجہ یہ ہے کہ خطوط کے مسودات کی نقل صاف نہ تھی کاتب صاحب بھی نوآموز اور عربی سے نابلد تھے جلدی پریس پہنچانے کی بھی دھن تھی چھ دن پاس بیٹھ کر اغلاط کی اصلاح کرانے کے باوجود بھی بیسیوں اغلاط رہ کر چھپ گئیں. یہی کچھ مشتاق صاحب سے "انگور کھٹے ہیں" میں ہوا کہ تیزی میں پروف ریڈنگ مکمل نہ ہوئی بیسیوں غلطیاں چھپ بھی گئی ہیں...

طبع شدہ مواد میں دونوں قصور دار اور نادم ہیں۔ مابہ النزاع صرف دستی خطوط کی املاء اور سپیلنگ کی غلطیاں ہیں۔

تضاد بیانی کا ازالہ :-

موصوف کو ہم سے تضاد بیانی کی شکایت ہے کہ "میں مناظرہ بازی یا علمیت جتانے کے لیے یہ کاوش نہیں کر رہا کے خلاف" اگلے صفحے پر "شرائط مناظرہ مرتب کر دی ہیں" گزارش یہ ہے کہ پہلا جملہ اپنے زعم کے مطابق بالکل درست لکھا ہے کیونکہ اس وقت یہ کوئی پتہ نہ تھا کہ ہدایت و تبلیغ کے جذبے لکھے جانے والے یہ خطوط کس نتیجے پر ختم ہوں گے مگر جب پانچ پانچ ہو گئے اور مزید سلسلہ بند ہو گیا تو یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ مرسل الیہ نے ہمارے دلائل کو تو مانا ہی نہیں فی الجملہ کچھ رد کر کے گلو خلاصی کرائی ہے تو فن تصنیف کے اعتبار سے جب ان پر نظر ثانی کی تو عنوانات اور ذیلی سرخیوں کے علاوہ یہاں "شرائط مناظرہ" کا صرف حاشیہ پر عنوان دیا اب میں نے یہ فنی جرم کیا ہے جسے آپ تضاد بیانی کہہ رہے ہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد نام رکھا جاتا ہے ذہن کا مضمون کاغذ پر منقش ہونے کے بعد اپنا مناسب نام پاتا ہے مشتاق صاحب پرانے مصنف ہیں ان کو اس کا تجربہ ضرور ہو گا۔

خطوط کی اشاعت کو "پراسرار اشتہار بازی اور شور غوغا" کہہ کر فرماتے ہیں کہ اس پروپیگنڈہ سے فائدہ ادنیٰ مشتاق کو ہو گا اور خجالت انکی کیونکہ ایک بے علم رافضی کو شہرت ملیگی اور خود نما علامہ دیوبندی کی اپنے ہاتھوں مٹی پلید ہو گی۔ ص ۵۶

جہاں تک شہرت کا تعلق ہے صحابہ دشمنی میں آپ خاصے مشہور ہیں ابوجہل، ابولہب اور ابن ابی کو بھی شہرت سنت رسولؐ اور اصحاب نبی کی دشمنی سے ملی ہیں آپ باد صبا سمجھ کر یہ شعر پڑھا کریں۔

تندی باد صبا سے نہ گھبرا اے عقاب — یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیئے۔

رہی مٹی پلید ہونے کی بات تو اس میں شیعہ کا ثانی کوئی نہیں ہے ان کے سارے لٹریچر میں شرک اور متعہ کے سوا تبرا مسئلہ یہی مٹی پلید کرنے اور مقربین خدا و رسول پہ کیچڑ اچھالنے کا

توہے جب آپ نے کلمہ توحید ورسالت پر کیچڑ اچھالا، قرآن کو ناپاک اور پلید ہاتھوں والا کہا، دیکھئے سنی سائل کا پانچواں خط حضور علیہ السلام کو آپ کے امام خمینی نے اپنے مشن ہدایت میں ناکام کہا اصحاب رسولؐ کی بدگوئی اور مٹی پلید کر کے یہی کچھ آپ مکھ چھاپ رہے ہیں. بنات رسولؐ اور ازواج مطہراتؓ کی عظمت وایمان اور نسب وشان پر آپ کے ملعون حملے ذکاء الاذہان کے ہر باب میں عیاں ہیں. علی شیر خدا کو آپ تقیہ باز ڈرپوک اور اصلی قرآن کو چھپا لے جانے والا کہتے ہیں. سیدہ بتول جنت سلام اللہ علیہا کی شرافت اور مومنانہ اخلاق پر بدترین حملے کرتے ہیں ہمارے خیال میں صرف خدا کی ذات آپ کے حملے سے بچی ہوئی تھی مگر آپ نے خدا کو بھی گالیاں دے ڈالیں. چنانچہ جلاء الاذہان صـ ۳۵۵ پر لکھا ہے "مگر مجازی معنوں میں خود خدا نے اپنے کو مکار، جبار، قہار وغیرہ کہا ہے حالانکہ یہ خدا پر افترا ہے کہ اس نے خود کو مکار کہا ہے. رہا خدا کا اپنے کو جبار وقہار کہنا یہ برے معنوں میں ہے ہی نہیں تاکہ استعمال کو مجازی معنی کہہ کر تاویل کی جائے حالانکہ جبر کا حقیقی معنی بھی شکستگی جوڑنا اور تلافی کرنا ہے تو حقیقی معنی کے اعتبار سے خدا، خراب کی اصلاح اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہے. قہر کا معنی غلبہ اور طاقت ہے. وھو القاھر فوق عبادہ. تو یہ ہر کسی پر غالب و طاقتور کے حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے اسے "قہر وظلم" سے تعبیر کرنا پھر خدا سے نفی کر کے گویا اس پر تاویلی احسان کرنا، بدفہمی کی دلیل ہے.

خط نمبر ۳ میں ہماری پیش کردہ دس شرائط میں سے صرف پہلی پر جناب مشتاق کو یہ اعتراض ہے "کہ گفتگو میں تہذیب وشرافت لابدی ہے براہ کرم آئندہ زبان وقلم کو محتاط رکھیے" کی اپیل ان سے کیوں کی گئی. یعنی وہ جواز تنقید کی آڑ میں جس بزرگ کی چاہیں گستاخی کرتے رہیں. پھر مجھے "چور کی داڑھی میں تنکا" کا مصداق بتا کر کہتے ہیں "خطوط سب کے سامنے ہیں بتایا جائے میں نے کس بزرگ کو گالی دی ہے کس حضرت کی شان میں گستاخی کی ہے" ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی میں مشتاق صاحب بے مثال ہیں اسی شرط نمبر ا میں صـ ۲۱ پر پانچ مثالیں میں نے ان کے خط نمبر ۲ سے گنائی ہیں "آپ نے کبھی ابولہب سے پتھر کے بتوں سے تشبیہ دی ہے ان کو موذی رسولؐ اور جنازہ

رسول چھوڑنے والا جن پر اللہ کا غضب ہوا بتایا ہے" معاذ اللہ) کیا یہ شیخین رضی اللہ عنہما کو آپ کے زعم میں گالیاں گستاخیاں نہیں ہیں صرف ابولہب کی نقیض کی تشبیہ سامری سے بالفرض والمحال خوارج کے قول سے کردی جائے تو آپ سر آسمان پر اٹھا لیتے ہیں ظرف میں ذرا وسعت نہیں مگر خلفاء راشدین کو جو بھی آپ فحش گالیاں دیں ہم زبان و قلم محتاط رکھنے کی اپیل بھی نہ کریں۔ سبحان اللہ یہی "عدلیہ" کہلانے والوں کا انصاف ہے ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو یہ پانچوں القاب نصیب کرے۔

عقل سلیم قرآن و سنت کے تابع ہوگی:-

سچا مذہب کیا ہے کے صـ۲۳ پر ہم نے کہا تھا دینی تحقیقات میں قرآن و سنت کے بعد آپ عقل سلیم استعمال کریں ورنہ قرآن و سنت کے مقابل کفر ہوگا" ہمارے مشتاق بھائی کو اس سے بھی گرمی چڑھ گئی اور ہمیں معتزلی کا طعنہ دے دیا" ہم اہل سنت عقل کو قرآن و سنت کے تابع رکھتے ہیں اس پر حاکم نہیں بناتے لہٰذا ہماری اصح الکتب باب بدء الوحی سے شروع ہوتی ہے جبکہ شیعہ قرآن و سنت سے بھی پہلے عقل کو درجہ دیتے ہیں لہٰذا ان کی کافی کتاب العقل سے شروع ہوتی ہے مگر اب عقل سلیم وہی ہوگی جو قرآن سنت کے مطابق و تابع چلے اگر اس کے خلاف چلے اور خدا کے فرمان کو بھی اپنا محکوم بنالے جیسے شیطان نے عقل کے بل خدا کے حکم کو ٹھکرایا کہ میں تو نار سے بنا ہوں بہتر ہوں مٹی سے بنے ہوئے گھٹیا آدمی کو سجدہ کیوں کروں سنی و شیعہ میں بنیادی فرق ایک یہ ہے کہ وہ ہر بات میں عقل کا ڈھکوسلا اور فلسفہ چلاتے ہیں اور قرآن و سنت کی واضح نصوص کی تکذیب یا تاویل سے نہیں چوکتے حالانکہ اگر عقل میں اتنی یاوری ہوتی کہ وہ حسن و قبیح اور خدا کی معرفت احکام کو کماحقہ سمجھ سکے تو وحی و انبیاء کے سلسلہ کی ضرورت ہی کیا تھی بے شک موضوع احادیث کو پرکھنے کا ایک معیار قرآن کے بعد عقل سلیم بھی ہے مگر کیا عقل کو پرکھنے کی بھی کوئی کسوٹی ہے؟ ہاں قرآن و سنت متوارثہ اجماع امت ہی عقل کو پرکھنے کی کسوٹی ہیں اگر عقل کا فیصلہ ان تینوں کے خلاف ہوگا مردود ہوگا کیونکہ معتزلہ جہمیہ مرزائیہ نیچری اور منکرین حدیث اور شیعہ فرقے عقل پرستی کے گھمنڈ میں گمراہ ہوئے اور قرآن و سنت و اجماع امت کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہماری اس گزارش سے یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ ہم عقل و فہم کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔

حالانکہ قرآن تعقل تدبر اور تفقہ کی بار بار دعوت دیتا ہے یعنی قرآن پاک میں غور و فکر کر کے معانی و مسائل نکالو اور قرآن و سنت کو عقل کی سڑک پر چلا کر زندگی کا سفر طے کرو بہر حال ہماری عقل قرآن و سنت کے تابع رہے گی

۲۔ حدیث لانورث پر تحفہ امامیہ میں ہم نے بحث کر دی ہے

۳۔ بغض علیؓ کے بہتان کی ناپاکی مشتاق کا ظرف بغض چھلک جانے سے ہم پر پڑی ہے کہ اس نے معاذ اللہ حضرت ابوبکرؓ کی رشتہ داری کو عدم خیر خواہی میں ابولہب سے تشبیہ دی۔ دلیل کی نقیض نہ کرنے پر ہم کو عاجز ٹھہرایا جاتا مجبوراً ہم نے نقل کفر کفر نباشد اور معاذ اللہ خدا اندھی دشمنی سے بچائے کہ کر خوارج کے حوالہ سے آنجنابؓ کی تشبیہ دی تاکہ دلیل کا نقض ہو مگر مشتاق صاحب کو اپنی بدر میں ملی ہوئی بات ایسی چبھی کہ ہر صفحہ پر اس کا واویلا ہو رہا ہے دہائی دی جا رہی ہے سادہ لوح شیعوں کو بھڑکایا جا رہا ہے بد دیانتی کا یہ عالم ہے کہ قضیہ فرضیہ کو حقیقیہ سمجھ لیا ہے، منطقی لفظ "دلیل کی نقیض" تو کہیں سے سن لیا مگر اس کی تعریف کا پتہ نہیں اپنے علماء سے، ابوبکرؓ و ابولہب میں تشبیہ کی نقیض اپنے گھر سے مثال دینے کے لیے پوچھ لیں اور خجالت سے سر جھکا لیں کیونکہ کسی کے ماں باپ کو گالی دینے والا جب جواب میں ایسا سنے تو اس نے خود ہی اپنے والدین کو گالی دی ہم یہ واہیات بحث یہ آیت کریمہ پڑھ کر ختم کرتے ہیں "اے پیغمبر آپؐ (عیسائیوں کو) کہیے، اگر رحمٰن کا لڑکا ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوں (پ ۲۵ ع ۱۳) اب کہئے کیا خدا نے اپنا بیٹا مان لیا؟ اور رسول اللہ بھی بغیر اللہ کی عبادت کرنے لگے؟ اگر یہ فرضی کلام سچا ہے تو اسی طرح ہمارا کلام جانیں مقصد یہ ہے کہ نہ حضرت علیؓ قارون و سامری ہیں، نہ ابوبکرؓ ابولہب ہیں، کافر برا اور دوزخی ہے گو وہ رشتہ دار پیغمبر کیوں نہ ہو اور مومن و مسلمان اچھا اور جنتی ہے گو وہ غیر رشتہ دار ہو یا وہ دور کا رشتہ رکھتا ہو۔

۴۔ ہم اپنے سے بڑے بزرگ پر نہ تنقید کے قائل ہیں نہ کسی دشمن کو کرنے دیتے ہیں کیونکہ خود خدا نے برے کو برا مشہور کرنا غیبت قرار دیا ہے اور صالح کو برا بتانا تو بہتان عظیم ہے۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ - (اللہ بری بات کو مشہور کرنا پسند نہیں فرماتا،

بجز مظلوم سے) پڑھیے۔ آپ نہ جج ہیں نہ گواہ ہیں نہ مشیر ہیں نہ مظلوم ہیں نہ خدا ورسول کی اتھارٹی رکھتے ہیں تو پھر آپ کو کوئی حق نہیں کہ جس کو چاہیں برا بتاتے پھریں واقعی آپ کا بدگوئی اور غیبت صالحین والا مذہب کھلی کتاب کی طرح واضح ہے لیکن کاش کہ آپ اصحاب رسول اور ان کے پاسبانوں کے علاوہ کسی اور قوم کو شیعہ قوم کے برے افراد کو، کفار و مشرکین کو بھی اس خدمت سے نوازتے اور کتاب غیبت کا جزء بناتے کیا وہ سب اچھے ہیں یا عدلیہ سے خدا نے دیانت و انصاف چھین کر گالی گلوچ و بدتمیزی بغضِ اصحاب کے عوض دے دی ہے۔ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند   میل او در دلش انداختند

۵۔ واقعہ قرطاس، کردار عمرؓ، اور کفر مشاق ہم نے بھی تحفہ امامیہ میں واضح کر دیا ہے

۶۔ ہم نے اصحاب رسول اللہ کی تعریف میں عرش معلیٰ سے اتری ہوئی بارہ آیات کے سنہری جملے لکھے تھے موصوف فرماتے ہیں ہم جن لوگوں سے بیزاری اختیار کیے ہوتے ہیں ان کو رفقاء رسول تسلیم ہی نہیں کرتے اور جو فضائل اصحاب النبی سنی سائل نے نشان کرائے ہیں ہم ان کے منکر نہیں ہیں لیکن یہ قرآنی فضائل و مدح ان لوگوں پر منطبق نہیں ہوتے جن کو ہم اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ یہ مقدس پوشاکیں ان کو پوری آتی نظر نہیں آتی ہیں ص۹؎

سبحان اللہ! بل ہم قوم خصمون (یہ قریشی کفار جھگڑالو قوم ہے پ۲۵ ع۷،۱) کی یادگار مشاق صاحب بھی خوب ہیں اصحاب رسول اللہ سے بغض و انکار میں قرآن و سنت نبوی اقوال آئمہ اور تصریحات امت کو معیار نہیں مانتے بلکہ صرف اپنی عقل و فہم ہی کو حرف آخر اور حجت مانتے ہیں تبھی تو عقل کی بحث میں ہم سے لڑتے ہیں کیونکہ ہمارے قرآن پڑھ سنانے سے ان کے عقل کا خیالی بت پاش پاش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں "کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالے تو کیا تم اس کے نگہبان ہو سکتے ہو یا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ ان سے بھی (گئے گزرے اور) زیادہ گمراہ ہیں (ترجمہ مقبول ص۴۳۵ پ۱۹ ع۲) کتنے تعجب کی بات ہے

خدا تو سینکڑوں آیات میں جمع مذکر سالم معرف باللام جو نحو کے لحاظ سے الی غیر النہایہ کثرت کے لیے بولا جاتا ہے اور ضمائر جمع منفصلہ کے ساتھ ان کی شان بیان کرے مگر پانچ سات صحابہ کرام رضی کو بھی مومن و ہدایت یافتہ نہ ماننے والے ان کو رفقاء رسول تسلیم نہ کریں "جن کو ہم اچھا نہیں سمجھتے" کہہ کر جان چھڑائیں ان حجاموں کے ہاتھوں خدا کی بنائی ہوئی مقدس پوشاکیں محمدی دولہوں کو پوری نہ آئیں۔ یعنی خدا کی بات کا مصداق کوئی نہ ہو۔ خدا اور رسول کی ساری اسکیم ناکام ہو جائے ہم سنی خدا اور رسول کو سچا کہیں یا ان دشمنان اصحاب کو، اس انکار حقیقت کے باوجود یہ دعویٰ کہ ہم ان فضائل کے منکر نہیں ہیں بالکل ایسا ہے جیسے کوئی سورج مانے اس کی کرنیں اور دھوپ نہ مانے بلب درست کہہ کر روشنی ہونے کا قائل نہ ہو باپ کہہ کر اس کی اولاد ہونا ہی تسلیم نہ کرے خاوند کہہ کر منکوحہ بیوی کا وجود تسلیم نہ کرے خدا اور رسول کو سچا کہہ کر ان کی کسی بات کی حقیقت کو تسلیم نہ کرے۔ ایسے ہی لوگ قرآن کی رو سے ملحد کوڑ مغز، منافق معرض اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنے والے ہیں ہم ان سے کیا مغز کھپائیں صرف یہ مشورہ دیں گے کہ خدا اور رسول کے انکار پر مبنی تصنیف و تالیف کے دھندے سے بہتر اور کامیاب ذریعہ معاش یہ ہے کہ کالے جھنڈے مکان پر گاڑھ کر دار المتعہ بنائیں اور شیعہ مرد و زن کی یہ خدمت کر کے اپنی قوم کا نام روشن کریں کیونکہ مذہبی مباحث میں آپ دیانت صفت نہیں ہے ورنہ مخالف مثال سے آپ بھڑک اٹھیں گے مگر مثال دیئے بغیر آپ کے مغز میں بات آئے گی بھی نہیں کہ اپنے ممدوح کی تائید میں آپ آیات واحادیث پیش کریں اور مخالف یہ کہہ کر رد کر دے کہ "ہم ان کو مومن مخلص اور رفقاء رسول تسلیم نہیں کرتے ہم ان کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں یہ مقدس پوشاکیں ان پر فٹ نظر نہیں آتیں" تو آپ کے پاس کیا جواب ہو گا ذہن کی کیفیت کیا ہو گی۔ خدارا جس بات کا جواب نہ بنے چپ رہا کیجیے۔ خدا اور رسول کی تکذیب نہ کیجیے

۷۔ جنازے والی بات کا پھر طعن دہرایا ہے حالانکہ کافی کے حوالہ سے ہم تمام مہاجرین و انصار رضی مرد و زن مدینہ ومضافات کا شریک جنازہ ہونا بتا چکے ہیں مگر پھر بھی آپ بغض شیخین میں اپنے

امام صادقؒ کی تکذیب کر رہے ہیں قاضی صاحب ہوں یا کوئی اور عالم ایک خاص شرعی اور ہنگامی ضرورت کے تحت جانا اور پھر واپس آ کر جنازہ پڑھنا لکھتے ہیں اعذار شرعیہ کے لیے حضرت علیؓ کا جنازہ چھوڑنا آپ بھی مان رہے ہیں صـ۶۲ "حضرت علیؓ کا جنازہ چھوڑنا آپ کا مفروضہ مبنی بر عذرات شرعیہ ہے جو قابل اعتراض نہیں ہے لیکن دوسروں کا سقیفہ بنی ساعدہ جا کر مجمع کرنا کم سے کم کسی بھی شرعی عذر سے معذور نہیں ہوتا صـ۶۲ گذارش یہ ہے کہ جب بعد از رسولؐ امیر و منتظم ہونے کی اہمیت واضح اور مسلم بات ہے تو اگر صحابہؓ رسولؐ نے دفن پر اسے ترجیح دے دی تو کسی بخیر کو دخل در معقولات اور ناک بھوں چڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟ نیز ہم باحوالہ احادیث اور تاریخ "ہم سنی کیوں ہیں" میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ کو سقیفہ کے اجتماع کی خبر نہ تھی نہ اپنا کوئی پروگرام تھا انصارؓ ہی کے ایک صاحب ان کو اختلافات رفع کرنے کے لیے گئے تھے اور یہ تھوڑی دیر میں سب کچھ درست کر کے واپس آ گئے دعوت کے باوجود اب کیا ان کا جانا۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (تم نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو پ۶) کے تحت شرعی عذر بلکہ شرعی فرض نہ تھا پھر اعتراض اور بدگوئی کیوں؟ رہا انصارؓ کا معاملہ تو ان کو حب رسولؐ خدمات خاصہ مدینہ کے کثیر مقامی باشندے ہونے کے لحاظ سے اپنے میں سے خلیفہ بنانے کا خیال پیدا ہو گیا جیسے آپ کے خیال میں حضرت علیؓ اپنے کو مستحق ترین جانتے تھے اور بقول شما بیت فاطمہ میں اکٹھے ہو کر کوشش بھی کی مگر یہ تاج خلافت اللہ نے اس بزرگ کو پہنا دیا جس نے کوئی کوشش و خواہش خدا سے تنہائی کی دعا میں بھی نہ کی تھی (تاریخ الخلفاء)

حدیث نبوی کے مطابق انصارؓ سے محبت علامت ایمان اور بغض علامت نفاق ہے جس کا اظہار آپ نے صـ۶۱، ۶۲ پر کر کے اپنے نفاق کی سند حاصل کر لی ہے۔ ذرا شیخ صدوق کی تعریف میں ۱۲ ہزار تقی بدری انصار و مہاجرینؓ مومنین کو یاد کیجئے کیا وہ یہی نہیں؟ اب ان کا دفاع کرنے یا ان پر معترض ہونے کی آپ کی اور ہماری پوزیشن یکساں ہے ذرا ہوش کے ناخن لیں اس نازک بحث میں اپنے ایمان کا ستیاناس نہ کریں آپ جتنی اس پر بحث کریں گے اتنا ہی

آپ کے بغض و نفاق کا دھبہ نمایاں ہوگا آپ مشتاق رسولؐ و آل رسولؐ ہرگز نہیں ہیں ورنہ آل رسولؐ نے ابوبکرؓ کو بلا چون وچرا خلیفہ مان لیا (طبری) حضرت رسولؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلیفہ ہونے کی بشارت دے دی (تفسیر قمی جلد ۲ ص ۳۶۵) اور انصار کو یہ تمغہ محبت و وفا عطا فرمایا غزوہ حنین کے غنائم کی تقسیم کے وقت انصارؓ کی تسکر رنجی کے ازالہ میں فرمایا اے انصار کی جماعت کیا میں جب تمہارے پاس آیا تو تم گمراہ نہ تھے؟ پس اللہ نے تم کو ہدایت دی تم تنگ دست تھے پھر تم کو غنی کیا تم دشمن تھے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی کہنے لگے جی ہاں یارسول اللہ پھر فرمایا اے انصار تم مجھے یوں جواب کیوں نہیں دیتے اے اللہ کے رسول آپؐ بھاگے ہوئے ہمارے پاس آئے ہم نے آپؐ کو ٹھکانہ دیا آپؐ تنگ دست تھے ہم نے آپؐ کی غمخواری کی، آپ ڈرتے تھے ہم نے آپؐ کو مطمئن و مامون کیا آپ بے یار و مددگار آئے ہم نے آپؐ کی مدد کی۔ وہ کہنے لگے سب اللہ اور اس کے رسول کا احسان ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے انصار تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ اپنے گھر اونٹ لے کر جائیں تم اللہ کا رسول لے کر جاؤ اللہ کی قسم اگر سب لوگ انصار سے جدا راستے پر چلیں تو میں انصارؓ کے ساتھ چلوں گا اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ہی فرد تھا اے اللہ انصار پر رحمت فرما انصار کے بیٹوں پر رحمت فرما انصار کے پوتوں پر رحمت فرما۔ الخ (مجمع البیان جلد ۳ پ ۱۰ ص ۱۹) ہاں آپؐ کو اگر معمولی سا بھی شبہ ہوتا ہے کہ یہ موذی شیعہ یعنی محب شیخینؓ تھا تو بس بتقاضائے بغض اس سے بلکہ قرآن رسولؐ، اہل بیتؓ صحابہ اور پوری امت سے آپ بیزار ہو جاتے ہیں آپ کا مذہب آپ کو مبارک ہو۔

چوتھے خط اور اس کے جواب پر وضاحتی گزارش ص ۸۹ کے عنوان سے مشتاق صاحب نے میری طرف سے ان کی اغلاط کی نشاندہی کا زور شور سے شکوہ کیا ہے "مجھے ضدی شخص قصور وار علمی تکبر کا بھینٹ چڑھانے والا وغیرہ کہا ہے میں نے تیسرے شیعی اصل خط کا عکس ص ۲۶ پر دے دیا ہے آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ تنبیہ کے بعد بھی "بقاعدہ" کو غلط لکھا اور "اصرار" کو درست لکھا" "فی لاحیزہ الفقیہ" اور "نقض" ان کے اپنے ہاتھ کی لکھائی ہے۔

اپنے مذہب کی جڑ کاٹ دی | شیعہ بھائی اپنی کتابوں کے متعلق فرماتے ہیں "ہم چار کتابوں

کو معتبر و مستند ضرور سمجھتے ہیں لیکن ہمارا یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے کہ ان کتابوں میں تمام مندرجات صحیح ہیں یہی وجہ ہے کہ ان چاروں کتابوں میں کسی ایک بھی کتاب کے ساتھ ہم لفظ صحیح استعمال نہیں کرتے جب کہ اہل سنت حضرات اپنی چھ کتابوں کے ساتھ صحیح کی صفت لگاتے ہیں اور اس کی جمع صحاح کو اصطلاحاً استعمال کرتے ہیں ص ۸۹ ۔ ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو شیعہ مذہب کا خدا حافظ ہے خود شیعوں نے تو اسے باطل باور کرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ۔ غور کا مقام ہے کہ مذہب کی سب سے بڑی بنیاد آسمانی کتاب ہوتی ہے ۔ شیعہ اسے محرف اور صامت مانتے ہیں اور اصلی کو کہیں غائب چھپا ہوا مانتے ہیں ، جس سے کوئی فرد شیعہ ہدایت نہیں پا سکتا دوسری بنیاد رسول اللہ کی تعلیمات ہوتی ہیں جنہیں سنت نبوی سے تعبیر کیا جاتا ہے شیعہ سنت نبوی کو ہرگز نقل دوم اور ماخذ دین نہیں مانتے ۔ اپنے آئمہ کو عالم لدنی اور علم شریعت و عرفان میں حضورؐ کا غیر محتاج مانتے ہیں جن لوگوں کو آپؐ نے دین پڑھایا سکھایا ان سب کو شیعہ یا گناہ گار خاطی ناقابل روایت کہتے ہیں یا علانیہ غاصب و منافق اور بے دین کہتے ہیں معاذ اللہ ۔ تو سنت نبوی ہرگز ان کے پاس نہیں مل سکتی ہاں وہ اپنے لیے سب سے بڑی حجت امامت کو مانتے ہیں مگر ان کے اعتقاد میں بارہ امام ہر دور میں اعلانیہ تعلیم و تبلیغ سے محروم اور پردہ تقیہ میں مستور ہے چند چند افراد جو ان سے خفیہ مذہب کے راوی ہیں ان پر کتب رجال شیعہ میں سخت ترین تنقید آئمہ کی زبانی موجود ہے ۔ آخری سہارا بارہویں تاجدار امامت کا تھا وہ اپنے شیعوں کے خوف سے ۲۵۰ ھ سے کہیں ایسے چھپے کہ آج تک ان کا نام و نشان نہ مل سکا نہ ان سے ملاقات اور دین کا حصول ممکن ہے اب لے دے کر سب لٹریچر سے صرف معتبر و مستند چار کتابیں تھیں اب ان کو بھی عصر حاضر کے شیعہ صحیح نہیں مانتے بلکہ وہ سچ اور جھوٹ اور حق و باطل کا ایسا ملکس مجموعہ ہے کہ صحیح مسئلہ معلوم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے ایک خاطی مجتہد اگر کسی روایت کو درست کہہ دے تو دوسرا غلط اور موضوع یا مبنی بر تقیہ کہہ دے گا اجماع کے یہ ویسے قائل نہیں کہ سب یا اکثر علماء کسی روایت کو سچا یا جھوٹا بتا دیں تو وہی معتبر سمجھا جائے نتیجہ واضح ہے کہ ایک امامی اثنا عشری دین کا

سب اثاثہ ضائع کر کے نام کا در بتول کا گداگر اور باب مدینۃ العلم کا بھکاری تو بن جاتا ہے۔ مگر نہ اسے ان دروازوں تک رسائی ہوتی ہے نہ کہیں سے حق و صداقت کی بھیک مل سکتی ہے۔ ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ رب مہربان کا بندہ مہر محمد اس ایک دلیل کو لاکھ دلیل مدعی پر بھاری سمجھتا ہے جب تک اس کا توڑ نہ ہو شیعہ مذہب کے کسی مسئلہ پر بحث ممکن نہیں۔ سنی سائل کی یہ ایک زبردست کامیابی اور مذہب شیعہ کی ایسی عبرت ناک شکست ہے کہ تاریخ یادگار رہے گی۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العالمین۔

سنی سائل کے چوتھے خط کا جواب الجواب

احقر نے اصول مباحثہ کے تحت نجات شیعہ کے دعویدار سے اولاً دلائل مانگے اور اپنی کوئی دلیل نہ دی، موصوف جھلا کر فرماتے ہیں "آپ نے کوئی دلیل نہیں دی تو میں نے ہرگز آپ کو ایسا کرنے کی درخواست نہیں کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کے پاس دلیل نام کی شئے ہے ہی نہیں ص ۹۲

الجواب۔ جی غلط مت کہئے آپ ہی نے کہا تھا بھلا بھلائی کون نہیں چاہتا بسم اللّٰہ کیجیے اللّٰہ آپ کو اجر نیک عطا کرے"۔ یہ تو مہر محمد کی آپ پر مہربانی ہوئی کہ حملہ کرنے کا اولاً فراخدلی سے آپ کو موقع دیا جسے آپ سات لاکھ روپے کے بنگلوں سے تعبیر کر رہے ہیں مگر آپ کی بے نصیبی کہ ان میں رہائش نہیں کر سکتے اس کے لیے ضمیر مطمئن درکار ہے اگر میرے پاس دلیل نام کی کوئی شے نہ تھی اور آپ کے مذہب کو دلیل سے کچھ نقصان نہ پہنچا تو یہ شیعی بیڑا موج طیش کی تھپیڑوں میں کیوں آگیا اور ایک سو ۱۴۴ چوالیس صفحے کا رسالہ سیاہ کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی؟

فرماتے ہیں نجات شیعہ میرا شروع کردہ موضوع تو نہیں ہے کیونکہ آغاز آپ کی جانب سے ہوا تاہم میں اس موضوع کو مایہ ناز ضرور سمجھتا ہوں ص ۹۴۔

الجواب۔ جی خدا سے ڈریئے جھوٹ مت بولیئے پہلے ہی خط میں آپ نے دعویٰ کیا "شیعہ مذہب چاہے کیسا بھی ہو بہر حال نجات کی ضمانت مہیا کرتا ہے کوئی ممکنہ صورت ایسی

باقی نہیں رہتی کہ شیعہ کی نجات یقینی نہ ہو شیعہ مذہب صحیح ہو یا غلط (گویا خود شک میں ہیں مگر ہٹ دھرمی سے بنی اسرائیل کے گوسالہ پرستوں کی طرح اپنی نجات کا فیصلہ کر رکھا ہے) ہر حالت میں شیعہ کا روز محشر مغفور ہونا یقینی ہے۔ شرطیہ ہے اور نجات ہی کے لیے مذہب ضروری ہوتا ہے (انگور کھٹے ہیں صہ۲۹) محترم آپ سے بدظنی کا سبب پہلے بھی لکھا ہے کہ مغالطہ دہی فضولیات کا بار بار تکرار حوالہ جات میں کتر بیونت اور جذباتیت کا مظاہرہ ہے اب پھر آپ نے یہ لکھ کر اس میں اضافہ کر دیا ہے کہ "سفید نقاب سیاہ چہرے" اہل سنت کے تولا اور محبت اہل بیت کم دکھانے کے لیے لکھے ہیں جب سفید نقاب ان پر خدا اور رسول ؐ نے ڈالے تو آپ کون ہیں ان کی سیاہی تاکنے والے؟

جھوٹے مذہب کے جھوٹے الزامات :-

موصوف صہ۹۵ پر لکھتے ہیں "محبت دحق و باطل کا فیصلہ تو اسی بات پر کیا جا سکتا ہے کہ شیعہ محمد وآل محمد علیہم السلام سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ اگر ان کو کسی پر شبہ یا گمان بھی ہو جائے کہ وہ ان ہستیوں کا مخلص دوست نہ تھا اسے چھوڑ دیتے ہیں جبکہ غیر شیعہ موذیوں[۱] کی اذیت رساں کار روائیوں کو بھی اپنی خود ساختہ تاویلوں سے چھپاتے ہیں اور دشمنوں کو بھی دوست سمجھنے پر مجبور کرتے ہیں۔[۲] رسول د اہل بیتؓ رسولؐ پر اتہام باندھتے ہیں ان کے کرداروں[۳] کو مسخ کرتے ہیں ان کی بلند شانی[۴] سے حسد کر کے ان کی مرتبت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علیؓ کو قارون[۵] و سامری سے تشبیہ دیتے ہیں حسنؓ[۶] پر کثرت ازواج کا الزام لگا کر شہوت ران بیان کرتے ہیں حسینؓ کو باغی قرار دیتے ہیں، فاطمہؓ کو حریص ٹھہراتے ہیں، نعرہ رسالت[۹] کو پسند نہیں کرتے مگر ان[۱۰] کے مخالفین معاویہؓ و یزید کو ناجی و مغفور اور راشد خلیفے مانتے ہیں شمر سے[۱۱] روایات قبول کر لیتے ہیں تاج سلطانی[۱۲] اور تاج شاہی کی تکرار کرتے ہیں مگر ولایت و امامت کے منکر ہیں لہذا حق و باطل کا فیصلہ تو ہو گیا رسول[۵] برحق نے فرمایا کہ علیؓ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؓ کے ساتھ یا اللہ پھیر دے حق کو ادھر جدھر علی پھر جائے پس حق شیعہ علی ہوا اور اس کا مخالف باطل۔ صہ۹۶

تبصرہ :- اثنا عشری بھائی جب اپنے مذہب کی صداقت و نجات پر قرآن و حدیث

اور اقوال آئمہ سے کوئی نقلی دلیل پیش نہ کر سکا تو بارہ[12] جھوٹے الزامات تراش لیے ضرب یضرب کیطرح رٹی ہوئی جھوٹے الزامات کی گردان ہی ان کے شیعہ اثنا عشری ہونے کی دلیل ہے ورنہ یہ الزامات ان کی زبان کی پیداوار ہاتھ سے کاتا ہوا سوت اور اپنے عمل کا بنا ہوا اپنے بدن کا لباس ہے جن سے اہل سنت کا دامن پاک ہے

۱۔ حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کے مخلص دوست نہ ہونے کا شبہ ان کو حضور علیہ السلام کا لباس اطہر بیویوں بیٹیوں دامادوں خسران ماموں یاروں خلیفوں ہر دم ساتھ رہنے والے صحابہ کرام رضی جانثاروں پر ہے جنہوں نے حضرت محمدؐ و آل محمدؐ کو رشتے دیئے اور رشتے لیئے حسنین رض کو گود میں پالا بیش بہا وظیفے دیئے حضرت امیر کو قاضی القضاۃ، وزیر، مشیر اور قائم مقام بنایا شیعوں کے لعنتی وظیفے بھی ان دوستان محمدؐ و آل محمدؐ پر ہیں مگر ان لوگوں پر شبہ ولعن ہرگز نہیں کرتے۔ جنہوں نے داماد رسول ذوالنورین کو شہید کیا۔ پھوپھی زاد حواری رسولؐ زبیر کو شہید کیا شیعہ بن کر حضرت علی رض کو سیاست و حکومت میں ناکام کیا کہ بجز حجاز و عراق کے عظیم الشان سلطنت آپ سے نکلوا دی وہ غدار بن کر آپ کو ستاتے رہے آپ ان سے نجات کی دعائیں مانگتے رہے تا آنکہ ایک محب نے آپ کو شہید کر دیا مگر شیعہ ہرگز اس پر بعد از نماز لعنتیں نہیں پڑھتے جنہوں نے حضرت حسن سے غداری کی تھی حتیٰ کہ آپ نے معاویہ رض کو اپنے لیے بہتر کہا ان مومنوں نے آپ کی صلح پر ناراضی کی آپ کو مذل المومنین مسود المسلمین کہا پھر حسین رض کو بلا کر غداری سے شہید کیا پھر قافلہ اہل بیت رض سے بددعائیں لے کر "توابین" بھی بن گئے۔ مختار بن عبید ثقفی جیسے ظالم جھوٹے نبوّت کے دعویدار اور کذاب بھی آل محمد کے مخلص دوستوں میں شمار ہو گئے۔ دو تا پانچ جھوٹے الزامات ہیں بار بار رد ہو چکا ہے اعادہ بے سود ہے، حضرت حسن رض کے متعلق ہم نے نہیں شیعہ کے خاتم المحدثین باقر علی مجلسی نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے دو سو پچاس یا تین سو شادیاں کیں تھیں۔ (جلاء العیون ص۲۷۷ حالات حسن رض) حضرت حسین رض کو ہم باغی نہیں کہتے کوفی شیعوں کے ہاتھوں گھر میں بلا کر قتل کیا ہوا شہید مظلوم کہتے ہیں۔ فاطمہ رض کو ہم نے حریص نہیں کہا شیعہ کہتے ہیں کہ چند

روزہ زندگی کے لیے کافی اخراجات سے زائد لطور جائیداد فدک حضرت صدیق رضؓ نا مانے نہ دیا اور حدیث پیغمبرؐ سنائی تو حضرت فاطمہؓ ناراض ہو گئیں (معاذ اللہ) نعرہ رسالت کی وضاحت ہو چکی ہے حضرت معاویہؓ کی نجات و مغفرت و خلافت دلائل شرعیہ سے ہے. یزید کو جمہور امت راشد ناجی مغفور نہیں مانتی. شمر سے کوئی روایت صحاح ستہ میں نہیں شمر نام کے ایک اور ابن عطیۃ الاسدیؒ کاملی کوفی ہیں جو صدوق و طبقہ سادسہ کے ہیں (تقریب ص ۱۴۲) تاج سلطانی جب علی منہاج النبوۃ ہو تو تکریم و تسلیم جز و ایمان ہے حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ بھی ایسے بادشاہ تھے پیش کردہ روایت کی صحت و ضعف سے قطع نظر ہم حضرت علیؓ کو برحق کہتے ہیں کہ آپ نے قتل عثمانؓ سے بیزاری کی قاتلوں پر لعنت کی ان سے قصاص لینا واجب جانا گو تاخیر کے قائل تھے جنہوں نے آپ پر قتل میں شرکت یا عمداً قصاص میں تاخیر کا الزام لگایا وہ خطا پر تھے. حضرت عائشہؓ کو باقاعدہ عزت سے رخصت کرنا ان کو آخرت میں بھی حضورؐ کی بیوی فرمانا خلفاء ثلاثہؓ کی بار بار تعریف کرنا حضرت امیر معاویہؓ کی اپنے بعد امارت کو ناپسند کرنے سے روکنا اور خود آخری سالوں میں ان سے صلح کر لینا سب برحق باتیں ہیں ہمارا سب پر ایمان ہے۔ رضی اللہ عنہ ورزقنا حبہ باتباعہ

اہل بیتؓ کے سوا پورے دین کا انکار :-

موصوف لکھتے ہیں" اگر اخلاص و حق پرستی کی بات کی جائے تو ایمان سے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر علانیہ کہتا ہوں کہ خدانخواستہ اسلام سے اہل بیت رسولؐ کو جدا کر لیا جائے تو پھر باطل کی سب راہیں اسلام سے بہتر ہیں اہل بیت نبوی کے سوا فی الحقیقت اسلام کے دامن میں کچھ نہیں ص ۹۴

آپ کو حق گوئی کی داد دیتا ہوں کہ اپنے بارے ہمارے تمام نظریات و الزامات کو آپ نے درست قرار دیا. واقعی آپ توحید قرآن رسولؐ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمام صحابہؓ رسولؐ و امت رسولؐ کے منکر ہیں آپ اسے باطل کی راہیں کہتے ہیں یہ شعر آپ ہی پڑھا کرتے ہیں

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو چیزیں ہیں ۔ اک ضرب یداللّٰہی اک سجدہ شبیری ۔

جب ہم اہل بیتؓ کے سوا آپ کو توحید قرآن کلمہ شہادتین کلمہ رسولؐ کی سنت کا منکر

بتلائیں تو برا نہ منایا کریں کیونکہ اب آپ ان سے بیزاری کا اور ان میں حق نہ ہونے کا اعلان کر چکے ہیں جب آپ کو علیؑ و حسینؑ کے سوا باقی دس اماموں سے بھی کچھ نہ ملا تو اثنا عشری کیوں کہلاتے ہو اور سنیوں محمدیوں سے لڑتے ہو۔ ۶ یہ وضاحت آپ نے نہیں کی کہ جب آپ کے سرمایہ اہل بیت کے ایک ایک امام بجز مہدی کے باعتراف خمینی حق و انصاف کا پیغام نہ پہنچا سکے کہ تقیہ میں روپوش رہے تو پھر آپ کے اس اسلام میں حق کہاں رہا جب حضرت مہدی سے بھی دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے" کے سوا آپ کو تا ہنوز کچھ حاصل نہ ہو سکا آپ میں اور ان میں بکمل انقطاع اور جدائی ہے تو آپ کا مذہب کیسے سچا ہوا اب آپ کھل کر عیسائیت یا ہندو مت قبول کر لیں کیونکہ جن کو آپ مانتے ہیں مہدیؒ اور ان کا چھپایا ہوا اصلی قرآن۔ وہ آپ سے جدا و بیزار ہیں۔ اور جو قرآن و سنتِ نبویؐ جماعت صحابہؓ آپ کو نجات کی طرف بلاتے ہیں آپ ان سے بیزار بلکہ ان کو مٹانے کے درپے ہیں (معاذ اللہ) بجز ناکام عاشق کے کوئی عقل مند یہ بے وقوفی نہیں کر سکتا کہ اپنے چاہنے بلانے والے مہربانوں سے قطع تعلق کر لے اور بھاگ کر چھوڑ جانے والوں سے محبت رچائے۔

مطاعن کی آڑ میں قرآن کا انکار

ہم نے مطاعن کا تشفی بخش جواب" کے عنوان سے پہلی بات کے ضمن میں سات آیات پیش کی تھیں دیکھئے سچا مذہب کیا ہے کا صفحہ ۲۹ تا ۳۲ موصوف کو ان آیات کی حقیقت اور مراد پر ایمان لانے سے انکار ہے وہ کٹ حجتی سے فرماتے ہیں اسلام کے عادلانہ نظام میں نہ ہی پیغمبر اسلام سے رشتہ داری معیارِ فضیلت ہے نہ صحبت نبوی شرط افضلیت و شرافت ہے اگر ایسا ہوتا تو عرب و عجم اور گورے کالے کا فرق اسلام میں موجود رہتا ص۹۷۔

گزارش یہ ہے کہ اگر آپ اسے واقعی اصول و کلیہ مانتے ہیں تو پھر اسے عام ہونا چاہیے۔ پھر اپنے ان تمام علماء اور مصنفین کو کم از کم گمراہ اور غلط کار تو کہیئے جنہوں نے رشتہ داری کے معیار سے اہل بیتؓ کو منوایا اور بحثیں کی ہیں اور آج کے ہر مقرر و مبلغ کے پاس یہی آپ کے بقول غلط دلیل ہے۔ پہلے گھر کی اس گمراہی کے خلاف جہاد یا صدائے احتجاج بلند کریں پھر مطاعن کی بات

کریں ہمارے ہاں ایمان و تقویٰ کے بعد پیغمبرؐ سے رشتہ داری بھی معیار فضیلت ہے اور صحبت نبویؐ بھی شرط فضیلت و شرافت ہے ورنہ ایسی بیسیوں آیات ان کے حق میں کیوں اتریں۔ عرب و عجم اور کالے گورے میں حقوق کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں مگر مراتب ایمان نسبت رسول صحبت و اطاعت رسول کے لحاظ سے ضرور بڑا فرق ہے ؎ فرق مراتب گر نہ کنی زندیقی۔

دفتر پیغمبرؐ سے حقوق میں عدم رعایت کی مثال آپ نے درست دی اسی پر تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تقسیم اموال میں مساوات کا لحاظ رکھا۔ جائداد فدک بیت المال اور فقراء کے نام لگائی تاکہ اسلام کا یہ قانون پہلے خلیفے سے شاکی نہ رہے۔ گواہی کے معیار میں یہی قرآنی اصول اپنایا۔ کاش کہ آپ بھی اسے تشیع اور پارٹی بازی کے بجائے عام اصول سے اپناتے۔ موصوف فرماتے ہیں "ہم کسی بھی غیر معصوم کو تنقید سے بالا نہیں سمجھتے ہمارا یہ مختار دراصل قرآن و حدیث پر مدار رکھتا ہے قرآن مجید میں سینکڑوں آیات ان لوگوں کی مذمت میں وارد ہیں جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہلواتے تھے اور جماعت مسلمین میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح احادیث میں بھی ان لوگوں کا الٹے پیروں پھر جانا اور ان کے اعمال کا محبوط ہو جانا حتیٰ کہ جہنم میں جانا مرقوم ہے لہذا ہم تصویر کے دونوں رخ دیکھتے ہیں۔

الجواب :۔ آپ کی تنقید صرف غیر معصوم جماعت رسولؐ پر ہے۔ اپنے برادران، شیعہ والدین علماء مجتہدین غیر معصوم اہل بیت حتیٰ کہ غیر معصوم اصحاب حسینؓ و علیؓ پر ہرگز نہیں ہوتی حالانکہ نہج البلاغہ ان کی بدگوئی سے بھری پڑی ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ کی تنقید محض تشیع و جانبداری اور نسبت الی الرسول سے دشمنی کی بناء پر ہوتی ہے جو کفر ہو سکتی ہے مگر اسلام نہیں۔

قرآن میں مذمت شدہ لوگ جن کے نفاق یا کفر کی خدا نے صراحت کی ہے کوئی بھی مسلمان ان کو صحابی نہیں کہتا جھوٹا الزام مت لگائیں۔ صحابی کی تعریف میں بعد از اسلام و ایمان، اسلام پر خاتمہ شرط ہے۔ جو لوگ مرتد ہوئے منکر زکوٰۃ ہوتے یا مسیلمہ کے پیروکار ہوتے اور الٹے پیر پھر کر ان کے اعمال برباد ہوتے ان کو کوئی صحابی نہیں کہتا۔ تاریخ سامنے رکھ کر ان مرتدوں یا منافقوں کی

لسٹ بناتے جایئے ہم دستخط کریں گے ایسی فہرست آپ کے ذمے قرض ہے۔

"بے شک گزشتہ واقعات کو دہرانا ان سے سبق وعبرت حاصل کرنا مشاہیر کی خامیوں یا خوبیوں کا تجزیہ کر کے مستقبل کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا دنیا کے کسی ضابطہ حیات میں ممنوع نہیں" مگر یہ تجزیہ اور دہرانا بھی عدل وانصاف اور غیر جانبدارانہ طرز سے چاہیئے۔ جو شخص نسبت الی اہل بیتؓ کر کے شیعہ علیؓ و حسینؓ کہلائے اس کی سب برائیاں خوبیوں میں بدل جائیں اور جو نسبت الی الرسول کرے یا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ یا تمام صحابہؓ و اہل بیتؓ کی حمایت کرے اس کی تمام نیکیاں بھی برباد ہو جائیں یہ عدلیہ کہلانے والوں کی شان نہیں، بلکہ شیعہ پارٹی باز اور جانبدار لوگوں کا شیوہ ہے۔ جو دنیا کے ہر ضابطہ حیات میں ملعون اور ناپسندیدہ شعار ہے۔ سورت حشر کی آیت ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا" اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان والوں کا کینہ نہ رکھ" کے جواب میں فرماتے ہیں تمام افراد مہاجرین اور انصار سے عقیدت و محبت واجب ہے محتاج ثبوت ہے اگر یہ الفاظ آپ سورۃ حشر میں دکھا دیں تو آپ کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا ص ۹۹۔

جواب۔ خدا کی شان ہے کہ ایسے منکر قرآن بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ بھائی ہم تو مہاجرینؓ و انصارؓ فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کے علاوہ فتح مکہ کے بعد والے مسلمانوں سمیت بھی حشر سے دو سورتیں پہلے حدید میں وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ کیا ہے) اعلان خداوندی سنا چکے ہیں، کیا کل کا ترجمہ سب نہیں ہے اب حشر میں وہ مراد نہیں رہا کیا گرامر کے اتنے کلیے سے بھی آپ ناواقف ہیں کہ موصول صلہ کی روشنی میں جب عام ہو تو ہر فرد کو شامل ہوگا استغراق کا فائدہ دے گا بجز اس کے کہ حرف استثناء سے کسی فرد کو نکالا جائے مثلاً یوں کہا جائے کہ اس گاڑی کے جو مسافر ہیں ان کو فلاں اسٹیشن پر ریلوے کی طرف سے فری کھانا دیا جائے گا تو اب ہر مسافر کو یہ حق مل گیا بغیر استثناء کے کسی مسافر کو خارج نہیں کیا جا سکتا، یا یوں کہا جائے کہ پاکستان میں ہجرت کر کے آنے والے افغان باشندوں کی تمام ضروریات کا بندوبست حکومت پاکستان کے ذمے ہے تو اب سب افغانی مہاجر اس رعایت کے حق دار ہیں اسی طرح

جب اللہ نے فرمادیا کہ جو لوگ مسلمان ہوئے جنہوں نے ہجرت کی جنہوں نے نصرت کی جنہوں نے جہاد کیا ان کو یہ یہ انعام ملے گا تو اب یہ انعام سب افراد کو شامل ہوگا بجز اس کے کہ خدا اور رسولؐ کسی فرد کی تخصیص واستثناء کردیں۔ زیر بحث آیت میں بھی ضمیر موصول "الذین آمنوا۔ المہاجرین والانصارؓ" کی طرف راجع ہے الف لام بمعنی الذین موصول ہے ہجرت اور نصرت صلہ ہے معنی یہ ہے کہ جو مہاجرین ہیں اور انصار ہیں وہ مومن ہیں ان کے متعلق ہمارے دل میں اے اللہ کینہ نہ رکھ، تو اب اس میں استغراق کا مفہوم ہوگا اور سب مراد ہوں گے۔ اس جمعیت اور کلیت پر یہ قرینہ بھی ہے کہ تفسیر مجمع البیان جلد ۵ ص۲۶۲ پر ہے۔

والذین جاء وا من بعدھم یعنی من المھاجرین والانصار وھم جمیع التابعین لھم الی یوم القیامۃ عن الحسن وقیل ھم کل من اسلم بعد انقطاع الھجرۃ وبعد ایمان الانصار الخ

وہ لوگ جو ان کے بعد آئے یعنی مہاجرین وانصارؓ کے بعد اور وہ قیامت تک ان کی تابعداری کرنے والے سب لوگ ہیں حسن کا قول ہے ایک تفسیر یہ ہے کہ ہر وہ مسلمان مراد ہے جو ہجرت ختم ہونے اور انصارؓ کے ایمان لاچکنے کے بعد اسلام لایا۔

جب تابعین سب مراد ہیں حالانکہ وہ کثیر اور کروڑوں (اہل سنت) افراد ہوں گے۔ تو مہاجرین وانصارؓ جو ہزاروں تھے) بدرجہ اولیٰ سب مراد ہوں گے۔ خدا رسول اور آئمہ کی تکذیب میں بے نظیر آپ کی کتاب ذکاء الاذہان پر مزید تبصرہ کسی اور موقع پر ہوگا۔

صحابہؓ سے محبت مان لی۔

[ب] آیات قرآنیہ سے مبرہن پہلی بات کتاب کی تکذیب کے بعد دوسری بات کہ اہل بیتؓ نے بھی صحابہ کرامؓ کی تعریف فرمائی ہے۔ کے متعلق فرماتے ہیں "صحیفہ کاملہ میں ہمارے امام سید الساجدینؓ کی ادعیہ موجود ہیں جو اس بات کا شافی ثبوت ہیں کہ ہم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے گہری عقیدت ومحبت رکھتے ہیں ص۱۰۔ تشکر ہے کہ خدا کی تکذیب کے بعد اپنے امام کی بات تو آپ

مان لی۔ اب سنیوں کی زبان سے صحابہؓ کی تعریف سن کر جلانہ کیجیئے رضی اللہ عنہم کا ورد کیا کیجیے۔ یہاں سنی و امامی مصافحہ کر کے گلے مل لیں کیونکہ ان کا یہ مشترکہ امام تمام مسلمان صحابہؓ اور تابعین کے حق میں اچھا نظریہ رکھتا تھا اس نے دعاؤں میں ایسی کچھ استثناء نہیں کی جس کا اظہار آپ نے بعد کی چار سطروں میں کیا۔ امام کی بات حجت ہے۔ آپ کی جعلی استثناء حجت نہیں سنگین الزامات آپ لگاتے ہیں امام نے نہیں لگائے۔ بھلا جو امام یزید کے خلاف بغاوت تک میں حصہ لینا گناہ اور بیکار بات جانتا ہے۔ وہ کسی صحابی رسولؐ کے متعلق شیعوں والی بد زبانی کہاں کریگا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

تیسری بات کہ قرآن نے ان کی غلطیوں سے سکوت کیا ہے۔ کے متعلق موصوف فرماتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے قرآن میں جگہ جگہ ان کی کارستانیاں بیان ہوئی ہیں کہیں جہاد سے فراریاں بیان ہوئی ہیں کہیں خفیہ سازش کا تذکرہ ہے کہیں رسولؐ سے آواز بلند کرنے کی سرزنش ہے کہیں شدت جہالت نفاق وکفر کو ظاہر کیا گیا ہے ص ۱۰۰۔

الجواب۔ جہالت و نفاق وکفر والی آیت توبہ کی ہے یہ بدوؤں کی ایک جماعت کے متعلق ہے کسی نے علی التعیین انکو صحابہؓ میں شمار نہیں کیا۔ حضورؐ کے آگے بلند آوازی سے روکنے والی ادب کی تعلیم دے رہی ہے اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ان کو ملقب کیا گیا ہے ایسی تعلیم وتربیت پر معترض ہونا خبث باطن کی دلیل ہے اور یہی ان کی وکالت صفاتی ہے کیونکہ اللہ نہیں چاہتے کہ غیر شعوری طور پر کسی مومن کے اعمال حبط ہو جائیں۔ خفیہ سازش والی آیت مجادلہ بھی خاص منافقوں کے متعلق ہے ان کی صحابیت کا کوئی قائل نہیں مسلمانوں کو الگ سے خطاب کیا گیا ہے کہ اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور نافرمانی رسول کی سرگوشی مت کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی کرو پ ۲۸۔ جہاد سے فرار والی آیت صرف احد و حنین سے متعلق ہے دونوں جگہ ان کو مومن اصحاب سکینہ کہا اور معاف فرما دیا حضورؐ کو بھی معاف کرنے کا حکم دیا ایسی آیات کی نشاندہی اور صحیح مطلب ہم نے اس موضوع پر اپنی بے مثال کتاب عدالت حضرات صحابہ کرامؓ میں بیان کر دیا ہے۔

ذکاء الاذہان کا تعارف :-

اس بحث میں موصوف اپنی کتاب ذکاء الاذہان المعروف ہزار تمہاری دس ہماری کا حوالہ دیتے ہیں جو عاشق سنت نبوی ولی ربانی حضرت مولانا دوست محمد قریشی کی شیعہ پر ہزار اعتراضات کا جواب ہے موصوف اپنی ایسی بوگس کتابوں کا حوالہ دے کر خود ہمیں دعوت دیتے ہیں آ بیل مجھے مار چنانچہ ہم نے مجبوراً یہ کتاب منگوائی اور بڑے جگر گردے سے اس کا لفظ بہ لفظ مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ ابولہب وابن ابی سے لے کر تا ہنوز کلام اللہ اور دلائل شرعیہ کے انکار، تردید، اعراض، تحریف اور استہزار کے جتنے ریکارڈ تھے موصوف نے تمام کو مات کردیا ہے اگر اللہ نے زندگی اور توفیق دے کر "جلاء الاذہان" ہماری نگرانی میں چھپوائی تو ان تمام کفریات کا خوب تعارف کرایا جائے گا۔ سردست تکذیب وتحریف اور بے اصولی کی چند مثالیں کافی ہیں۔

۱۔ اعتراض ۳۸۷۔ صدیقؓ وفاروقؓ جب والسابقون الاولون من المہاجرین کی فہرست میں آچکے ہیں تو پھر اس سے انحراف کیوں؟ جواب ۳۸۷ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ حضرات سابقون اولون مہاجرین کی فہرست میں شمار کیے جائیں پھر انحراف کرنے میں کونسی غلطی ہے پہلے ایمان تو ثابت کرو پھر سبقت واولیت کی بات کرنا ص۲۴۱ یعنی خدا اپنے رسولؐ کے ساتھ ان کی ہجرت کرائے اور اسے اپنی نصرت سے تعبیر کرے۔ یہ خدائی شمار معتبر نہیں شیعہ شمار چاہیئے پھر انحراف بھی ہوسکتا ہے۔ چلئے ہجرت پر یہاں جنت ورضوان کا وعدہ ہے مگر ہم شیعہ ان کو مومن ہرگز نہ مانیں گے گو خدا آمنوا وھاجروا کی گردان سنائے، کفر وضد کی اس سے بڑی مثال کیا ہوگی۔

۲۔ حضرت عمرؓ سے اتنی دشمنی ہے کہ اپنے مجلسی سے کفر کے فتوے نقل کرتے ہیں مگر جب احادیث نبوی وروایات ائمہ سے ان کے دور میں دین کے غلبہ اور نشر واشاعت کا ثبوت پیش ہوا تو جھلا کر کہتے ہیں کہ جس طرح موسیٰ کی پرورش فرعون ہی سے کروا کر اللہ نے اپنے دین کو غالب

کیا اسی طرح مخالفین سے حدود سلطنت کو وسعت دلا کر فاجر اشخاص سے اپنے دین کی تائید کرا دی صفحہ ۲۴۰ یعنی فتوحات عمری کو برحق تسلیم کر لیا۔

۳۔ حضرت عمرؓ کے دور کو حضرت علیؓ نے نہج البلاغہ میں غلبہ دین کا دور کہا تو جواب میں فرماتے ہیں اس سے مراد دین کا غلبہ ہے نہ کہ اس فرمان میں حضرت عمرؓ کی کوئی تعریف ہے اللہ کا دین ہر دور میں غالب ہے خواہ وہ دور عمرؓ ہو یا دور یزید دین کا مغلوب ہونا امر محال ہے صفحہ ۳۶۲ جب یزیدؒ کے دور میں بھی (بقول شیعہ) دین غالب تھا تو حضرت حسینؓ نے سنت مرتضوی کے مطابق حکومت سے تعاون کیوں نہ کیا۔ کیا جنگ اقتدار کے لیے کی ؟ -

۴۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں فرمایا ہے "فلاں کے شہروں کو اللہ آباد رکھے کجی کو درست کیا، کمزوری کا علاج کیا سنت قائم کی اور بدعت کو پس پشت پھینکا۔ رحلت فرما گیا تو لوگ اس حالت میں مختلف راستوں میں بٹ گئے۔ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہے، نہ راست رو کو یقین ہوتا ہے (یعنی جیسے سورج ڈوب جائے تو رات کی تاریکی میں لوگوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے) موصوف فرمان علیؓ کو جھٹلا کر یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ "عمرؓ نے بدعت کو پیچھے چھوڑا اور سنت کو اٹھایا معاذ اللہ صفحہ ۳۶۳۔"

۵۔ پھر اسی عمرؓ نے ایران کو فتح کیا تو موصوف نے مذہب نوازی اور قوم پرستی کے جذبے سے حضرت عمرؓ و فاتحین کو سند ایمان تھما دی پھر چھپا کر منکر ہو گئے چنانچہ روضہ کافی صفحہ ۱۲۷ کے فرمان امامؑ کہ مسلمان حضرت عمرؓ کے دور میں فارس (ایران) پر غالب ہوتے۔ کی تائید کرتے ہیں۔ "بے شک حضرت عمرؓ کے دور میں مسلمان ایران پر قابض ہوتے المومنون کو ایران پر خصوصاً غلبہ ہوا اور اسی غلبہ کی وجہ ہے کہ آج بھی ایران میں مومنین کو غلبہ حاصل ہے ...... رہی بات فاتحین کے ایمان کی تو یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا ہے تمام حملہ آور کامل الایمان تھے یا حاکم وقت مومن کامل تھا صفحہ ۱۹۱" فرمائیے موصوف اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا الآیۃ کا مصداق ہوئے یا نہ؟

۷۔ موصوف بد دیانتی اور صحابہ رضؓ دشمنی میں بقرہ ع ۵ ان الذین یکتمون سے شقاق بعید تک ترجمہ کر کے کہتے ہیں ہم ان صحابیوں کے شقاق میں ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ بے شک جو لوگ ان باتوں کو الخ ۔ حالانکہ باتفاق مفسرین سنی و شیعہ یہ آیات اور اس سے دو رکوع پہلے کتمان حق کرنے اور ملعون ہونے کی آیات اور آل عمران ع ۸ کی ایسی ہی آیات یہودیوں کے بارے میں ہیں چنانچہ شیعہ تفسیر مجمع البیان میں جلد ا صـ ۲۵۸ پر ہے ۔

تمام مفسرین کے اتفاق سے یہاں اہل کتاب مراد ہیں مگر اکثر اقوال میں یہودیوں کی چھوٹی سی جماعت یعنی ان کے علماء مراد ہیں ۔ کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور کعب بن اسد کہ یہ لوگ ہدایا لیتے تھے کہ نبی ہم سے ہو گا پھر جب قریش سے آگیا تو آپ کی شان کو بدلا ۔ جب اللہ نے یہ آیت اتاری اور آل عمران ع ۸ کی آیت کے بارے میں ہے یہ یہودی علماء کے بارے میں نازل ہوئی صـ ۴۶۳ مجمع البیان جلد ا ۔ انفال پ ۱۰ ع ۲ کی اس آیت کا ترجمہ کیا "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اکڑتے ہوئے لوگوں کو دکھاوے کی خاطر اپنے دیار سے خارج ہوتے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ لوگ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے" پھر اسے صحابہ رضؓ مہاجرین پر فٹ کر کے کہتے ہیں پس چونکہ کچھ لوگ ایسے بھی مہاجر تھے جو سبیل خدا سے روکتے تھے لہٰذا ہم ان مہاجرین کو مراعات آیت سے خارج سمجھتے ہیں ۔ ذکاء الاذہان صـ ۱۷۲ ۔ حالانکہ کھلی بات ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے ایک ہزار لشکر مشرکین کے بارے میں ہے جو بدر کی جنگ میں مسلمانوں کو مٹانے آئے تھے ۔ چنانچہ مفسر طبرسی لکھتے ہیں "یعنی اکڑتے ہوئے قریش مکہ سے نکلے تاکہ اپنے قافلے کی حفاظت کریں تو اپنے ساتھ گانے والی لونڈیوں اور ناچ رنگ کے آلات لے کر نکلے شرابیں پیتے تھے اور باندیاں ان کو گا نا سنا کر مست کرتی تھیں"۔ مجمع البیان جلد ۲ صـ ۵۴۸

غرضیکہ پوری کتاب میں یہی تحریف معنوی اور بیان مطلب میں خیانت کار فرما ہے ۔

کہیں صحابہ کرامؓ کے تمام اوصاف حسنہ کا انکار کر کے فرماتے ہیں" نہیں ان اصحاب پر کیے گئے مظالم کی گواہی تاریخ سے نہیں ملتی ہے جن پر ہم تنقید کرتے ہیں جناب بلال رضی اللہ عنہ پر مظالم ہوتے تاریخ میں محفوظ ہیں اسی طرح ہمیں دکھایا جاتے کہ حضرات ثلاثہ پر کیا ظلم ہوا حضورؐ کو شعب ابی طالب میں بند کیا گیا تبلایئے ثلاثہ میں سے کوئی ایک بھی اس نظر بندی میں شامل تھے نہ ہی فقر نہ ہی اخراج دیار و مظالم ثابت ہیں" ص ۱۹۵ ۔

تاریخ اسلام اور سیرۃ نبوی کی یہ بدترین تکذیب ہے ۔ رفاقت و اتباع پیغمبر کے جرم میں حضرت ابوبکر کا نوفل اور عقبہ بن معیط کے ہاتھوں پٹنا لہولہان ہو کر بے ہوش ہو جانا، قرآن پاک کی تلاوت کے جرم میں شہر بدر کیا جانا، حضرت عمرؓ کا کعبہ میں نماز پڑھوانے کے جرم میں کافروں سے مار پٹائی کرنا اور زخمی ہونا، پھر حضورؐ کے ساتھ قید شعب میں شریک ہونا پھر ہجرت کی رات حضورؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے قتل کے بھی سو اونٹ انعام مقرر ہونا پھر قتل کے لیے تمام شہر کا منصوبہ بنانا اور گھر میں نظر بند ہو جانا، چچا ابوالحکم سے مار کھا کر حضرت عثمان کا رقیہ بنت پیغمبرؐ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر جانا سب روشن تاریخی حقائق ہیں جن کا ضدی دشمن منکر ہے۔ حضرت حضرت بلالؓ مظلوم تھے تو ابوبکرؓ نے ہی اپنے مال سے خرید کر ظلم سے چھڑایا ۔ چالیس ہزار درہم فی سبیل اللہ خرچ کر کے وہ فقیر ہے۔ پھر بلالؓ سے شیعوں کو کیا ملا وہ تو بعد از رسولؐ شام میں یزید بن ابوسفیانؓ اور معاویہؓ کی زیر نگرانی جہاد میں مصروف رہے جو شیعہ کے نزدیک کارکفر تھا پھر کیا بلالؓ کی سی مظلومیت حضرت علیؓ کی بھی تاریخ میں محفوظ ہے، کیا تو آپ کو بھی مظلوم مہاجرینؓ کی فہرست سے نکال دو گے ؟ ۔

منافقوں کی فہرست :۔

ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ کم از کم دو سنی دو شیعہ معتبر مفسرین و محدثین کی صراحت سے آپ منافقوں کی فہرست تیار کریں ہم دستخط کریں گے دشمنان صحابہؓ کے پاس اس کا جواب تو ہے نہیں کیونکہ وہ سنت النبیؐ تا کہ اللہ تعالیٰ الخبیث کو طیب سے جدا کر دے" پ ۴ ع ۹) پر عمل نہیں کر

سکتے۔ ہاں اس احتلاط کو دو چار نفوس کے سوا تمام صحابہ کرام رضؓ کو گالیاں اور لعن طعن کرنے کا بہانہ بنا رکھا ہے موصوف نے یہ مطالبہ تو پورا نہیں کیا ہاں حدیث کا حوالہ دے دیا کہ علیؓ کو مومن دوست رکھے گا اور منافق دشمن رکھے گا تو ہم یا صحابہؓ رسولؐ علیؓ کی دوستی کے کب منکر ہیں۔ انصار سے بغض رکھنے والا بھی حدیث رسول میں منافق ہے اور خدا کا دشمن ہے (بخاری و مسلم و مشکوۃ ص ۵۷۶) جبکہ آج ہر شیعہ انصارؓ سے بغض رکھتا ہے کیونکہ سب سے پہلے انھوں نے خلافت کا مسئلہ کھڑا کر کے علیؓ کو (بقول شیعہ) ان کے حق سے محروم کیا۔ پھر محبت بھی شرعی سنت کے مطابق معیار ایمان ہے ورنہ علیؓ کو الٰہ ماننے والے غالی سبائی۔ شیعہ کہاں مومن ہوتے۔ نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسے دوستوں کی ہلاکت اور دوزخی ہونے کی خبر کیوں دی ہم سنی حضرت علیؓ کو خدا کا نیک بندہ اور بزرگ صحابی مان کر دوست رکھتے ہیں جبکہ شیعہ ان کو خدا کا شریک بناتا ہے تو وہ یا علی مدد یا علی، علی علی علیؓ کہہ کر منافق کے چہرے کو نہیں پہچانتا بلکہ اپنے مشرک اور منکر رسولؐ ہونے کا اعلان کرتا ہے کیونکہ ما فوق الاسباب مدد کرنا خدا کا خاصہ ہے اور نام کا الیا ورد و ذکر بھی خدا کا حق ہے جبکہ مشرک یہی حق حضرت ہابیل ابراہیمؑ اسماعیل لات منات اور حضرت علیؓ و حسینؓ کو دیتے ہیں اور ان کے نام کے اونچے نعرے اور ورد بنا کر حضرت رسولؐ و اہل سنت رسولؐ کا منہ چڑاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ (جہنم) اس جرم کے بدلے میں ہے کہ جب صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ (پکار و حقوق میں) اوروں کو بھی شریک کیا جاتا تھا تو تم ایمان کا دعویٰ کرتے تھے تا ایس صرف اللہ کو پکارو خالص اسی کی عبادت (اور یقین) کرتے ہوئے اگرچہ کافر دل کو یہ عمل ناپسند آتے (مومن ع ۲ پ ۲۴)

سنی مسلمان کی نماز میں یا علی مدد کے نعرے لگا کر خلل ڈالنا کافروں کی تابعداری ہے۔

واقعی آج سنی و شیعہ میں اسلام و کفر کا فرق واضح ہو چکا ہے۔

اخلاقی تصویر کی تائید مزید :- ہم نے اخلاقی تصویر کے عنوان سے شیعوں کے تمام

طبقات سے گالی گلوچ کی شکایت کی موصوف اپنی صفائی میں فرماتے ہیں۔

"اگر مجھے ایک بھی ایسا جملہ دکھا دیں تو میں غیر مشروط معافی طلب کر دوں گا" عرض یہ ہے کہ گالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ۱۔ کسی کو ذاتی طور پر برا بھلا کہنا۔ ۲۔ کسی کے محبوب اور متعلق کے خلاف بدگوئی کر کے مخاطب کو اشتعال دلانا جیسے بالعموم ماں بہن کی گالی بالواسطہ ہوتی ہے مگر سخت سمجھی جاتی ہے اسی طرح کسی کے پیغمبر امام بزرگ کو واقعی برا کہہ کر اشتعال دلانا بھی سخت گالی ہے۔ آپ کے خط نمبر ۲ کا حوالہ دے کر پہلی شرط میں یہی اپیل تو کی تھی آخر مغضوب علیہم موذی رسول جنازہ چھوڑنے والا وغیرہ کن کو کہا ہے؟ بس یہی بالواسطہ میری شان میں سب وشتم ہے معافی مانگیے ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ساتھ لعنۃ اللہ علی الکافرین کا ورد بھی اپنے اوپر کیجیے کہ آپ کی قوم و مذہب کا تانا بانا ان دو کے درمیان ہی تنا جاتا ہے۔ ائمہ کی زبانی گالی گلوچ کے حوالہ جات اور الزام کو آپ نے اکثر تسلیم کیا ہے اور ہمارا مدعا حاصل ہو گیا ہے بالترتیب جواب الجواب میں چند اشارات کافی ہوں گے۔

۱۔ نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ کی طرف منسوب غیر مہذب کلام کو آپ تاریخ بتاتے ہیں چلیے آپ نے مان لیا کہ یہ کوئی حدیث تفسیر فقہ کی مذہبی کتاب نہیں تاریخی کتاب ہے رطب و یابس سب کچھ اس میں ہے کہ تیسری چوتھی صدی کے راویوں کی بناتی ہوتی یہ تاریخ کسی سے رعایت نہیں کیا کرتی، آپ نے علم ہوتے ہوئے ان عبارتوں پر خاموشی سے حیا کا ثبوت دیا ہے، تو ہم بھی گندی نالی میں قدم نہیں رکھتے۔

۲۔ ظالموں کی فتوحات شرعی نہیں جب ان سے وظائف و ہدایا لینا جائز نہیں تو وہ امام کا حق دار جب کیسے ہو گئے؟ اور اگر وہ جائز تھے تو حقانیت یا ان سے دوستانہ تعلق کا نتیجہ تھے۔ پھر کسی کے گھر جا کر کھانا کھانا اور شکریہ میں جلی کٹی سنانا" واقعی شیعوں کے امام وقت ہی کے برمحل کام ہیں۔"

۳۔ شیعہ جب خود کو مومن کہتے ہیں باقی سب کو غیر مومن و منافق کہتے ہیں پھر اہل سنت کو وہ ناصبی کہتے ہیں ان کے شوستری نے مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ جو شخص حضرت علیؓ پر خلفاء ثلاثہ کو فضیلت دے وہ ناصبی ہے اب سنی پہ بد دعا کا جنازہ پڑھنے کا مسئلہ حل

ایک منافق کا جنازہ پڑھا تو اس کے لیے رسوائی آگ اور بدترین عذاب کی خوب بد دعا کی" الخ۔
مشتاق صاحب اگر اہل سنت کو مومن اور محب اہل بیتؓ مانتے ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد ان کا جنازہ پڑھیں ہم اپنی بات واپس لے لیں گے۔ اور اگر وہ ہمیں مومن و محب نہیں مانتے تو ناصبی جان کر لعنتیں ہی کریں گے اور کافی کی حدیث یہی بتا رہی ہے تو ہمارا مدعا ثابت ہے کہ یہ سنی پر بد دعا کرتے ہیں یہ شرارت نہیں ہے اظہار حقیقت ہے۔ لائیے انعام! اگر ذرہ غیرت ہے۔
یہاں میں سنی مسلمانوں سے گزارش کروں گا کہ کئی شیعہ ذاتی مفاد اور دنیاداری کی خاطر اہل سنت کے جنازہ میں شریک ہو جاتے ہیں مگر وہ ہمیں مومن و محب نہ جان کر بد دعا ہی کرتے ہوں گے خدارا ایسے لوگوں کو صف سے نکال دیا کرو۔ کیونکہ جب وہ آپ کے کلمہ توحید و رسالت کو غیر معتبر کہیں نبی کو اپنے مشن و ہدایت میں ناکام کہیں، قرآن کو ناقص اور پلید ہاتھوں والا کہیں خود تمہیں دشمن اہل بیت اور نجس جانیں تمہارے تمام بزرگوں کو لعن طعن کریں تو جنازہ میں دعا کیسے کریں گے؟ سنی مذہب چونکہ تقیہ ڈھنگ بازی سے پاک ہے لہذا اس میں غیر مذہب والے پر جنازہ جائز نہیں۔
اللہ کا یہی فرمان ہے۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔
(توبہ) ان منافقوں میں سے کسی کی آپ کبھی جنازہ نہ پڑھیں اور ان کی قبر پر (دعا کے لیے) کھڑے نہ ہوں۔ اگر شیعہ کے ائمہ سنیوں یا ناصبیوں منافقوں کا جنازہ پڑھتے رہے تو خدا کے حکم کی نافرمانی کرتے رہے۔

۴۔ حضرت زینبؓ کا واقعہ تاریخ کے علاوہ کتب حدیث تک میں ہے ملاحظہ ہو! مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۱۳ کہ عروہ بن زبیرؓ نے حضورؐ کی یہ حدیث بیان کی۔ زینبؓ میری سب سے بہتر صاحب زادی ہے جس کو میری طرف ہجرت میں سخت تکلیف پہنچی۔ حضرت علی بن الحسینؒ نے آکر روک دیا کہ اس حدیث سے کیا آپ فاطمہؓ کی شان کم کرتے ہیں؟ عروہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم مجھے مشرق و مغرب کی سب دنیا ملے تو میں نہیں چاہتا کہ فاطمہؓ کا حق کم کروں تو اس کے بعد یہ حدیث بیان نہ کروں گا"
عروہ کی رواداری اور قدر شناسی فاطمہؓ بے مثال ہے مگر وہ اپنی دادی کا ذکر تو نہیں کر رہے تھے۔

زینبؓ حضرت زین العابدینؒ کی دادی تھی مگر آپ ان کے ذکر خیر کو بھی برداشت نہ کر سکے۔

۵۔ جب شیعہ اماموں نے امت سے الگ اپنے شیعہ بنا لیے تو وہ ان کو ملعون کہیں ان کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے نبیؐ کی امت کو، جو بڑی قربانیوں کے بعد تیار ہوئی ملعون وغیرہ کہیں۔ غیر کی ملک میں مداخلت ناجائز ہے۔ جبکہ خدا اپنے نمازیوں کے لیے ویل کہہ کر اپنی ملک میں تصرف کرتا ہے

۶۔ اولاد البغایا کا حوالہ دینے اور ترجمہ کرنے میں ہم نے تہذیب و شرافت اور اخلاق کا جنازہ نہیں نکالا۔ آپ کے امام نے نکالا ہے اور پھر آپ نے انکار کر کے صریح ظلم اور بد دیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔

روضہ کافی سے پوری حدیث ملاحظہ ہو۔

عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفھم فقال لی الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا اباحمزۃ ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔

(روضہ کافی جلد ۸ ص ۲۸۵ ط ایران جدید)

ابوحمزہ کہتے ہیں میں نے امام باقرؒ سے کہا کہ ہمارے (شیعہ) ساتھی اپنے مخالفین پر بہتان باندھتے ہیں اور تہمت قذف (ولد الزنا ہونے کی) لگاتے ہیں تو آپ نے مجھے کہا کہ ان سے زبان روکنا اچھی بات ہے پھر (خود چھپا کر) فرمایا اے ابوحمزہ اللہ کی قسم سب لوگ بجز ہمارے شیعوں کے بدکار عورتوں کی اولاد ہیں۔

یہیں حاشیہ پر ہے یقذفون ای بالزنا کہ شیعہ اپنے مخالفین پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ (کیونکہ چور دوسرے کو بھی چور سمجھتا ہے) فیروز اللغات ص ۱۵۴ پر ہے بغی۔ ۲۔ زانیہ۔ زانی بدکار عورت۔ مصباح اللغات جلد ۱ ص ۶۷ پر ہے البغی بدکار و زناکار عورت ج بغایا، بغت الامۃ زنا کرنا تو لغت نے اور حدیث میں امام و راوی کی صراحت کے قرینہ نے اولاد بغایا کا معنیٰ بدکار عورتوں کی اولاد متعین کر دیا ہے یہی وہ بدترین گالی ہے جس پر ۸۰ درے حد قذف لگتی ہے ہم اس کے علاوہ کیا کہیں کہ اس حمام میں شیعہ امام راوی مصنف سبھی ننگے ہیں (معاذ اللہ)

۷۔ اچھی آوارہ لڑکیاں (برائے متعہ) آپکو مبارک، آپ بربر بھی اپنی قسمت پہ کیجیے کہ تین ۳ دو ۲ نے

چہ سمتوں سے اللہ آپ کو اس سے نوازے۔ اب بہتری اسی میں ہے کہ یہ مناظرانہ گالی گلوچ چھوڑ کر مثبت رنگ میں ۳۱۳ مومن تیار کریں کہ ۱۳۰۰ سال سے آپ کے ذمہ امام کا قرض ہے۔

۸۔ اہل شام واہل مکہ کو حقائق دہرانے کے نام سے گالیاں آپ نے صحیح تسلیم کر لی ہیں یہی تو ہم کہتے ہیں کہ آپ کی ساری تاریخ انفرادی تمام قصص و روایات گالیوں اور فحش بیانیوں کا پلندہ ہیں۔ تبھی تو ہم آپ سے الگ قرآن و سنت صحابہ اہل بیت رضی اور امت کے اجماع کی جرنیلی سڑک پر رواں دواں ہیں۔ صـ۱۰۷ پر آپ کا جوابی مضمون بے کار ہے کیونکہ ہم شاگردوں کے ساتھ تمام گھر والوں بیویوں چار بیٹیوں تین دامادوں سب پر اعتماد کرتے ہیں اور سب کی تعظیم کرتے ہیں دختر اور نواسیوں کو ہم نے کچہریوں میں نہیں بلایا۔ رسول اللہ کے حلال کو کوئی امتی حرام نہیں کرتا یہ صرف شیعہ اماموں کا پیشہ ہے کہ ہر دور میں نئے حلال و حرام حسب چاہت دیتے ہیں (کافی)

صحاح میں جن لوگوں پر حضورؐ کی لعنت کا ذکر ہے خاص وہ کفار و مشرکین دشمن صحابہ رضی تھے یا بیر معونہ ۷۰ اصحاب رسولؐ کے قاتل تھے پھر اللہ نے اس سے بھی روک دیا کہ آپ کو (ان کے) معاملے میں کوئی اختیار نہیں یا ان کو اللہ توبہ کی توفیق دے یا ان کو سزا دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ (پ ۴ ع ۴)۔ قرآن میں لعنت ظالموں کافروں اور جھوٹوں، حق چھپانے والوں اور منزل قرآن کو مستور کرنے والوں پر آتی ہے۔ ذرا اپنے عقائد و اعمال اور ائمہ کا قرآن چھپا لینے کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ لعنت کریں یا نہ۔ لعنتی ایک منسوب مصدر ہے جو کبھی مبنی للفاعل ہوتا ہے جیسے حلوائی حلوا پکانے والا رافضی عقیدت صحابہ رضی اور نصرت اہل بیت کو چھوڑنے والا حرامی (جدید عربی اصطلاح میں) چور اور ڈاکو (یعنی حرام کام کرنے والا، اسی طرح آپ کو لعنتی بمعنی ملعون (مبنی للمفعول) ہونا ناپسند ہے تو فاعل والا معنی لعنت باز (لعنتی) ہونے پر فخر کیجئے۔ اجی ہم بار بار حضور علیہ السلام کے یاروں خسروں دامادوں بیویوں بیٹیوں اور بعض اولاد کو موضوع سخن صرف ان کی مدح و ستائش اور ان سے جعلی مطاعن و معائب کا دفاع کرنے کے لیے بناتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولؐ راضی ہو جائیں اور آپ سے خدا و رسول ناراض ہی اس لیے ہیں کہ آپ ان تمام قرابت داران پیغمبرؐ کو لعنت و بدگوئی کا (با قرار خودم) نشانہ بناتے ہیں

لوطؑ کی بیوی کی مثال یہاں ان فٹ ہے کیونکہ وہاں کفر و اسلام کا فرق تھا اور اس وقت مومن و کافرہ میں نکاح جائز تھا جبکہ اس امت میں حرام ہے تمام کلمہ شہادتین پڑھنے والوں کو مسلمان کے احکام حاصل ہوں گے تو ان کی غیبت حرام ہو گی ایسے سچ صداقت اور حقیقت و انصاف سے خدا نے خود دامن، چھڑانے کنی کترانے اور منہ موڑنے کا حکم دیا ہے اور تعمیل قرآن ہی بہترین اخلاق ہے پس چودہ سو سال سے خدا شیعوں کو اسی لیے تو رُلا پٹار ہا ہے کہ ان کے اپنے ہاتھوں کے کرتوت سے اہل بیتؓ رسولؐ کو مصائب اٹھانے پڑے ان سے بد دعائیں لیں اور کفار سے بڑھ کر جرائم کے مرتکب ہو گئے۔

جانب داری کیوں؟:-

اگر آپ تحصیل علم کی خاطر پوچھتے ہیں شکوک و تنازعات کو سامنے لاتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کے نظریات کھل کر سامنے آجائیں تو کیا وجہ ہے کہ یہ شکوک و تنازعات پر بحث آپ اصحابؓ رسولؐ میں منحصر سمجھتے ہیں خود شیعوں کے کئی فرقوں کے بارے میں نہیں کرتے۔ سادات کے آپس میں تنازعات ہاشمیوں کے اختلافات۔ کہ ہر بات تاریخ اور کتب شیعہ میں موجود ہے کو سامنے نہیں لاتے۔ اگر اسے اپنی ملی و قومی کمزوری پر منتج مانیں گے تو پوری مسلمان برادری کو اسی نگاہ سے دیکھیے۔ "نہ غیبت کیجیے نہ جسد ملی کے پرانے زخم ہرے کیجیے" زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ تھا نماز کی طرح اس کے منکروں کا یہی انجام ہونا چاہیے تھا جو مسیلمہ کذاب کا ہوا مگر ابوبکرؓ دشمنی میں آپ ان کو مسلمان بتانے لگے تو کیا ہاشمی صحابہؓ حضرت علیؓ و اہل بیت نے بھی ابوبکر کا ساتھ دیا تھا یا ان منکرین زکوٰۃ کے ساتھ مل گئے تھے ؟ ابن زیاد کو شیعہ گنوانے میں آپ ہمیں تاریخ دانی کا طعنہ دیتے ہیں تو وضاحت یہ ہے کہ زیاد بن ابو سفیانؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کی وفات تک کٹر شیعہ تھا حضرت علیؓ نے (بقول شیعہ اس بن باپ کو) فارس کا گورنر بنا رکھا تھا اس کا بیٹا اپنے باپ شیعہ ہی کی پرورش میں جوان ہوا۔ اور انتظامی لیاقت کی تربیت پائی۔ پھر باپ بیٹے کی سیاسی وفاداریاں حضرت معاویہؓ کے ساتھ ہو گئیں یہی تو ہم کہتے ہیں کہ "دشمن کو دشمن جاننے" کے جذبے سے جو بھی شیعہ اہل بیت بنا بالآخر وہ غدار ہو کر اہل بیت کا ہی دشمن و قاتل ثابت ہوا۔ سکندر مرزا یحییٰ کا تشیع اور سیاہ کارنامے ہر کسی کو معلوم ہیں بھٹو صاحب نے

اہل تشیع کیلئے کلمہ طیبہ اور نصاب دینیات کی علیحدگی سے لے کر ذرائع ابلاغ میں ماتم نوازی تک کیا کچھ نہیں کیا پھر تحریک قومی اتحاد کے آخری عروج کے دور میں تمام شیعہ نے بھٹو کا ساتھ دیا پھر جعلی الیکشن میں ان کی کامیابی پر یوں شادیانے بجاتے، ملت شیعہ نے پورے ملک میں قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت پر بھرپور اظہار اعتماد کیا اور خدا نے ہم کو تاریخی فتح سے ہمکنار فرمایا (سید نصیر الاجتہادی وار اکین مرکزی تنظیم عزا کراچی) بحوالہ جنگ کراچی ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء اب بھی ہمدردیاں پی پی پی کے ساتھ ہیں۔

کیا مذہب شیعہ ضامن نجات ہے۔؟

ہم نجات شیعہ کے منکر ہیں مجیب سے مثبت موضوع پر دلائل نہ پانے کے بعد ہم نے قرآنی عقلی اور مشاہدہ پر مبنی منفی دلائل دیئے۔ یہ دس شرائط مجوزہ کے خلاف ہرگز نہ تھے مگر ان کی روشنی میں مفصل بھی لکھے کہ ان کا استعمال اولاً مدعی کو پھر مدعا علیہ مجیب کو کرنا تھا جب شرط نہیں تو جزا کیسے۔ موصوف نے ہمارے پیش کردہ دلائل کا جواب اور توڑ تو نہیں کیا ہاں ان الزامات کو اپنی تائید سے مبرھن کر دیا اور ہمارا مدعا بخوبی حاصل ہو گیا۔ اب ہم مختصراً ان کے ارشادات مع تبصرہ آپ کو سناتے ہیں۔

شیعہ کی توحید دشمنی :-

ہم نے اسلامی توحید کے نکات اور خدائی مخصوص صفات پ۲ صا کے حوالے سے سپرد قلم کیں جہاں اللہ نے چھ مرتبہ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰهِ (کیا خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے دیکھیئے ترجمہ مقبول) فرمایا ہے اور غیر خدا سے ان تمام صفات کی بصورت استفہام انکاری نفی کی ہے۔ شیعہ مولف کا چونکہ قرآن پر ایمان ہے ہی نہیں لہٰذا وہ اسے میری تشریح کہہ کر فرماتے ہیں "آپ جناب کی یہ تشریح میرے نزدیک خدائے لم یزل کی ذات لامحدود کو محدود ظاہر کرتی ہے لیکن شیعہ توحید یہ ہے کہ یہ صفات خدا نے اپنی مخلوق میں بھی پیدا کی ہیں آج زمانہ سائنس کا ہے .... وہ سائنس دان مصنوعی بارش برسا سکتا ہے فصل اگا سکتا ہے آسمانی ہواؤں کا رخ موڑ سکتا ہے الغرض مذکورہ بالا سب باتیں کر سکتا ہے صا۱۱ نیز اگلے صفحے پر ہے کہ جو امور آپ اپنے خدا کے لیے اس کے الٰہ ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں یہ سب شیعہ کے اعتقاد کردہ خدا کی مخلوق کے ہاتھوں ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا نتیجہ

یہ نکلا کہ سنی نظریہ سے اللہ شیعہ کے مخلوق کے برابر ہے اور شیعہ اپنے اللہ تعالیٰ کو ایسا عظیم ترین خالق مانتے ہیں کہ اس کی مخلوق یہ سب کام کر سکتی ہے کہ خالق نے ان کو اس کی قوت بخشی ہے پس شیعہ توحید سنی توحید سے قوی ترین ہے ص۱۱۳۔

جواب ۔ شیعوں کا ایک فرقہ غالیہ اور مفوضہ کا ہے جو حضرت علیؓ و ائمہ کو خدا کی صفات و کارنامے سونپتا ہے کہ خدا ان کو پیدا کر کے فارغ ہو گیا اب کائنات کی سب خلق و تکوین اور نظم و تدبیر ان کے سپرد ہے حلال و حرام میں وہ خود مختار ہیں اس فرقے پر ائمہ نے لعنتیں کی ہیں رجال کشی اور من لایحضرہ الفقیہ وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے۔ ہمارے مشتاق صاحب چونکہ یہی عقیدہ رکھتے ہیں لہٰذا وہ کھل کر خدا اور مخلوق کی برابری کے قائل ہیں اور شرک عطائی کرتے ہیں حالانکہ سارا قرآن اس کی تردید میں اترا ہے کیونکہ مشرکین خدا کو خالق السماء والارض، مدبر، رازق، آنکھ، کان، دل کا مالک، محی، ممیت (پ۱۱ ع۹ پ۱۸ ع۵) وغیرہ مان کر پھر بزعم خود خدا کو "سخی بتاتے ہوئے" یہ صفات مخلوق کو دینے کے قائل ہو گئے تھے پھر ان سے حاجات مانگتے اور ان کو حاجت روا و مشکل کشا سمجھتے تھے ان کو عالم الغیب مختار کل مانتے اور ان کی یادگار انسانی مجسموں کے آگے جھکتے، منتیں مانتے اور ان کے نام کے نعرے و ورد کرتے تھے جس میں شیعہ اور جاہل مسلمان منہمک ہیں۔ مشتاق صاحب ولی بمعنی صاحب اختیار لے کر حضرت علیؓ کو مختار و قادر بتاتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ کفار نے اللہ کے سوا اولیاء بنا لیے حالانکہ صرف اللہ ہی ولی (مختار و قادر و مددگار ہے) وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے پ۲۵ ع۲) سائنس کا خاصہ مادہ یا کسی چیز کو پیدا کرنا نہیں بلکہ مختلف مخلوق مادوں کی ترکیب اور جوڑ توڑ سے نئے منافع معلوم کرنا ہے۔ اور یہ علم و فن کی ترقی عالم اسباب کے تحت جاری ہے مصنوعی بارش برسانے پر یہ لطیفہ یاد آ گیا کہ فرعون سے لوگوں نے کہا تھا آپ جب ہمارے خدا ہیں تو بارش برسا دیجیے وہ حیران رہ گیا اپنے وزیر شیطان سے مشورہ کیا تو اس نے کہا گھبراؤ مت میں اپنے تمام شیطانوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اس علاقے میں اکٹھے پیشاب کریں گے تو ان کے قطروں سے بارش بن جائے گی ابھی تک۔ تو ایسی سائنسی بارش نہیں برسی۔ فرض کیجیے کہ کسی ساحل سمندر پر ایسا

کو بھی دکھایا جائے تو کیا واقعی حقیقی بارش کے اثرات و فوائد اس سے حاصل ہو جائیں گے اور اصل و نقل کا فرق نہ ہوگا شکر ہے کہ پودوں پر چھاننی سے چھڑکاؤ کرنے والے مالی کو موصوف نے بارش برسانے والا خدا نہیں کہہ دیا اگر کہہ دیتے تو ہم کونسی آیت سے اس کا منہ بند کرتے۔ میں منکرِ توحید قرآنی مشاق سے کہوں گا کہ وہ نہج البلاغہ کا پہلا خطبہ دیکھ کر ہی اس ژاژ خائی سے توبہ کرلیں۔

۲۔ میں نے مکی زندگی میں تیرہ ۱۳ سال تبلیغ توحید کی وضاحت پوچھی تھی کہ صرف ایک گھنٹہ کی تقریر ہیں اس کا مفہوم خلاصہ بتادو۔ چونکہ اس کے صاف منکر ہیں فرماتے ہیں "میں تو میں کہتا ہوں توحید پر تقریر کی ضرورت تب محسوس ہو جب کوئی منکر توحید ہو۔ ہمیں ایسا کوئی خدشہ نہیں بحمد اللہ ہم خالص موحد ہیں" جبکہ آپ پر جب منکر ہونے کا الزام ہے تو ہمیں بھی وہ توحید کی تقریر سنا دو جو قرآن کے معارض نہیں۔ شیعہ تفسیر مجمع البیان جلد ۴ ص ۲۶۹ سورۃ قصص کے آخر میں ہے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ۔ یعنی اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت مت کرو اور اللہ کے سوا اپنی حاجتیں کسی اور طرف سے مت مانگو" یا علی مدد کہہ کر آپ سے مدد و حاجت چاہنا آپ کو خدا ماننا اور توحید کا انکار کرنا ہے۔ جب آپ بتوں کی حقیقت کا بیان اور ان کی تعظیم سے انکار نہیں کر سکتے تو آپ میں اور بت پرستوں میں فرق کیا رہا؟ خیر الرازقین اور احسن الخالقین سے آپ کے شبہ کا جواب مفسر طبرسی نے یہ دیا ہے۔

اس میں دلیل ہے کہ اسم خلق کبھی غیر اللہ پر بولا جاتا ہے مگر حقیقۃً خلق کرنا صرف اللہ وحدہٗ کا خاصہ ہے کیونکہ خلق سے مراد کسی چیز کی یہ تلی ایجاد ہے کہ اس میں تفاوت نہ ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ہو سکتا ہے اس کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے سنو! مخلوق بنانا اور اختیار والا ہونا صرف اللہ کا کام ہے (مجمع البیان جلد ۳ ص ۱۰۱ پ ۱۸)

۳۔ ہم نے شیعوں کے دراصل منکر نبوت ہونے پر ص ۴۱ تا ۴۳ سچا مذہب کیا ہے پر جو مشاہداتی دلائل دیئے ہیں موصوف نے ان کو سچا جانا ہے تبھی تو ان کا توڑ نہیں کیا۔ ہاں خود کو مسلمان باور کرانے کے لیے عقیدہ و عمل سے تہی یہ زبانی دعویٰ کیا ہے۔" ان (رسولؐ) کی اتباع کو دراصل خدا کی اتباع سمجھے

ہیں ان کے اصحاب اخیار کی دل و جان سے عزت و تکریم کرتے ہیں ان کے مشن کو کامیاب سمجھتے ہیں۔" اس بات کو سچا سمجھ کر جس دن آپ نے عمل کر دکھایا تو سنی و شیعہ کا فرق مٹ جائے گا۔

نمبر ۴۔ کا کوئی جواب نہیں۔ صرف مفسدانہ انداز اور شاطرانہ چال کا ہم کو طعنہ مل گیا۔

۵۔ تحریف قرآن کی بحث بھی لاجواب ہے۔ شیعہ کا ۳۰ پارے قرآن پر اعتماد ممکن ہی نہیں کہ یہ نقلی ہے اور ایمان ہمیشہ اصل پر ہوتا ہے اور وہ امام مہدی غائب کے پاس محفوظ ہے۔ اجماع اور قیاس کا انکار کرنے والوں نے اہل سنت کی طرح اب فقہ کے چار ماخذ تسلیم کر لیے ہیں (الحمدللہ) قرآن مجید، سنت رسول، اجماع علماء اور عقل سلیم" غیر منصوص مسائل میں قرآن و سنت سے عقل سلیم کی روشنی میں راہنمائی ہی قیاس کہلاتی ہے جسے شیعہ بھائی فقہ شیعہ معقول کہہ کر غیر شیعہ کو قیاسی کا طعنہ دے رہے ہیں۔

۶۔ کے حقائق کو ہڑپ کر گئے یعنی تسلیم کر لیا کہ شیعہ کا عملاً قرآن و سنت پر ایمان نہیں ہے اپنا خیال ذاکر کا فتویٰ روایت امام کافی ہادی ہے۔

ختم نبوت کا انکار :-

۷۔ میں نے عقیدہ امامت کو ختم نبوت کا انکار کہا تھا موصوف نے نبوت کے تمام خصائص کے ساتھ اجراء امامت مان کر ہمارا دعویٰ تسلیم کر لیا ہے پھر کتاب و سنت نبوی کے ہادی نہ ہونے پر یہ دلیل بھی دے دی ہے "ہم کتاب اللہ کو خاموش کتاب اور ائمہ اطہار کو ناطق کتاب مان کر کتاب و معلم دونوں سے فیض حاصل کرتے ہیں" مگر جب غیر نبی یہ معلم بھی کتاب بغل میں لے کر چھپ جائے اور بارہ سو سال سے دنیا اس کی راہ تکتی رہے تو فیض کس معلم سے پاتے اور پھر تعلیمی پیریڈ میں غائب معلم کے بارے میں کیا رائے ہوگی۔ بے شک جس قوم و ملت کی مرکزیت ایک نہ ہو وہ کمزور ہوتی ہے مگر یہ بھی اہل سنت کی دلیل ہے کیونکہ ان کا خدا حاجت روا و مشکل کشا ایک، تا قیامت نبی و معصوم ایک کتاب ایک اور امت ایک ہے جبکہ شیعہ کے حاجت روا اور معصوم ہادی ایک کے بجائے بارہ ہیں۔ ہر زمانے کا الگ ہے اور اماموں کی نسبت سے بننے والے

فرقے بھی الگ الگ ہیں اور کتاب و سنت کی مرکزیت تو ہرگز حاصل نہیں ہے کہ کتاب کو خاموش کہا سنت کو بھلا دیا امام کو غائب کر دیا۔ "امامت منصوصہ معصومہ" کا دعویٰ درحقیقت نبوت کا دعویٰ ہے صرف نام کا فرق ہے اصول کافی میں باب ہے ائمہ گزشتہ انبیاء کی طرح ہیں ان کو نبی کہنا مکروہ ہے اور مجلسی نے حق الیقین میں لکھا ہے کہ امام حکمی نبی ہوتا ہے شیعوں میں بھی جھوٹے متنبی بہت ہوئے ہیں دو گواہ کافی ہیں حسن بن صباح اسماعیل باطنی اور مختار بن عبید ثقفی جسے امام زین العابدینؒ وغیرہ نے تو جھوٹا اور ملعون کہا مگر موجودہ شیعہ اسے اپنی بڑی سرکار مانتے ہیں کہ انتقام حسین کے بہانے ستر ہزار مسلمانوں کا خون پیا اور محمد علی باب کا بہائی مذہب اب بھی ایران میں موجود ہے وہ اسماعیلی شیعہ تھا

۸۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد حجت خدا انجیل تھی اور اب حجت کتاب اللہ و سنت نبوی ہے۔ دنیا کو وجود امام کی بدولت قائم ماننا شیعی تخیل ہے۔ آپ نے سورت قدر کی تحریف کی ہے کہ جبرائیل کل امر لے کر ایک ہستی (مہدی غائب) کے پاس آتے ہیں اپنی تفسیر مجمع البیان جلد ۵ صفحہ ۵۲۰ دیکھیے۔ تنزل الملائکہ یعنی فرشتے اترتے ہیں اور روح یعنی جبرائیل لیلۃ القدر میں زمین تک تاکہ اللہ کی تعریف اور تلاوت قرآن وغیرہ اذکار (مسلمانوں سے) سنیں۔ ایک قول یہ ہے تاکہ وہ اللہ کے حکم سے مسلمانوں کو سلام کہیں ۔ ۔ ۔ پھر آگے صفحہ ۵۲۱ پر ہے کہ سلام کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں اور عبادت گزاروں پر سلام ہو کہ اس رات میں جب بھی فرشتے ان کو ملیں تو ان کو اللہ کی طرف سے سلام پہنچائیں" اس میں زمانے کے اولیاء اللہ اور عابد مراد ہیں حضرت مہدی کی صراحت کہیں نہیں ہے۔

حق و باطل کا معیار :۔

۹۔ کثرت و قلت کی بات ہم شروع میں کر چکے ہیں یہ آپ نے درست کہا "کہ حق و باطل کیلئے تعلیمات معیار ہوتی ہیں" تو ان کی اتباع کر کے سچے ہونے کا ثبوت دیں اشخاص پرستی اور امامت کے جھگڑوں کو چھوڑیں۔ سنی تعلیمات محمدی پیش کرتے ہیں اور بحمداللہ اس پر عامل ہیں جبکہ آپ

نے تعلیمات ائمہ کا نام لے کران کے خلاف اپنی خصوصیت اور لڑنے مرنے کا معیار بدعات، عزاء، نعرہ بازی اور طعن و بدگوئی کو بنا رکھا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ تعلیمات ائمہ کو ہی ٹھیک اپنا لیں تو سنی شیعہ آویزش بہت کم رہ جائے گی۔ سچی اور معقول تعلیمات اپنے پیروکاروں میں صداقت کی تاثیر پیدا کرتی ہیں ان کی کثرت اور معیاریت سے تعلیم و معلم کی صداقت پر استدلال درست ہوتا ہے جیسے مصنوع کی خوبی سے صانع کی لیاقت پر استدلال اور شاگردوں کی قابلیت سے استاذ کی علمیت پر استدلال فطری و معقول ہے۔ نام نہاد شیعہ اماموں کی گواہی سے فیل ثابت ہوں اور جماعت صحابہ کی کامیابی پر خدا و رسول کی شہادت کے علاوہ سب دنیا گواہی دے یہ اس بات کی کافی دلیل ہے کہ شیعوں کا مذہب خود ساختہ ہے اور صحابہ کرامؓ کا تعلیم اور تزکیہ نبوی کا نتیجہ ہے۔

آپ کا مصدقہ امام کا قول "شیعہ فیل ہیں" اور خدا کا فرمان "بجز ایمان و اعمال صالحہ والوں کے سب انسان خسارے میں ہیں زمانہ گواہ ہے"۔ آپس میں مخالف نہیں ہے یہی تو میری دلیل بن گئی ہے، کہ خدا و امام کے فیصلہ کے مطابق ایمان و اعمال صالحہ سے محروم شیعہ فیل و ناکام ہیں۔

فرمان امام "شیعہ علیؓ وہ ہے جو اپنے قول و فعل کو سچ کر دکھائے کی تصدیق میں آپ فرماتے ہیں پس یہی شیعہ کی تعریف ہے اور وہ ناجی ہے" ص ۱۱۶۔

محترم! آپ کا یہ مجھ پر بڑا احسان ہے کہ یہ مان کر آپ نے اپنی ساری محنت پہ پانی پھیر دیا میرے مدعا اور محنت کو بار آور کر دیا کیونکہ شیعہ کی یہ تعریف آپ کے خاص فرقہ کی نہ رہی۔ ہر متبع مسلمان اس میں شامل ہو گیا پس جہاں کہیں شیعہ کی مدح احادیث میں آئی ہے اس سے مراد تابعدار و محب مسلمان ہیں نام نہاد رافضی فرقہ نہیں جیسے اہل قرآن اہل حدیث کی تعریف قرآن و حدیث میں آئے تو اس سے یہ مسمیٰ فرقے مراد نہ ہوں گے بلکہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے تمام مسلمان مراد ہوں گے یا جیسے بسا اوقات قرآن و حدیث اور اپنی کتب میں سنت اور اہل سنت کی تعریف دیکھ کر آپ بھی اس کا مصداق بننے کی کوشش کرتے ہیں اس سے ان

تین (غیر معلوم الصحۃ) روایات کا جواب ہوگیا جو آپ نے شیعہ کے فائز ناجی اور جنتی ہونے پہ لکھی ہیں کہ اس سے مراد خاص نام نہاد شیعہ فرقہ نہیں بلکہ سب تابعدار مسلمان مراد ہیں کہ تعریف لغت اور مصداق کے لحاظ سے ہے تسمیہ و شہرت کے لحاظ سے نہیں ہے۔

۱۰۔ حضرت مہدیؑ کے علامت قیامت اور خلیفہ عادل ہونے سے ہم منکر نہیں جب آپ تسلیم کرتے ہیں "اور ابھی تک ۳۱۳ معیاری مومن نہیں ہوتے" تو یہی بات شیعہ کے غیر ناجی اور فاسد المذہب ہونے کی دلیل ہے آخر غیر مومن اور غیر معیاری مسلمان کو تو آپ ناجی نہیں مانتے تو جس قوم میں ۳۱۳ مومن تاہنوز پورے نہ ہوئے اس کو شرم کے مارے ڈوب مرنا چاہیئے۔ جب وہ اپنے سچے ناجی اور مومن ہونے کا دعویٰ کرے، اب جبکہ مصلحت خداوندی سے ہم اصدیوں میں ایک فی لاکھ بلکہ فی کروڑ بھی مومن و ناجی نہ نکلا تو "شیعہ ضرور ناجی ہے" پر آپ کا زور دینا چوری اور سینہ زوری ہی ہے۔ جس نصاب کو پڑھ کر سبھی طلبا فیل ہو جائیں وہ نصاب درست یعنی مذہب شیعہ سچا ہرگز نہیں ہوسکتا ہاں "اپنے منہ سے اپنی لسی کو کھٹا کوئی نہیں کہتا" سچی بات ہے، ازالہ شبہ کے جواب میں آپ کا یہ استدلال "کہ گناہ گار ترین طبقہ مذہب شیعہ کیطرف مائل ہوتا ہے تو یہی مذہب سچا ہوا" خام خیالی ہے کیونکہ گناہ گار ہو کر توبہ و نجات کے لیے کوئی مذہب اپنانا اور بات ہے۔ اور ایک مذہب اپنا کر نجات کے بھروسے گناہوں پر جری اور ڈٹے رہنا "کچھ بھی ہو پرواہ نہیں، عاقبت فاطمہ کے لال کے صدقہ میں سنوری ہوئی ہے" اور بات ہے پہلی بات مسلمان ہونے والے مومن و تائب کی نشانی اور مذہب کی سچائی کی دلیل ہے اور دوسری یہود و نصاریٰ کے عقیدہ کفارہ کا عکس ہے۔ اگر کوئی بڑا فاسق شیعہ بن کر صالح بن جانا جیسے آج کل تبلیغی جماعت میں شامل ہونے سے بالعموم یہ دولت حاصل ہوجاتی ہے تو یہ قابل نجات سچا مذہب سمجھا جاتا لیکن جب اس میں قاری قرآن نمازی، باریش درود خواں جیسا نیک داخل ہو کر مصحف قرآن مرثیہ خواں بے نماز قاطع اللحیہ اور لاعن بن جاتا ہے تو یہ جھوٹے مذہب کے اثر سے ہی بنتا ہے۔ خود مشتاق صاحب اپنی اگلی اور پچھلی حالت

کا عدل سے موازنہ کریں ہماری تصدیق کریں گے۔

"نجات شیعہ" کی چند روایات پر ایک نظر:۔

آخر میں آپ نے "درمنثور" کے حوالہ سے جابر بن عبداللہ کی ایک حدیث پیش کی ہے "آپؐ نے فرمایا یہ (علی) اور اس کے شیعہ (تابعدار) جنت تک پہنچنے والے ہیں پھر آپؐ نے فرمایا یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے"۔ گزارش یہ ہے کہ ہم نے اصل کتاب میں یہ روایت دیکھی ہے اس کی سند موجود نہیں مخرج عنہ کتاب (ابن مردویہ) غالباً دنیا میں چھپی نہیں ہے تو خود آپ کے بقول بے سند اور غیر معلوم الصحۃ روایت سے استدلال درست نہیں ہے علاوہ ازیں یہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ (بینہ پ۳۰) کی تفسیر میں ہے آیت کے الفاظ اور حضورؐ کا حضرت علیؓ کی مدح میں ایمان اور اس کی پابندی کا ذکر اس کا قرینہ ہے کہ حضرت علیؓ کے پیروکار اور مومنین صالحین مراد ہیں نام نہاد شیعہ فرقہ مراد نہیں ہے حالانکہ ان کے اہم فرقوں کا ہر فرد شیعہ ہونے کا مدعی ہے مگر کوئی دوسرا فرقہ اسے یہاں سے استدلال اور جنتی کہلانے کا حق نہیں دیتا۔ اسی طرح اہل سنت کہتے ہیں کہ یہاں سے مراد شیعہ امامیہ ہرگز نہیں بلکہ لغت و مصداق کے لحاظ سے تمام مسلمان تابعدار مراد ہیں۔ ان کا پہلا طائفہ صحابہ کرامؓ کا ہے کہ دیگر سینکڑوں مقامات کی طرح یہاں بھی ان کو رضی اللہ عنہم کے تاج اور جنتی ہونے کے لباس سے نوازا گیا ہے، پھر بشمول حضرت علیؓ و اہل بیتؓ تمام صحابہؓ رضوان کو ماننے والے اہل سنت والجماعت مسلمان ہیں ۳۱۳ امام مہدی کے پیروکار بھی ان میں شامل ہیں جبکہ شیعہ ان میں سے کسی جماعت میں شامل نہیں ہو سکے۔ دوسری روایت یہ پیش کی ہے۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو چار شخص سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ میں (محمدؐ) اور تو (علیؓ) حسنؓ اور حسینؓ ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے اور ہمارے ازواج ان کے بعد اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہونگے (طبرانی فی المعجم الکبیر)۔

یہ روایت بھی بلا سند اور بلا توثیق و صحت نقل کی ہے خود مشتاق کے اصول کے مطابق جواب کے قابل نہیں پھر اس حدیث کا مفاد شیعہ کے خلاف ہے اہل سنت کے نہیں کیونکہ چاروں حضرات ان کی اولادیں اور ان کی بیویاں یعنی حضور علیہ السلام کی گیارہ بیویوں کے جنت میں ہونے کے ہم قائل ہیں۔ پھر ان کی پارٹی والے اور طرفدار ہم ہی ہوتے اور انشاء اللہ جنت میں جائیں گے۔ شیعہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کو جنتی اور مومنات نہیں مانتے۔ حضرت حسنؓ کی بعض بیویوں کو بھی نہیں مانتے کہ ایک ان میں ابوبکرؓ صدیق کی بھانجی تھیں حضرت حسینؓ کی بھی نہیں مانتے۔

لہٰذا جب وہ اس حدیث کے مطابق ان کی بیویوں کی نجات کے قائل اور طرفدار و شیعہ بن ہی نہ سکے تو استدلال کیا۔ یہاں شیعہ سے مراد تابعدار رسولؐ و اہل بیتؓ و ازواجؓ ہیں رافضی فرقہ اثناعشریہ نہیں ورنہ ان کی کوئی خاص علامت یا عقیدہ کی بات مذکورہ ہوتی۔ سب سے آخر میں مشتاق نے ایک یہ روایت پیش کی ہے۔ "کہ رسولؐ نے فرمایا۔ یا علی انت و شیعتک فی الجنۃ۔ مناقب صحابہ ص۶۵۹ علامہ مرندی"۔

ہمیں اپنے محدود علم کے مطابق علامہ مرندی کی ثقاہت یا ضعف کا تو علم نہیں کہ ان کی کتاب کے معتبر و غیر معتبر ہونے کی رائے دیں البتہ کتب موضوعات میں اس روایت کا سراغ ملا ہے ابونعیم کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے شعبی نے صرف عصام سے لکھی ابن جوزی کہتے ہیں اس کی روایت میں سوار ہے۔ اسے امام احمد، یحییٰ بن معین اور نسائی نے متروک کیا ہے (العلل المتناہیہ لابن الجوزی ص۱۵۸) اگر شیعہ بھائی کو اس کی صحت پر اصرار ہو تو اس کا اگلا حصہ یہ ہے" وسیاتی قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة فاذا لقيتموهم فاقتلوهم فانهم مشركون"۔ اے علیؓ جلدی ایک قوم (بنام شیعہ) پیدا ہو گی ان کو رافضی کے برے لقب سے یاد کیا جائے گا، تو جب ان سے ملے ان سے جنگ کرنا کہ وہ مشرک ہوں گے۔ تو پوری حدیث تابعداران علیؓ (اہل سنت والجماعت) کی تعریف میں ہے شیعہ رافضہ کی تو اس نے جڑیں کاٹ دیں۔ تمام مباحث کا اصلی مقصد و روح "نجات شیعہ" کے موضوع پر شیعہ مولف صرف یہ تین غیر

صریح اور ضعیف روایتیں پیش کر سکا۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا۔

اور لطف یہ کہ تینوں روایات شرائط مسلمۃ الطرفین (خط نمبر ۳) کے خلاف ہیں۔ کیونکہ "شرط نمبر ۱ میں تھا "آپ بخاری مسلم ابوداؤد، ترمذی کی صحاح اربعہ سے استدلال کے پابند ہوں گے" اور یہ روایتیں صحاح اربعہ تو کجا مرویات کی سب سے کمزور کتابیں "طبقہ چہارم" کی غیر معلوم السند والصحۃ ہیں۔ شرط نمبر ۸ میں تھا لفظ شیعہ کا لغوی معنی اگروہ جانبدار متبع وغیرہ جو کسی بھی جماعت پر صادق آسکتا ہے محل نزاع سے خارج ہے۔ موضوع مناظرہ صرف وہ شیعہ ہیں جن کی طرف انبیاء کرام مبعوث ہوئے، یا شیعہ اثنا عشری اپنے عقائد و خصوصیات کے ساتھ (سنی سائل کا تیسرا خط) اور ظاہر ہے کہ روایات بالا میں "شیعہ" لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اصطلاحی شیعہ اثنا عشری کے معنوں میں ہرگز نہیں ہوا ورنہ ان کی کسی خصوصیت یا عقیدے کا ذکر ہوتا جس کے اہل سنت منکر ہیں۔ بیشک اہل سنت ہی محب علی رضؓ اور تابعدار (پارٹی) ہیں کیونکہ آپؐ کا فرمان ہے۔ من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعت۔ جو شخص بھی آل و پیروان محمدؐ کی محبت پر فوت ہوا وہ اہل سنت والجماعت کے مذہب (ناجی) پر فوت ہوا (کشف الغمہ ص ۱۴۱)

ناجی مسلمان بننے کے لیے سنی عقائد کا اقرار کیا۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس مہربان نے اپنے بندہ مہر محمد کو "رحماء بینہم" کے مصداق مہربانان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دفاع کی توفیق دی۔ مشتاق گوان خطوط کی تاثیر سے بقول خود محروم رہا کیونکہ مسلسل ضد و عناد اور قرآن و حدیث کے انکار کی وجہ سے خدا نے اس کے دل، آنکھ کان پر مہر لگادی تاہم اس سے دلائل کا جواب نہ بن سکا اور خدا نے ایک جارح اشداء علی اصحب الرسول کے خلاف مجھے کامیاب کیا اور وہ لچر پوچ رسالہ جواب میں لکھ کر بھی کامیاب نہ ہو سکا اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اس نے ص ۱۲۰، ۱۲۱ پر پانچ نمبروں میں "اپنے ناجی و مسلمان" ہونے پر جو عبارات لکھی ہیں وہ مذہب اہل سنت ہی کی ترجمان ہیں۔ مذہب شیعہ کی خصوصیت ایک

بھی نہیں۔ اب یا تو یہ الفاظ مسلمانی جتانے کے لیے منافقانہ ہیں جیسے وہ حضورؐ کی رسالت کی گواہی دیتے تھے اور حقیقت میں نہ ماننے کی وجہ سے جھوٹے تھے یا پھر ان سے تشنیع برآمد کرنے کے لیے الحاد و تحریف سے کام لینا ہوگا۔ میں شیعہ بھائی کے "خدا اور رسولؐ خلفاء راشدین صحابہ کرامؓ ازواج النبیؐ" کے واسطہ کو مانتے ہوئے کچھ ان کے الحاد نشان کرتا ہوں اگر وہ ان کے قائل نہیں تو بے شک وہ ناجی اور مسلم ہیں۔ علانیہ اہل سنت کے مذہب میں واپس آجائیں ان کی قدر کی جائے گی ورنہ وہ خود اپنے قول میں جھوٹے غیر مسلم اور غیر ناجی متصور ہوں گے۔

۱۔ "علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں اور اس کے رسول کے نائب و جانشین ہیں" اگر ولی سے مراد دوست ہیں تو درست ہے اگر مختار کل و مددگار آپ مراد لیتے ہیں تو یہ باطل اور شرک ہے پ۲۵ ع۲ کا حوالہ لکھ چکا ہوں چوتھے نمبر پر جانشین مراد ہیں تو درست ہے بلافصل مراد لیں تو جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔"

۲۔ "نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد عبادات ہیں" فرض جانیں تو درست ہے اگر محض نفلی و مستحب مانیں نجات کے لیے پابندی ضروری نہ جانیں تو کفر و الحاد ہے۔"

۳۔ "نیکی باعث برکت و ثواب ہے" خدا اور رسول کی اتباع مراد ہو تو درست ہے۔ رونا پیٹنا لعن طعن کرنا، بدعات نکالنا مراد لیں تو بے دینی ہے۔

۴۔ "برائی مذموم و ممنوع ہے" غیبت جنسی تعلق بالرضا گانا بجانا خدا اور رسولؐ کی نافرمانی مراد ہو تو درست ہے۔ اصحابؓ رسولؐ کی تعریف اور صبر و عزاء کی سنت نبوی مراد لیں تو کفر و فسق ہے۔"

۵۔ "اللہ و رسولؐ و آل رسولؐ کے موذیوں" سے مراد کفار و مشرکین اور جھوٹے محب و پارٹی باز مراد ہیں تو درست ہے اگر معاذ اللہ حضورؐ کی بیویاں بیٹیاں، داماد، خسر، یار و اصحاب مراد ہیں تو ملعون سدرج ہے۔"

۶۔ "اسلام عالمگیر ضابطہ حیات ہے" تاجدار عربؐ خلفاء راشدینؓ اور صحابہؓ فاتحین کے ہاتھوں شرق و غرب میں پھیلا ہوا عملی تجربہ شدہ اسلام مراد ہے تو درست ہے اگر محض کاغذ کی ناؤ اور

امام کا غار میں کھلونا ہے تو اسے عالمگیر کہنا جھوٹ ہے۔

۷۔ "کتاب اللہ کلام برحق ہے جو اس وقت مسلمانوں کے لیے حجت ہے اس میں تحریف کی گنجائش نہیں ہے" اگر از الحمد تا والناس ۶۶۶۶ آیات والا مسلمانوں کے پاس موجود ۳۰ پارے قرآن مراد ہے تو درست ہے اگر اس سے بہت کچھ مختلف غار والا اصلی قرآن ناقابل تحریف مراد ہے تو یہ بدترین تلبیس ہے۔

۸۔ "حضور کے دور میں تکمیل شریعت اور تغیر و تبدل روا نہ ہونے" سے مراد قرآن و سنت نبوی اور بحکم قرآن اتباع مہاجرین و انصار و اتباع "سبیل المومنین" کی پابندی اور بدعات کی مخالفت ہے تو درست ہے اور اگر نبی کے غیر شاگرد حلال و حرام میں مختار صاحبان وحی و کتاب و معصوم صاحبان امت (بنام شیعہ) ائمہ اثنا عشر کی اپنی بنائی ہوئی شریعت جعفریہ کو بھی ماننے پر اصرار ہے تو پہلی بات بالکل جھوٹ ہے۔ براہ کرم ہر اقتباس سے شق اول مراد ہو تو مسلمان و ناجی بن کر ہم سے معانقہ کر لیں۔ اگر دوسری مراد ہوں تو ان باتوں کو جھوٹا کہہ کر بے شک شیعہ کہلائیں۔

اہل سنت کی وجہ تسمیہ اور صداقت پر بیس احادیث :-

آخر میں آپنے پھر وہی لقمہ چبایا ہے کہ اہل سنت والجماعت کا نام قرآن و حدیث سے ثابت کرو ہم اس کا پورا ثبوت "ہم سنی کیوں ہیں" میں دے چکے ہیں۔ مشکوٰۃ سے احادیث نبوی کی روشنی میں اہل سنت کی صداقت پر بطور "گلے از گلزارے" چند دلائل یہ ہیں

۱۔ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز پڑھتا ہوں تو سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ میری سب امت جنت میں جائے گی بجز اس کے جو انکار کرے کہا گیا کون انکار کرتا ہے فرمایا جو میری حدیث و سنت مانے وہ جنت میں جائے گا اور جو میری نافرمانی کرے وہ منکر ہے (بخاری)

۳۔ فرشتوں نے کہا گھر جنت ہے اور اس کی دعوت دینے والے محمدؐ ہیں۔ پس جس نے محمدؐ کی پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی محمدؐ ہی لوگوں میں (کفر واسلام کی) تفریق کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

۴۔ سب سے بہتر کلام کتاب اللہ ہے سب سے بہتر سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے سب سے برے کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

۵۔ جس نے میری سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد (کبھی) مردہ ہو چکی تھی تو اسے ثواب سنت پر عمل کرنے والے جتنا ملے گا۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۶۔ اے بیٹے اگر تجھے قدرت ہو کہ تو صبح شام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے خلاف کینہ اور بغض نہ ہو تو ایسا کرنا۔ اے بیٹے یہی میری سنت ہے اور جو میری سنت کو پسند کرے تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

۷۔ جس نے میری سنت کو میری امت کے بگاڑ کے وقت اپنایا تو اس کو ایک سو شہید کا ثواب ملے گا (مشکوٰۃ ص۳۰)

۸۔ جس نے حلال کھایا میری سنت کے مطابق عمل کیا لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

۹۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت (موطا امام مالک)

۱۰۔ کسی قوم نے بدعت نہیں نکالی مگر اتنی سنت سے وہ محروم ہو گئی تو سنت کو پکڑے رکھنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد مشکوٰۃ ص۳۱)۔ ان تمام احادیث میں حضورؐ نے سنت کو اپنانے بدعت کو چھوڑنے کا حکم دیا اور مسلمانوں کے کینے سے صاف دل رہنے کو اپنی سنت بتایا۔ پس اس کو ماننے والے ہی اہل سنت کہلائے یعنی اہل سنت بننے کا خود حضورؐ نے ہم کو حکم فرمایا ہے۔ اور اہل بدعت وتشیع بننے سے روکا ہے۔

۱۱- جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو تم میری سنت کو پکڑنا اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدینؓ کے طریقے پر چلنا ان دو سنتوں کو مضبوط تھامنا اور نئی باتوں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲- بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹے میری امت ۷۳ میں بٹے گی۔ سوائے ایک کے سب دوزخی ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کون ہے۔

قال ما انا علیہ واصحابی (ترمذی) فرمایا اس مذہب کا پیروکار جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

۱۳- ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جو سنت پر چلنا چاہے تو وہ فوت شدہ بزرگوں کی سنت پر چلے اس لیے کہ زندہ پر آزمائش کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ (قابل اتباع) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ تھے وہ اس امت کے افضل ترین لوگ تھے سب سے نیک دل والے سب سے گہرے علم والے سب سے کم تکلف والے تھے۔ اللہ نے ان کو اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کی سربلندی کے لیے چن لیا۔ لوگو! ان کی شان پہچانو، ان کے نقش قدم کی پیروی کرو ان کی عادات و اخلاق کو حتی الامکان اپناؤ اس لیے کہ وہ (بلاشبہ) صراط مستقیم پر تھے (رزین مشکوٰۃ ص۳۲) ان احادیث میں حضورؐ کی سنت کے ساتھ خلفاء راشدینؓ کی سنت اور تمام صحابہؓ کی سنت کو اپنانے کا حکم ہے انہی کا پیرو فرقہ ناجی ہے جو الحمد للہ تمام اہل سنت والجماعت ہیں۔

۱۴- دین اسلام غربت کی حالت میں غریبوں سے ظاہر ہوا تھا اور پھر اسی طرح (غریب) ہو جائے گا غریبوں کو مبارکباد دو اور یہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد لوگوں کی بگاڑی ہوئی میری سنت کو درست کریں گے (ترمذی)

۱۵- حضرت معاویہؓ مرفوعاً راوی ہیں کہ بہتر۷۲ فرقے دوزخ میں ہوں گے ایک جنت میں ہوگا اور وہ (بڑی) جماعت والا ہے۔

۱۶- میری امت کو یا امت محمدؐ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کریں گے اللہ کا ہاتھ جماعت

پر ہے جو جماعت سے الگ ہوا دوزخ میں پھینکا گیا۔ (ترمذی)
۱۷۔ شیطان انسانوں کو ایسے شکار بناتا ہے جیسے بھیڑیا بکری کو جو (ریوڑ سے) ایک طرف الگ ہو کر چلے۔ تم الگ گھاٹیوں سے بچ کر رہو جماعت کا دامن پکڑو عام لوگوں سے ملے رہو (احمد)
۱۸۔ جو شخص جماعت کے مذہب سے ایک بالشت الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گلے سے نکال دیا۔ (احمد ابوداؤد) اصول کافی جلد ۱ ص۴۰۳۔
۱۹۔ تم بڑی اکثریت کی پیروی کرو کیونکہ جو جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں گر گیا (ابن ماجہ)
۲۰۔ جو جماعت مسلمین کا مذہب چھوڑ دے اور امام مسلمین کی بیعت توڑ دے تو وہ خدا کے پاس کوڑھی شکل میں آئے گا۔ (اصول کافی جلد ۱ ص۴۰۳۔ یہ تمام احادیث اہل سنت کے ساتھ والجماعت بننے کی تاکید کرتی ہیں تو اہل سنت والجماعت سچے ہوتے ان کا نام قرآنی اور حدیثی ہوا

شرائط مجوزہ کے تحت مذہب شیعہ کے غیر ناجی ہونے پر چودہ قطعی دلائل

۱۔ حضرت علیؓ نہج البلاغہ جلد ۱ ص۲۶۱ میں فرماتے ہیں
وسیھلك فی صنفان تا ولو كان تحت عمامتی هذه۔ ترجمہ، اور عنقریب میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہونگے ایک وہ جو محبت میں غلو رکھتا ہو کہ محبت اس کو خلاف حق راستہ پر لے جائے اور ایک وہ جو عداوت میں غلو رکھتا ہو کہ عداوت اس کو خلاف حق کیطرف لے جائے۔ میرے متعلق سب سے اچھے وہ لوگ ہونگے جو درمیانی راہ اختیار کرینگے لہذا تم درمیانی راہ کو لازم سمجھو اور سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کو لازم سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ خبردار جماعت سے علیحدہ نہ ہونا۔ جماعت سے علیحدہ ہونے والا شیطان کا شکار ہے جس طرح وہ بکری جو ریوڑ سے الگ ہو جائے بھیڑیئے کا شکار بنتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ جو شخص تم کو جماعت سے علیحدہ ہونے کی ترغیب دے اس کو قتل کر دو اگرچہ وہ میرے اس عمامہ کے نیچے ہو (یعنی وہ میں ہوں یا میرے نام اور نسبت کی آڑ میں جماعت مسلمہ سے

جدا اہلِ تشیع کا مذہب نکالے)

تاریخ کا ذرہ ذرہ بتاتا ہے کہ اصولی طور پر تین بڑے گروہ ہر دور میں چلے آ رہے ہیں سنی، شیعہ، خارجی۔ شیعہ حضرت امیرؓ کے متعلق غالی محبت رکھتے ہیں۔ کہ ان کو عطائی طور پر الٰہ، حاجت روا، مشکل کشا اور تمام خدائی صفات سے موصوف مانتے ہیں نیز نبوت کے نام کے سوا آپ کو رسول اللہؐ کی تمام صفات، کمالات اور حقوق میں شریک اور جزو نبوت مانتے ہیں بلکہ ائمہ کو تمام انبیاءؑ سے افضل مانتے ہیں۔ یہی محبت میں غلو اور افراط ہے حضرت علیؓ نے ان کے ہالک (اور دوزخی) ہونے کا فتویٰ دیدیا ہے اس کے برعکس خارجی آپ سے دشمنی رکھتے ہیں کہ مومنانہ صفات بھی آپ میں نہیں مانتے۔ ان کی ہلاکت بھی واضح ہے آپ کے بارے میں معتدل عقیدے والا کثیر اہل جماعت گروہ اہل سنت والجماعت کا ہے جن کو آپ نے خیر اور افضل فرما کر گویا برحق اور جنتی بتادیا ہے اور اس سواد اعظم کی پیروی لازم کردی ہے۔

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی اس کی تائید میں سن لیں۔

"آپؐ نے فرمایا میری امت کے بہتّر فرقے ہوں گے اکہتّر ہلاک ہوں گے ایک بچے گا (جنت میں جائے گا) تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ کونسا گروہ ہوگا۔ قال الجماعۃ الجماعۃ الجماعۃ۔ (خصال ابن بابویہ صـ۱۴۱) تو آپؐ نے فرمایا جماعت جماعت جماعت۔ (یعنی چھوٹے فرقوں کے مقابل بڑا حق پرست گروہ")

۲۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "میری بیعت ان (مہاجرین والانصارؓ) لوگوں نے کی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کی بیعت کی تھی اسی شرط پر جس شرط پر ان سے بیعت کی تھی اب نہ کسی حاضر کو یہ جائز ہے کہ اور کو خلیفہ چنے اور نہ غائب کو یہ اختیار ہے کہ اس کو رد کرے۔ اور بلاشبہ شورائی انتخاب صرف مہاجرین و انصارؓ کا حق ہے پس اگر وہ متفق ہو کر کسی کو امام مقرر کردیں تو وہی اللہ کی رضا مندی ہے پھر اگر کوئی شخص طعن کر کے یا بدعت اختیار کر کے ان کے فیصلے سے نکلے تو وہ اُسے بیعت کی طرف لوٹائیں گے اور اگر انکار کرے تو اس سے جنگ کریں گے اس بنا پر

کہ اس نے مومنین کے راستے کو چھوڑ دیا اور اللہ نے اس کو حق سے پھیر دیا (نہج البلاغہ)۔

حضرت امیرؓ نے اپنی حقانیت کو خلفاء ثلاثہؓ کی بیعت سے وابستہ کر دیا۔ اگر آپ کی خلافت مہاجرین و انصارؓ کے انتخاب کیوجہ سے درست ہے تو خلفاء ثلاثہؓ کی یقیناً درست ہے۔ اور اگر بقول شیعہ ان کی درست نہیں تو حضرت علیؓ کی بھی درست نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ حضرت علیؓ کی خلافت کو برائے نام مانتے اور احکام شرعیہ کے اجراء سے محروم کہتے ہیں اور اس کلام کو الزامی کہتے ہیں حالانکہ یہ الزامی نہیں ہے متفقہ الطرفین ہے کہ اِنَّمَا حصر کے صیغے سے بیان کیا ہے پھر پ۵ ع ۱۴ کی آیت کا بھی حوالہ دیا ہے کہ مومنین کی اتفاقی راہ کو چھوڑ کر جدا چلنے والا مخالف رسول اور جہنمی ہے۔ حضرت علیؓ کے اس فرمان ذخیرہ ایمان سے شیعہ کی ہلاکت واضح ہے اہل سنت کی صداقت اور مذہب شیعہ کے بطلان پر علیؓ کا یہ اٹل برہانی فیصلہ ہے

۳۔ شیعہ کا عقیدہ بدا بھی ان کو غیر ناجی اور مذہب کو جھوٹا بتاتا ہے۔ کیونکہ بدا کا معنی ایسی چیز کا معلوم ہونا جو پہلے علم میں نہ ہو۔ کتب لغت میں ہے

یعنی اسے وہ بات معلوم ہوئی جو پہلے علم میں نہ آئی تھی۔ یہی معنی قرآن میں بہت جگہ استعمال ہوا ہے مثلاً۔ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا۔ اور ان کی کمائی ہوئی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی"۔ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ۔ (پ۲۴ ع ۲) "اور اللہ کیطرف سے وہ (عذاب) ان پر ظاہر ہوگا جس کا گمان نہ کر سکتے تھے"۔ شیعہ خدا کو اس عقیدہ کیوجہ سے مستقبل سے جاہل بتاتے ہیں اور اصول کافی میں مستقل "باب البدا" موجود ہے پھر اسے اتنا مقدس کہتے ہیں کہ جب تک یہ عقیدہ پیغمبروں سے نہ منوایا گیا ان کو نبوت بھی نہیں دی گئی۔ پھر مثالیں یہ لکھی ہیں۔

۱۔ کہ اسماعیل بن جعفرؒ کے متعلق خدا کو بدا ہوا تھا یعنی پہلے ان کی امامت کا اعلان کرایا تھا مگر جب وہ امام جعفرؒ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تو اللہ نے موسیٰ کاظمؒ کی امامت کا اعلان کیا (یعنی اسماعیلؒ کی موت کا علم نہ تھا اگر پہلے سے علم ہوتا تو ان کی امامت کا اعلان نہ کرتا)۔

۲۔ امام مہدیؒ کے خروج کا وقت ۷۰ھ بتایا تھا جب امام حسین کو شہید کر دیا گیا تو خدا کو بدا ہوا اور غصہ سخت آیا تو ان کا خروج لیٹ کر دیا۔ ۱۴۰ھ کی خبر دی۔ جب شیعوں نے اس کو مشہور کیا تو پھر خدا کو یوں بدا ہوا کہ نامعلوم مدت تک ان کا نکلنا بند کر دیا اور خود ائمہ کو بھی صحیح وقت نہ بتایا (کافی باب کراہیۃ التوقیت۔) یہی وجہ ہے کہ مذہب شیعہ کا چوتھا رکن محقق طوسی صاحب تہذیب واستبصار اس کا منکر ہے اور مجتہد دلدار علی بھی لکھتے ہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بداء کا قائل کسی کو نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس سے خدا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے جیسے کہ مخفی نہیں ہے۔ (اساس الاصول ص۲۱۹)

۴۔ خدا پر تقیہ اور ڈرنے کا الزام بھی شیعہ مذہب کو باطل قرار دیتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ خدا بھی حضورؐ کے صحابہؓ سے ڈرتا تھا اس لیے کئی کام ان سے چھپا کر کرتا تھا۔ کئی آیتیں ان کے ڈر سے لوح محفوظ سے قرآن میں نہیں اتاریں کہ صحابہؓ ان کو نکال دیں گے۔ چنانچہ کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے اپنے نبی کا نام یٰس رکھا ہے اور سلام علی آل یٰس اس لیے فرمایا کہ اگر صاف صاف سلام علی آل محمد فرماتا تو خدا کو معلوم تھا کہ صحابہؓ اس کو قرآن میں نہ رہنے دیں گے نکال دیں گے۔ آخری فقرہ یہ ہے۔

لعلمہ بانھم یقطعون قولہ سلام علی آل محمد کما اسقطوا غیرہٗ۔

(تنبیہ الحائرین) حالانکہ سلام علی آل یٰس کا لفظ بھی قرآن میں کہیں نہیں البتہ سورت صافات میں حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، ہارون کے ذکر کے بعد حضرت الیاس کے تذکرہ میں سلام علی الیاسین آیا ہے جیسے پہلے متذکرہ پیغمبروں پر یہی سلام فرمایا ہے۔ ہاتھ سے چھینے جھپٹنے والوں کی طرح شیعہ قرآن کے بلا اعراب الفاظ میں بھی کیسی تحریف و بددیانتی کر کے ائمہ کے ذمے لگا دیتے ہیں۔

۵۔ شیعوں کے نزدیک خدا پر واجب ہے کہ وہ عدل کرے اور بندوں کے لیے اصلح کام کرے یہ عقیدہ ان کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ مگر یہ درحقیقت خدا کو بندوں کی عقل کا محتاج اور محکوم بنا

دیتا ہے شیعوں کا تجویز کردہ نظام عدل دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ کہ خدا نے عادل اماموں کو پیدا کر کے تقیہ و اختفاء کے حوالے کر دیا اور دنیا ظلم سے بھر گئی۔ ظلم سے چھٹکارے کا خدا نے کوئی انتظام نہیں کیا حالانکہ اس پر واجب تھا آج کل صدیوں سے خدا ترک واجب کا مرتکب ہے کہ اس نے عدل لانے والا کوئی امام معصوم دنیا میں قائم نہیں کیا ایک بزرگ ہیں تو ان پر خوف اس قدر طاری کر رکھا ہے کہ وہ غار میں چھپے ہوئے ہیں ۳۱۳ مومن ہونے سے پہلے باہر نکلنے کا نام نہیں لیتے لیکن معلوم نہیں خدا کے لیے ترک واجب کی کیا سزا ہے اور یہ سزا دینے والا کون ہے۔ خدا کی توہین پر مشتمل یہی ایک عقیدہ بھی مذہب شیعہ کو جھوٹا اور غیر ناجی باور کرانے کے لیے کافی ہے۔

اہل سنت کے ہاں خدا خود مختار ہے وہ بندوں کی ہدایت و بہتری کے لیے جو کرتا ہے سب اس کی مہربانی ہے۔ بندے جو ظلم و گناہ کرتے ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں خدا نے ان کو یہ حکم نہیں دیا۔ ہاں جبر سے ظلم کو روکنا اس پر واجب نہیں ہے۔ مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

۶۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (ہر چیز کا خالق اللہ ہے زمر) وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (فرقان) ہر چیز کو خدا نے پیدا کیا اور اس کی تقدیر لکھ دی) وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (صافات) (اور اللہ نے تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا) اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (بے شک ہر چیز کو ہم نے اندازے سے بنایا ہے) (قمر) اس قسم کی سینکڑوں آیات بتاتی ہیں کہ کائنات کی تمام چیزوں (جواہر و اعراض افعال و ذوات) کا خدا ہی خالق ہے۔ تمام خیر و شر اسی کی مخلوق ہے اہل سنت کا ان آیات کے مطابق عقیدہ ہے مگر شیعہ لاتعداد خالق مانتے ہیں کہ ان کے غالی اور مفوضہ کہتے ہیں کہ خدا نے بارہ امام پیدا کیے باقی کائنات کی خلق و تکوین ان کے سپرد کر دی۔ (وفوض امورها اليهم) (کافی) محتاط شیعہ یہ کہتے ہیں کہ سب خیر کا خالق تو خدا ہے مگر شر اور بندوں کے افعال کا وہ خالق خود نہیں خود بندے ہیں ان کا یہ عقیدہ مجوسیوں سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ خالق خیر (خدا) اور خالق شر (شیطان) دو خالق مانتے ہیں اور یہ کروڑوں اربوں مانتے ہیں جو قرآن کے بالکل خلاف ہے۔ اہل سنت کے ہاں سانپ بچھو کتے کی طرح انسانی اعمال و افعال

کا بھی خالق خدا ہے اس میں اس کی توہین نہیں ہے۔ البتہ کسب وارادہ بندے کا ہوتا ہے تبھی تو اس کو نیک و بد اجر دیا جاتا ہے جیسے گولی چلانا قاتل کا کسب ہے مگر نشانے پر لگا کر بندہ قتل کرا دینا خدا کا فعل اور تقدیر ہے

۷۔ یہ تو عقائد کی ایک جھلک تھی۔ شیعہ مذہب کے ثبوت اور نقل ہونے پر غور کرو تو اس کا بے ہدایت اور غیر ناجی ہونا بدیہی ہے کیونکہ جب صاحب دین رسول اللہ سے گنتی کے ۵ صحابیوں نے بھی بقول شیعہ یہ دین نقل نہیں کیا کہ سوائے تین کے معاذ اللہ سب مرتد ہو گئے تھے پھر وہ تین عمر بھر تقیہ کرتے رہے۔ امام صادقؒ بھی تقیہ کرتے رہے اور دلیل یہ دی کہ تقیہ کرنا (سچا مذہب چھپانا اور جھوٹ ظاہر کرنا) میرا دین ہے۔ یہی میرے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین (اور بے ایمان) ہے۔ اصول کافی باب تقیہ۔ اب بڑے سے بڑا شیعہ مجتہد یہ نہیں بتا سکتا کہ اماموں کا مذہب کیا تھا۔ صاحب نبوت علیہ السلام کیا دین لائے تھے اور آج وہ کن معصوم اور معتبر لوگوں سے حاصل کیا جائے۔

۸۔ کہا جاتا ہے کہ ائمہ کے باتمکین اصحاب سے یہ دین حاصل ہوا کہ انہوں نے عن ابی جعفر علیہ السلام عن ابی عبداللہ علیہ السلام کہہ کر اس دین کی ہزاروں احادیث روایت کیں مگر صاحبانِ بصیرت وایمان پوچھتے ہیں کہ جب کافۃ الناس کے خاتم الرسل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دین بصورت تواتر ویقین نقل نہیں ہوا نہ آپؐ کے صحابہؓ (بقول شیعہ) باتمکین وثقہ تھے تو پھر حضرت باقر و جعفر صادقؒ کو یہ اتھارٹی کیسے حاصل ہو گئی۔ کیا مصدر دین اور ختم نبوت کا تاج ان کو پہنا دیا گیا؟ پھر ان سے مرکزی راوی چند ہیں ان پر بڑے سخت الزامات ہیں مثلاً زرارہ کے متعلق امام جعفرؒ نے فرمایا۔ کذب علی۔ اس نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ لعن اللہ زرارۃ (رجال کشی ترجمہ زرارہ) ابو بصیر کے حال میں لکھا ہے کہ اس نے امام پر لالچ اور بددیانتی کا الزام لگایا" اگر میں حلوے کا تھال امام کے لیے لاتا تو مجھے اپنے سے ملنے کی اجازت دیتے پھر اس گستاخی کے صلہ میں کتے نے اس کے منہ میں پیشاب کر دیا۔ (رجال کشی) اسی طرح محمد بن مسلم اور

بریدبن معاویہ (کثیر الروایۃ حضرات) پر سخت جرح امام نے کی ہے۔

۹۔ مذہب کے بانیوں اور داعیوں میں امانت دیانت سچائی اور وفاداری کا ہونا لازمی ہے ورنہ ایسا مذہب سچا نہیں ہو سکتا مگر شیعہ مذہب کے راویوں اور اصحاب ائمہ کو یہ دولت حاصل نہ تھی۔ اصول کافی ص۲۳۷ میں عبداللہ بن یعفور سے روایت ہے "میں نے امام جعفر صادق سے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو بہت تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ کی ولایت کے قائل نہیں اور فلاں فلاں (ابوبکر و عمرؓ) کو مانتے ہیں ان میں امانت سچائی اور وفا موجود ہے اور جو آپ کو امام مانتے ہیں ان میں وہ امانت سچائی اور وفا نہیں ہے تو امام صاحب غصے سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا جو خدا کے نہ بنائے ہوئے امام کو مانے اس کا کوئی دین نہیں اور جو خدا کے بھیجے ہوئے امام (یعنی ہم کو) مانے اس پر (یہ صفات نہ ہونے کی وجہ سے) کوئی گرفت نہیں۔ سبحان اللہ باطل مذہب و امامت پرستی بھی خوب ہے کہ مومنانہ صفات اہل سنت میں مان کر اور اپنوں سے نفی کر کے بھی اپنی صداقت فخریہ جتلاتے ہیں سے رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔

۱۰۔ پھر ائمہ سے اصحاب نے یہ دین قطعیت اور یقین کے ساتھ حاصل نہیں کیا ہے۔ شیخ مرتضیٰ فرائد الاصول ص۸۶ پر اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنکھ کے مشاہدہ اور نقل سے معلوم ہوا ہے کہ ائمہ کے اصحاب اصول و فروع میں باہم مختلف تھے اور اسی وجہ سے بہت سے اصحاب ائمہ نے ائمہ سے شکایت کی تو ائمہ نے کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف ہم نے خود ڈالا ہے راویوں کی جان بچانے کے لیے جیسے حریز وزرارہ اور ابوایوب جزار کی روایت میں یہی منقول ہے اور کبھی یہ جواب دیا کہ یہ اختلاف جھوٹ بولنے والوں کے سبب سے پیدا ہو گیا ہے جیسے فیض بن مختار کی روایت میں ہے (بحوالہ تنبیہ الحائرین ص۱۳۵)

۱۱۔ خود ائمہ حضرات بھی دین کی تبلیغ میں ہیر پھیر کرتے، وقت کی ہوا دیکھ کر متضاد مسئلے بتاتے۔ تو راویوں اور شیعوں کو یقین و نجات کیسے حاصل ہو چنانچہ ابوبصیر سے امام صادقؒ نے کہا شیعہ میرے باپ کے پاس ہدایت حاصل کرنے آتے تو میرے والد ان کو صحیح مسئلہ بتاتے

میرے پاس شک کرتے ہوئے آتے ہیں تو میں ان کو تقیہ سے فتویٰ دیتا ہوں (الاستبصار باب الصلوٰۃ) نیز اصول کافی میں ص۴۶ طا لکھنؤ پر ہے کہ امام نے ایک شخص کو ایک فتویٰ دیا۔ دوسرے کو اسی سوال پر اور فتویٰ دیا اور تیسرے کو اسی کا جواب اور کچھ بتایا۔ پاس بیٹھنے والے زرارہ شاگرد نے پوچھا کہ ایک ہی سوال کے مختلف جواب کیوں دیئے تو فرمایا ہماری اور تمہاری زندگی کا بقا اسی میں ہے۔ اور ایک ایسی روایت میں ہے کہ میں ہر بات کے ستر پہلو رکھتا ہوں۔ (گویا اختلاف و پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی اسی سے چلی ہے۔)

۱۲۔ ائمہ بر سر عام شیعہ مذہب کی نفی کرتے اپنی امامت کا انکار کرتے۔ اور چالاک لوگ خفیہ طور پر آپ سے منسوب کر کے چلاتے۔ بھلا ایسا مذہب کیسے سچا اور ناجی ہو سکتا ہے چنانچہ فروع کافی جلد ۳ ص ۵۲ طا لکھنؤ میں زرارہ صاحب سے منقول ہے کہ میں امام باقر سے تنہائی میں مسائل پوچھتا تھا کہ وہ مجمع عام میں تقیہ کرتے تھے" نیز اصول کافی ص ۴۸۵ میں ہے کہ امام صادق نے شیعوں سے کہا تم اس دین پر ہو جو اسے چھپائے گا خدا اسے عزت دے گا اور جو اسے ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔ نیز مجالس المومنین مجلس پنجم ص ۱۶۶ میں ہے کہ امام صادق محفل احباب میں بیٹھے تھے۔ دو باہر سے آدمی آئے اور انہوں نے پوچھا کہ آیا تم میں کوئی امام ہے جس کی اطاعت (نبیوں کی طرح) فرض ہو حضرت نے کہا ایسا ہم میں کوئی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے کوفہ میں ایک جماعت کہتی ہے کہ تم میں امام مفترض الطاعۃ موجود ہے۔ وہ جھوٹ نہیں کہتے کیونکہ وہ (بظاہر) پرہیز گار اور مجتہد ہیں ان میں عبد اللہ بن یعفور اور فلاں فلاں ہیں پس آنحضرت فرمود کہ من ایشاں را بایں اعتقاد امر نکردم گناہ من دراں چیست حضرت صادقؒ نے فرمایا میں نے یہ عقیدہ رکھنے کا ان کو حکم نہیں دیا میرا اس میں گناہ کیا ہے

۱۳۔ سچے مذہب کا سب سے پہلا طبقہ صدق و عمل میں معیاری اور افضل ترین ہوتا ہے۔ مگر تاریخ اور شیعہ لٹریچر گواہ ہے کہ شیعان علیؓ امت محمدیہ حکومت اسلامیہ بلکہ خود آپ کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہوئے کہ ان پر آپ نے نفرین کر کے نجات کی دعا مانگی" اگر میں

تم میں سے کسی کے پاس لکڑی کا پیالہ امانت رکھوں تو مجھ کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ اس کی دستی نہ لے اڑے، الٰہی میں ان سے تنگ آگیا ہوں اور یہ مجھ سے، میں ان سے گھبرا گیا اور یہ مجھ سے پس ان سے بہتر مجھ کو بدل دے اور مجھ سے بدتر میرے عوض ان کو دے دے، الٰہی ان کے دل گھلا دے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ جلد ا صا۸) اور ایک خطبہ میں ہے "تم کو اللہ تباہ کرے تم نے بےشک میرا دل پیپ اور سینہ غصہ سے بھر دیا ہے۔ ایسے خطاب پانیوالا شیعہ گروہ اور ان کا مذہب سچا اور ناجی ہرگز نہیں ہو سکتا۔

۱۴۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ (مریم ع ۴) ترجمہ۔ پھر ہم ہر گروہ شیعہ کو گھسیٹیں گے کہ کون ان میں سے رحمان پر سرکشی میں زیادہ سخت تھا۔) لفظ کل شیعہ کا تقاضا ہے کہ تمام کفار و مشرکین شیعوں کے ساتھ اس امت کے نام نہاد ہر شیعہ کو یہی سزا ملے کیونکہ وہ اپنی رائے ذاکر و مجتہد کے فتویٰ اور روایت منسوب الی الامام کے مقابلے میں رحمان و قرآن کی ایک بات بھی نہیں سنتے۔ خوب تکبر و سرکشی کرتے ہیں مشاہدہ سب سے بڑی گواہی ہے۔ اللّٰھم لا تجعلنا منھم۔ شیعہ کے غیر ناجی ہونے پر ان ۱۴ قطعی دلائل میں صرف دو حوالے بطور تائید و وضاحت شرائط سے خارج ہیں تاہم یہ ۱۲ اثنا عشریوں پر حجت تامہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ ان کو حق و ہدایت اور قرآن و سنت و صحابہؓ و اہل بیت کی اتباع نصیب کرے۔ آمین۔

Www.Ahlehaq.Com

الوداعی ملاقات

محترم مشتاق صاحب! آپ کا مطالبہ پورا ہوا اور خامہ فرسائی کا جواب اپنی محدود بساط کے مطابق دے دیا۔ ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

میری آپ سے کوئی "ذاتی عداوت و رقابت نہیں" اسلامی جذبہ سے موعظہ حسنہ کے طور پر آپ کو دعوت الی اللہ والرسول دی گئی تھی جو آپ کو ناگوار گزری۔

"قتل و پھانسی کی دھمکی" کا جلی عنوان لگا کر آپ نے خدشہ ظاہر کیا اور شیعوں کو ابھارا ہے حالانکہ قرآن مجید سے متعلق اپنی گستاخیوں پر مشتمل آپ میرا پورا اقتباس لکھتے تو اس واویلا کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں نے ناصحانہ و دوستانہ مشورہ سے یہ بات لکھی تھی۔ اب اتنا عرض کروں گا کہ آپ اس موضوع اور دل آزار نگارش سے پرہیز کریں تو قوم و ملک کا مفاد اسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدا و رسول اور گھرانہ و جماعتِ رسولؐ کے نقشِ قدم پر چلائے ——— آخر میں آپ نے نادِ علی کے وظیفہ کی تاثیر آزمانے کی اپیل کی ہے اہل سنت بعض تعویذوں میں بطور توسل و تبرک خلفاء راشدینؓ کے نام استعمال ہوتے ہیں۔ اعتقاد رکھنے سے ان میں بھی تاثیر صحت آزمودہ ہے اعتقاد کے ساتھ کسی بھی عمل و تعویذ سے فائدے کا انکار نہیں آخر مشرکین مکہ بھی ۳۶۰ سال تک بتوں سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کراتے رہے اور انکے کام حسبِ اعتقاد خدا کرتا رہا بات صرف جائز و ناجائز کی ہے غیر اللہ سے امداد والا تعویذ اور دم شریعت میں ناجائز ہے گو اس سے فائدہ ہوتا ہو جیسے حرام ذریعہ سے کما کر کھانا گناہ ہے گو وہ رزق بھی ہے اور بھوک مٹا دیتا ہے۔

آخر میں آپ کی چٹپٹی کتابوں کا اشتہار ہے یعنی ان میں لعن طعن، الزامات، فحش گوئی، لطیفے چٹکلے ضرور ہیں مگر حق و صداقت اور دیانت و انصاف کی حلاوت و شیرینی نہیں ہے آپ کی اور میری کتابوں میں بس یہی فرق ہے الوداعی ملاقات "یار زندہ صحبت باقی" کہ کر درود و سلام پر ختم کرتا ہوں۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و امتہ اجمعین۔

الاحقر مہر محمد گوجرانوالہ ۲۵/۹/۸۱

مطالعہ کے بعد آپ کا فریضہ

- اگر آپ علماء اور مذہبی اسکالرز ہیں تو اپنی مضبوط تنظیم بنا کر اصل کتب سے فوٹو اسٹیٹ حوالہ جات کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے قرآن و سنت اور نظام خلفاء راشدینؓ کی روشنی میں شرعی فتویٰ طلب فرمائیں۔
- اگر آپ سرکاری ملازم اور انتظامی عہدیدار ہیں تو ہر فریق کی ہر قسم کی عبادت کو اس کی واحد عبادت گاہ۔ مسجد یا امام باڑہ میں محدود کرائیں۔ فرقہ وارانہ جلوس بند کرا دیں۔
- اگر آپ حاکم اعلیٰ ہیں تو فرقہ شیعہ کی صحیح مردم شماری کرا کر سرکاری ملازمتوں کا کوٹہ دیں اہم کلیدی اسامیوں پر خلفاء راشدینؓ کے تابعدار سنی مسلمانوں کو فائز کریں
- اگر آپ نمبردار با اثر چوہدری اور خاندان کے سربراہ ہیں تو اپنے لوگوں کو فتنہ رفض سے بچائیں اور ان کی شرانگیز رسوم کو اپنی حدود میں پابند کرائیں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اسلامی جہاد ہے۔
- اگر آپ سیاسی سربراہ ہیں تو پارٹی منشور میں نظام قرآن و سنت اور خلافت راشدہؓ کے پرامن عدل کو اولیت دیں اور کارکنوں کا انتخاب و تربیت اسی جذبے سے کریں۔
- اگر آپ عام سنی مسلمان ہیں۔ تو نماز کی پابندی کریں۔ حرام کاموں اور روافض کی فرقہ وارانہ رسموں سے بچیں اپنی تنظیموں کو مضبوط کریں۔ ووٹ صرف اسلام و صحابہؓ افراد کو دیں۔ خدا آپ کی امداد فرمائے۔